

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۰	حضرت ادیس قرنی رضی اللہ عنہ	۱۷	بیان نسب طہر و تاریخ ولادت
۳۱	حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ		باسادت وابتدائے نزول وحی
۳۲	حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر		وہجرت از مکہ معظمہ و
۳۳	صدیق رضی اللہ عنہ		وصول بہ مدینہ و وفات حضرت
۳۴	حضرت امام عظیم ابوحنیفہ کوفی		رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۵	حضرت امام مالک قدس سرہ	۱۹	حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی
۳۶	حضرت امام شافعی قدس سرہ	۲۰	حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی
۳۷	حضرت امام احمد منیل قدس سرہ	۲۱	حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ
۳۸	حضرت امام ابو یوسف قدس سرہ	۲۲	حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ
۳۹	حضرت امام محمد شبلی قدس سرہ	۲۳	حضرت امیر المومنین حسن رضی اللہ عنہ
۴۰	سلسلہ علیہ قادریہ	۲۴	حضرت امیر المومنین حسین رضی اللہ عنہ
۴۱	حضرت شیخ معروف کرخی قدس سرہ	۲۵	حضرت امیر المومنین امام زین العابدین رضی
۴۲	حضرت شیخ سری بن انفلس السقطی	۲۶	حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
۴۳	سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی	۲۷	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
۴۴	حضرت شیخ ابو بکر شبلی قدس سرہ	۲۸	حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ
۴۵	حضرت شیخ عبدالواحد شبلی قدس سرہ	۲۹	حضرت امام علی موسیٰ ہادی رضی اللہ عنہ
۴۶	حضرت شیخ ابو الفرج طوسی قدس سرہ	۳۰	حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ
۴۷	شیخ ابوالحسن نہکاری قدس سرہ		حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ
۴۸	حضرت شیخ ابوسعید مبارک		حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ
۴۹	شیخ حماد دیاس قدس سرہ		حضرت امام محمد رضی اللہ عنہ
۵۰	حضرت غوث الثقلین شاہ محی الدین		حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۶۷	شیخ محمد بن احمد الجونی رحمه الله -		عبد القادر جیلانی رضی الله عنه -
"	شیخ ابو مدین مغربی رحمه الله -	۵۸	شیخ سیف الدین عبدالوہاب -
"	شیخ محی الدین عربی رحمه الله -	"	شیخ شرف الدین عیسیٰ رحمه الله -
۶۸	شیخ صدر الدین محمد بن اسحق قونیوی -	۵۹	شیخ شمس الدین عبدالغفری رحمه الله -
"	امام عبداللہ بن اسعد یافعی رحمه الله -	"	شیخ سرع الدین عبدالجبار رحمه الله -
"	شیخ عبدالقادر شانی . . . . .	"	شیخ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق رحمه الله -
۶۹	شیخ عبداللہ سبقتی . . . . .	"	شیخ ابوالفتح ابراہیم رحمه الله -
"	حضرت شیخ میر محمد شہوہ بیان میر رحمه الله -	۶۰	شیخ ابوالفضل محمد قدس سرہ -
۷۰	سلسلہ شریفہ خواجہ بزرگوار	"	شیخ ابوعبدالرحمن عبداللہ رحمه الله -
"	شیخ ابو یزید بسطامی رحمه الله -	"	شیخ ابوزکریا یحییٰ رحمه الله -
۷۱	حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمه الله -	۶۱	شیخ ابونعمان موسیٰ قدس سرہ -
"	شیخ ابو علی رودباری رحمه الله -	"	شیخ علی بن ہبیتی قدس سرہ -
"	شیخ ابو علی کاتب رحمه الله -	۶۲	شیخ ابو عمرو دینانی قدس سرہ -
"	شیخ ابو عثمان مغربی رحمه الله -	۶۳	شیخ ابوسعید قلیوی قدس سرہ -
۷۵	شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمه الله -	"	شیخ قاضی لبان موصلی رحمه الله -
"	شیخ ابو علی فارمدی رحمه الله -	۶۴	شیخ احمد بن مبارک رحمه الله -
"	خواجہ یوسف بن یوبہ جہدانی -	"	شیخ صدقہ بغدادی رحمه الله -
۷۶	خواجہ حسن ندائی رحمه الله -	۶۵	شیخ بقاسی بن بلور رحمه الله -
"	خواجہ احمد بسوی رحمه الله -	۶۶	شیخ محمد الاولانی المعروف بابن القا
"	حضرت خواجہ عبدالخالق مجددانی -	"	شیخ ابوالسود بن اشبل رحمه الله -
"	خواجہ عطاء دین ریلو کرمی قدس سرہ -	"	شیخ ابو عمرو قرشی رحمه الله -
۷۷	حضرت خواجہ ابو الخیر فنوی رحمه الله -	"	شیخ موفق الدین مقدسی رحمه الله -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۹	خواجہ علوی دینوری رحمہ اللہ	۷۷	خواجہ علی دہلوی رحمہ اللہ
۸۹	خواجہ ابو الخی شامی رحمہ اللہ	۷۷	خواجہ محمد الیاسی رحمہ اللہ
۸۹	خواجہ احمد ابدال چشتی	۷۷	شیخ امیر کلال قدس سرہ
۹۰	خواجہ محمد چشتی رحمہ اللہ	۷۸	خواجہ بہار الدین نقشبند رحمہ اللہ
۸۹	خواجہ یوسف بن محمد سخاں رحمہ اللہ	۷۹	خواجہ محمد پارسا رحمہ اللہ
۸۹	خواجہ مودود چشتی رحمہ اللہ	۷۹	خواجہ ابو نصر پارسا رحمہ اللہ
۹۱	خواجہ احمد بن مودود چشتی	۸۰	خواجہ علاء الدین عطار رحمہ اللہ
۸۹	شاہ سبحان رحمہ اللہ	۸۰	مولانا یعقوب چرخي رحمہ اللہ
۹۲	خواجہ حاجی شریف زہد فی رحمہ اللہ	۸۱	حضرت خواجہ عبد اللہ رحمہ اللہ
۸۹	حضرت شیخ عثمان بارونی رحمہ اللہ	۸۱	مولانا نظام الدین عاوش رحمہ اللہ
۹۳	حضرت خواجہ عین الدین چشتی رحمہ اللہ	۸۲	مولانا سعد الدین کاشغری رحمہ اللہ
۹۴	شیخ حمید الدین لہوری السعدی	۸۲	حضرت مولانا عبد الرحمن جامی رحمہ اللہ
۸۴	الناگوری رحمہ اللہ	۸۴	مولانا عبد الغفور لاری رحمہ اللہ
۸۹	حضرت خواجہ قطب الدین وشی کلکے	۸۵	خواجہ عبد التیمید رحمہ اللہ
۹۶	شیخ فرید گنجشکر قدس سرہ	۸۵	خواجہ باقی رحمہ اللہ نقشبالی
۹۷	شیخ نظام الدین دلیا رحمہ اللہ	۸۷	لاشم خواجہ و صالح خواجہ دہلوی
۹۸	امیر خسرو دہلوی قدس سرہ	سلسلہ شریفہ چشتیہ	
۱۰۰	شیخ نصیر الدین جہانگیر دہلی رحمہ اللہ	۸۶	خواجہ عبد الواحد زید قدس سرہ
۱۰۱	شیخ برہان الدین عربی رحمہ اللہ	۸۷	حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ
۸۷	شیخ عبد القدوس کنگوہی رحمۃ اللہ	۸۷	حضرت سلطان برہم ادب رحمہ اللہ
۸۸	حضرت شیخ جلال تھانیہ فی قدس سرہ	۸۸	خواجہ ضلیفہ مرغشی رحمہ اللہ
۱۰۲	سلسلہ کبر و حیرہ رحمہ اللہ	۸۸	خواجہ ہبیرہ بصری رحمہ اللہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۰	شیخ احمد ابو دینوری رحمہ اللہ -	۱۰۲	شیخ ابو بکر بن عبد اللہ صلیح رحمہ اللہ -
"	شیخ محمد عویہ رحمہ اللہ نقاسے -	"	شیخ احمد غزالی رحمہ اللہ نقالی -
"	حضرت رویم قدس اللہ سرہ -	۱۰۳	شیخ ابو النجیب سہروردی رحمہ اللہ -
"	شیخ ابو عبد اللہ بن خلیفہ رحمہ اللہ -	"	شیخ غلام راسر رحمہ اللہ نقاسے -
۱۱۱	شیخ ابوالعباس نہاوندی -	"	حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ رحمہ اللہ -
۱۱۲	شیخ اخئی فرج زنجانی رحمہ اللہ -	۱۰۵	شیخ محمد الدین بن دادی رحمہ اللہ -
"	شیخ وجیہ الدین رحمہ اللہ -	"	شیخ سعد الدین جموی رحمہ اللہ -
"	حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی -	"	شیخ سیف الدین باقری رحمہ اللہ -
۱۱۳	شیخ حمید الدین ناگوری رحمہ اللہ -	۱۰۶	شیخ نجم الدین رازی رحمہ اللہ -
۱۱۴	شیخ نجیب الدین علی بن برغش -	"	شیخ رضی الدین علی لالہ رحمہ اللہ -
"	شیخ عبدالرحمن بن علی بن برغش -	"	شیخ جمال الدین احمد خرقانی -
"	شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمہ اللہ -	۱۰۷	شیخ نور الدین عبدالرحمن الغزالی کسرقی -
۱۱۵	شیخ فرید الدین عراقی رحمہ اللہ -	"	شیخ رکن الدین علاء الدولہ سنہانے -
"	امیر حسین سادات رحمہ اللہ -	"	شیخ نجم الدین محمد بن محمد الاول کانے -
۱۱۶	شیخ صدیق الدین محمد قدس سرہ -	"	شیخ محمود خردقانی رحمہ اللہ نقاسے -
"	شیخ رکن الدین رحمہ اللہ -	"	سیرت شہید علی جہدانی رحمہ اللہ -
"	حضرت محمد مہمانیان رحمہ اللہ -	۱۰۸	شیخ بہاؤ الدین ولد رحمہ اللہ -
۱۱۷	برہان الدین قطب عالم رحمہ اللہ -	"	مولانا جلال الدین دمی رحمہ اللہ -
۱۱۸	حضرت سراج الدین محمد شاہ عالم رحمہ اللہ نقالی	۱۰۹	حسام الدین طبری رحمہ اللہ -
	متفرقہ	"	سلطان ولد قدس سرہ -
۱۱۹	مالک بن یار رحمہ اللہ نقاسے -	۱۱۰	سلسلہ سہروردیہ
۱۲۰	شیخ حبیب عجمی قدس سرہ -	"	مشاد دینوری رحمہ اللہ -



صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۲۹	یحیی ابن معاذ رازی رحمه الله -	۱۲۰	حضرت سفیان ثوری قدس سره -
۱۳۰	ابو حفص حماد قدس سره -	۱۲۱	داؤد بن قسطلانی رحمه الله -
۱۳۱	شیخ علی بن یحیی بغدادی رحمه الله -	۱۲۲	علیه بن غلام رحمه الله -
۱۳۲	محمد بن وهب رحمه الله -	۱۲۳	امام عبد الله مبارک رحمه الله -
۱۳۳	شاه شجاع کرمانی رحمه الله -	۱۲۴	محمد صبیح المشهور بابن سماک -
۱۳۴	مدون قصار رحمه الله -	۱۲۵	حضرت شعیب بن ابراهیم بلخی -
۱۳۵	فتح بن شعبه قدس سره -	۱۲۶	یوسف اسباط بن الله روه -
۱۳۶	شیخ ابو عبد الله مختار رحمه الله -	۱۲۷	ابو سلیمان دارانی رحمه الله -
۱۳۷	ابو عبد الله مغربی رحمه الله -	۱۲۸	حضرت شیخ بشر بن علی رحمه الله -
۱۳۸	ابو عبد الله خاتان اصفهانی رحمه الله -	۱۲۹	فتح بن علی موصلی رحمه الله -
۱۳۹	سید بن عبد الله تهرانی رحمه الله -	۱۳۰	بشر حافی قدس الله روحه -
۱۴۰	ابو سید حجازی رحمه الله -	۱۳۱	احمد بن ابی الحواری رحمه الله -
۱۴۱	عماس بن حمزه نیشابوری رحمه الله -	۱۳۲	حاتم بن عنان اهم رحمه الله -
۱۴۲	ابو حمزه بن داود رحمه الله -	۱۳۳	شیخ احمد هروی رحمه الله -
۱۴۳	ابو حمزه نیشابوری رحمه الله -	۱۳۴	شیخ ابو العباس حمزه بن عمارت بن اسد -
۱۴۴	شیخ ابو بکر وفاق رحمه الله -	۱۳۵	محاسبی رحمه الله -
۱۴۵	ابراهیم النواصر رحمه الله -	۱۳۶	حضرت شیخ ذوالنون مصری رحمه الله -
۱۴۶	زکریا بن دلوله رحمه الله -	۱۳۷	حضرت ابوتراب خنصی رحمه الله -
۱۴۷	ابو الحسن نوری رحمه الله -	۱۳۸	حضرت ابراهیم بن عیسی رحمه الله -
۱۴۸	عمر بن عثمان مکی صوفی رحمه الله -	۱۳۹	زکریا بن یحیی الهروی رحمه الله -
۱۴۹	ابو عثمان داغی رحمه الله -	۱۴۰	ابو عبد الله السجری رحمه الله -
۱۵۰	سمعان بن مسبل کذاب رحمه الله -	۱۴۱	شیخ محمد بن علی عکیم النزدی رحمه الله -

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۳۹	شیخ ابو محمد ترشش رحمه الله -	۱۳۹	ابو عثمان میرسی رحمه الله -
"	ابو یعقوب نهروری رحمه الله -	۱۴۰	شیخ احمد بن محمد بن سروق رحمه الله -
"	ابو الحسن صایح دینوری -	"	ملائی بن محمد صباح نبلی قدس سره -
۱۴۸	حضرت شیخ ابوبکر بن طاهر دینوری -	"	یوسف بن بنیدین رازی رحمه الله -
"	حضرت عبداللہ منازل قدس سره -	۱۴۱	شیخ ابوالعباس سیتی رحمه الله -
"	حضرت شیخ ابراهیم بن شیبان	"	ابو عبد اللہ بن جلال رحمه الله -
"	الکریان شاهی -	۱۴۲	حسین بن منصور طبع رحمه الله -
"	حضرت شیخ ابوعلی شتوبلی قدس سره -	۱۴۳	ابو العباس بن جلال رحمه الله -
"	شیخ ابوسعید اعرابی قدس سره -	"	ابوبکر رازی رحمه الله -
"	شیخ جعفر الخزار رحمه الله -	"	ابوالخیر محمدی رحمه الله -
۱۴۹	شیخ ابراهیم بن احمد بولدیهونی -	"	ابن محمد جری رحمه الله -
"	شیخ ابوالقاسم الحکیم اسمرقندی -	۱۴۴	ابن بن محمد الجمال رحمه الله -
"	شیخ ابوالقاسم بن عیسی البغدادی -	"	محمد بن فضیل رحمه الله -
"	حضرت شیخ رحمه الله -	"	شیخ الاسود اوق رحمه الله -
"	شیخ ابوالعباس سیاری -	"	شیخ ابوالعباس بن محمد رحمه الله -
۱۵۰	شیخ ابوالخیر تنیانی الاقلی -	"	شیخ عبد السلام بن عبد الله -
"	شیخ ابوبکر مصری قدس سره -	۱۴۵	تحمی الاشبیلی رحمه الله -
"	شیخ ابوزاهر شیرازی رحمه الله -	"	شیر ابوالبلیان بن محفوظ رحمه الله -
۱۵۱	شیخ ابوعمر وزجایی رحمه الله -	"	شیخ ابوبکر بن محمد بن محمد رحمه الله -
"	شیخ جعفر بن محمد بن نصیر الخلدی الخواری -	۱۴۶	ابراهیم بن اود القصار الراتی -
"	شیخ ابوالحسن الصوفی القوشچی -	"	ابو الحسن بن محمد الحزین رحمه الله -
۱۵۲	شیخ ابوبکر بن اود دینوری -	۱۴۷	ابوعلی ثقفی رحمه الله -

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۵۶	شیخ ابوالقاسم المقرئ رحمه الله -	۱۵۲	شیخ عبد الملك بن علی بن عبد الله -
۱۵۷	شیخ ابوبکر کلابادی رحمه الله -	"	شیخ بنابر حسین بن محمد بن صلب -
"	شیخ ابوالخیر حبشی رحمه الله -	"	شیخ علی بن بنابر حسین الصوفی -
"	شیخ احمد بن برهم السجوی -	۱۵۳	شیخ ابوبکر الدانی رحمه الله -
۱۵۸	شیخ ابوالخسین بن سحون -	"	شیخ ابوالحسن بن سالم بصری رحمه الله -
"	شیخ ابوطالب مکی رحمه الله -	"	شیخ ابوبکر مقید رحمه الله -
"	شیخ ابوبکر السوسی رحمه الله -	"	شیخ اسماعیل نیشاپوری رحمه الله -
"	شیخ ابوالقاسم دینوری -	"	شیخ ابو عمرو بن محمد رحمه الله -
۱۵۹	خواجہ سحی بن عمار الشیبانی رحمه الله -	"	شیخ عبد الله مفسری رحمه الله -
"	شیخ عثمان بن ابو عمر باقلانی -	۱۵۴	شیخ ابوبکر قطبی رحمه الله -
"	شیخ ابو علی وثاق رحمه الله -	"	شیخ ابو احمد رحمه الله -
"	شیخ ابو عبد الرحمن سلمی رحمه الله -	"	شیخ ابو عبد الله رودباری -
۱۶۰	شیخ ابوسعید مالینی رحمه الله -	"	شیخ ابوسهل صعلوکی رحمه الله -
"	شیخ ابوالخسین جضمی رحمه الله -	"	شیخ ابراهیم بن ثابت رحمه الله -
"	شیخ عبد الله طاقی رحمه الله -	۱۵۵	شیخ ابوبکر فزاز رحمه الله -
"	شیخ ابو عبد الله داسته رحمه الله -	"	شیخ ابوالخسین هری رحمه الله -
"	شیخ ابونصور صفه رحمه الله -	"	شیخ ابوالقاسم نصر آبادی -
"	شیخ سالار سید رحمه الله -	"	شیخ ابوبکر طرطوسی رحمه الله -
"	شیخ ابو علی سماه رحمه الله -	۱۵۶	شیخ عبد الواحد بن علی الیاری -
"	شیخ ابوالحسن بن شهریار گازرو -	"	شیخ عبد الله بن قتی رحمه الله -
"	شیخ ابونصور بن محمد الانصاری -	"	شیخ ابونصر سراج رحمه الله -
۱۶۲	شیخ ابوسعید بن ابوالخیر رحمه الله -	"	شیخ ابوالقاسم رازی رحمه الله -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۷۳	شیخ سیدی احمد بن ابوالحسن فاعی -	۱۶۳	شیخ عمود رحمہ اللہ -
۱۷۴	شیخ حیوۃ بن قیس الخزالی رحمہ اللہ -	"	شیخ ابو عبد اللہ ماکور رحمہ اللہ -
"	شیخ شہاب الدین ہروردی مقبول -	"	شیخ ابوالحسن روزی -
۱۷۵	شیخ جاگیر قدس سدرہ -	۱۶۴	شیخ پیر علی ہجویری رحمہ اللہ -
"	شیخ عبدالرحیم مغربی رحمہ اللہ -	۱۶۵	شیخ ابوالقاسم قشری رحمہ اللہ -
"	شیخ ابوعلی بن مسلم رحمہ اللہ -	"	شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری -
"	شیخ نظام گنجوی رحمہ اللہ -	۱۶۶	شیخ ابوالحسن بخار -
۱۷۶	شیخ عبد اللہ القرشی الماشمی -	"	شیخ ابو نصر الہروی النانچہ باد -
"	حضرت شیخ . . . . .	"	حضرت امام محمد بن محمد النزالی -
"	شیخ روز بہان ثقلی رحمہ اللہ -	۱۶۷	شیخ ابوالعباس خرمی -
۱۷۷	شیخ ابواسحق انور رحمہ اللہ -	"	حکیم سنائی غزنوی رحمہ اللہ -
"	شیخ ابوالحسن کردویہ رحمہ اللہ -	۱۶۸	شیخ ابو عبد اللہ جوئی -
"	شیخ ابن صباح رحمہ اللہ -	"	عین القضاۃ ہدائی -
۱۷۸	شیخ یونس بن یوسف شیانہ -	"	شیخ الاسلام شیخ احمد جام رحمہ اللہ -
"	شیخ علی بن ادیس یعقوبی -	۱۶۹	شیخ ابوالعباس بن عریف -
"	شیخ فرید الدین غطار رحمہ اللہ -	۱۷۰	شیخ عبد السلام بن عبد الرحمن ابی الرجال -
"	شیخ ابن خوارزمی مصری رحمہ اللہ -	"	تخمی الاشبیلی رحمہ اللہ -
۱۷۹	شیخ اوحید الدین الکوانی رحمہ اللہ -	"	شیخ ابوالبلیان بن محفوظ القرشی -
"	مولانا شمس الدین تبریزی -	"	شیخ عبد الاول بن شعیب السجری الہروی -
"	شیخ ابو النیث جلیل مینی رحمہ اللہ -	"	حضرت تاج الحارثین ابوالوقا -
۱۸۰	شیخ ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ -	۱۷۱	شیخ عدی بن مسافر الشامی رحمہ اللہ -
"	شیخ علی النخار رحمہ اللہ -	۱۷۲	شیخ ماجد کردی رحمہ اللہ -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸۸	خواجہ شمس الدین محمد الکووسی رحمہ اللہ۔	۱۸۰	حضرت عبد اللہ بلایانی رحمہ اللہ۔
۱۸۹	مولانا شمس الدین محمد رومی رحمہ اللہ۔	۱۸۱	شیخ لیس المعربی السور رحمہ اللہ۔
۱۹۰	شیخ صوفی علی رحمہ اللہ۔	۱۸۲	شیخ عقیق الدین تلمسانی۔
۱۹۱	امیر سید علی قوام رحمہ اللہ۔	۱۸۳	شیخ سعدی شیرازی رحمہ اللہ۔
۱۹۲	مخدومی شیخ حسین ازرمی رحمہ اللہ۔	۱۸۴	شیخ حسن بلغاری رحمہ اللہ۔
۱۹۳	شیخ علی متقی رحمہ اللہ۔	۱۸۵	شیخ ابو محمد مرغانی رحمہ اللہ۔
۱۹۴	شیخ ادہن جونپوری رحمہ اللہ۔	۱۸۶	حضرت ابن مطرف اندلسی۔
۱۹۵	شیخ سلیم فتحپوری رحمہ اللہ۔	۱۸۷	شیخ شمس الدین رحمہ اللہ۔
۱۹۶	شیخ نظام آپستہ رحمہ اللہ۔	۱۸۸	شیخ عماد الدین رحمہ اللہ۔
۱۹۷	شیخ داؤد جنبی وال رحمہ اللہ۔	۱۸۹	شیخ سلمان ترکمان رحمہ اللہ۔
۱۹۸	شیخ نظام نارولی رحمہ اللہ۔	۱۹۰	شیخ نجم الدین رحمہ اللہ۔
۱۹۹	شیخ حبیب الدین گجراتی رحمہ اللہ۔	۱۹۱	شیخ ابو محمد سیستانی رحمہ اللہ۔
۲۰۰	شیخ علاء الدین دودھی رحمہ اللہ۔	۱۹۲	شیخ ابو محمود ایدمرغانی رحمہ اللہ۔
۲۰۱	شیخ محمد بن فضل اللہ رحمہ اللہ۔	۱۹۳	شیخ ابو زکریا دہرغانی رحمہ اللہ۔
۲۰۲	شاہ ابوالمعالی رحمہ اللہ۔	۱۹۴	شیخ ابو یوسف غزالی رحمہ اللہ۔
۲۰۳	خواجہ عبدالحق جامی رحمہ اللہ۔	۱۹۵	شیخ ابو یوسف غزالی رحمہ اللہ۔
۲۰۴	حضرت احمد کابلی دہسہندی رحمہ اللہ۔	۱۹۶	شیخ ابو یوسف غزالی رحمہ اللہ۔
۲۰۵	شاہ بنیاد دل قدس سرہ۔	۱۹۷	مولانا محمد شہید رحمہ اللہ۔
۲۰۶	ذکر نساء العارفات رض و ذکر	۱۹۸	شاہ قاسم انوار رحمہ اللہ۔
۲۰۷	ازواج مطہرات النبی صلعم	۱۹۹	شیخ زین الدین خوانی رحمہ اللہ۔
۲۰۸	حضرت خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا۔	۲۰۰	حضرت سید بلع الدین رحمہ اللہ۔
۲۰۹	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔	۲۰۱	مولانا جلال الدین یوہانی رحمہ اللہ۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۰۷	حضرت غفیر العابدہ رحمہا اللہ۔	۲۰۱	حضرت زینب رضی اللہ عنہا۔
۲۰۸	حضرت رابعہ بصری رحمہا اللہ۔	۲۰۲	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا۔
۲۰۹	حضرت نفسہ حمہا اللہ۔	۲۰۳	حضرت سودہ رضی اللہ عنہا۔
۲۱۰	حضرت فاطمہ نیشاپوریہ رحمہا اللہ۔	۲۰۴	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا۔
۲۱۱	حضرت تحفہ رحمہا اللہ۔	۲۰۵	حضرت ام عبیدہ رضی اللہ عنہا۔
۲۱۲	حضرت ام عیسیٰ رحمہا اللہ۔	۲۰۶	حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا۔
۲۱۳	حضرت ام محمد رحمہا اللہ۔	۲۰۷	حضرت جوریہ رضی اللہ عنہا۔
۲۱۴	حضرت امہ الواحدہ رحمہا اللہ۔	۲۰۸	حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا۔
۲۱۵	حضرت امہ السلام رحمہا اللہ۔	۲۰۹	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔
۲۱۶	حضرت یمونہ واعظہ رحمہا اللہ۔	۲۱۰	ذکریات رضی اللہ عنہا
۲۱۷	حضرت خدیجہ واعظہ رحمہا اللہ۔	۲۱۱	حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا۔
۲۱۸	حضرت ام محمد رحمہا اللہ۔	۲۱۲	حضرت زینب رضی اللہ عنہا۔
۲۱۹	حضرت کریمہ دوزیہ رحمہا اللہ۔	۲۱۳	حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا۔
۲۲۰	حضرت فاطمہ واعظہ رحمہا اللہ۔	۲۱۴	حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا۔
۲۲۱	حضرت فاطمہ رحمہا اللہ۔	۲۱۵	ذکر نساء العارفات
۲۲۲	بی بی جراح خاتون رحمہا اللہ۔	۲۱۶	حضرت زاہدہ رحمہا اللہ۔
۲۲۳	خاتمۃ الکتاب۔	۲۱۷	حضرت شوانہ رحمہا اللہ۔

—————

۱۴۴۴

۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين الصلوة والسلام على محمد سيد المرسلين على آله وصحبه اجمعين الطيبين الطاهرين  
 اما بعد اگر چه احوال و معجزات حضرت سيد انام و مناقب اصحاب دوازده امام و مقامات  
 اولیای عظام اظهر من الشمس است و متقدمین و متاخرین را کثر کتب معتبره عربی و فارسی مشیت  
 گردانیده اند لیکن چون بعضی خصوصیات آن در کتب متفرقه مندرج است و بعد از تجسس و تفحص  
 بسیار یافته و دانسته میشود و خالی از اشکالی نبود بنابراین این فقیر حقیر محمد داراشکوہ حنفی  
 تادری خواست که اسامی و تاریخ تولد و وفات و محل قبور حضرت سرور کائنات بتمیز جو دات  
 صلی الله علیه و سلم و چهار یار بزرگوار که چهار رکن رکین دین قویم و چهار برج حصین ملت  
 مستقیم اند و دوستی و دشمنی ایشان دوستی و دشمنی خدا و رسول است بایازده امام و دیگر که  
 هر یک شجره شجره صطفی و قره باصره اجتهاد و ارثان علم حضرت سید الانبیاء اند و ائمه اربعه  
 که چهار دیوار خانه اسلام و مقدمه فرقه انام و بعضی از اولیای کرام که حدیث صحیح نبوی  
 باب ایشان وارد است علماء اہل کتب انبیاء نبی اسرائیل انجام را و علماء اولیاست

که علم ظاهر بی باطنی آنسر و صلعم با ایشان رسیده و احوال ایشان آنچه از کتب معتبره بنظر درانده بود  
 بیرون آورده سلسله سلسله قلبی نماید و جماعتی که ترتیب سلسله ایشان علوم نشد ذکر آنها را در فصل  
 علمی و مندرج سازد تا طالبان آسانی بر طلب خویش فائز گردد و نیز چون این فقیر را کمال  
 اخلاص و بندگی با این طائفه علیه بوده روز و شب بزرگوار ایشان مکرری ندشست و خود را از مشتاق و  
 معتقدان ایشان میدانست و ازین جهت به تحریر شده از احوال سعادت شماتت ایشان مشغول شد  
 زیرا که اگر کسی را وصل دوست میسر نباشد خاطر را بحسب جو و گفتگوی دل خوش میدارد و سلیمان علیه الصلوة  
 و السلام فرموده اند اگر کسی مانده نهد که بران مانده رحمت یابد و تواند بود که او را از ان مانده بیفکند  
 مگردانند و نیز آنسر و صلعم فرمود من أحبّ قوماً فتموتهم یعنی کسیکه دوست جماعتی را پس و  
 از آنهاست و الحمد لله و المنة که توفیق جمع ساختن این کتاب یافت و موسوم به سفینه الاولیاء  
 گردانید تمسید بدانکه مخلوقات الهی بعد از انبیا علیهم السلام اولی اند قدس الله روحهم که ایشان بموجب  
 آنکه کریمه شریف و محبوبه محاشقان و محشوقان خدای مجبان و محبوبان و نید و این طائفه علیه همیشه بودند  
 و هستند و خواهند بود و دنیا از برکت وجود سهارک ایشان قائم و مستقیم است پس چنانچه حضرت  
 پیر علی تجویری در کشف المحجوب نوشته اند که خداوند هرگز زمین را بی محبت ندارد و هرگز این آشت  
 را بی ولی ندارد و دوست از رسول صلعم آورده اند که پیغمبر فرموده اند هرگز امت من غایب نباشد  
 از طائفه که برخیزد باشند و همه چهل تن از امت من بر خوی ابراهیم علیه السلام باشند پس بعد از  
 انبیا هر یک پس نزدیک تر از ایشان نیست بخدا و هر یک پس رگ تر از ایشان نیست  
 و هر یک پس محرم تر از ایشان نیست و هر یک پس کریم تر از ایشان نیست و هر یک پس عالی بهمت تر از ایشان  
 نیست و هر یک پس بے نیاز تر از ایشان نیست و هر یک پس فاضل تر و کامل تر از ایشان نیست و هر یک پس  
 عالم تر و عامل تر از ایشان نیست و هر یک پس علیم تر و خلیق تر از ایشان نیست و هر یک پس شجاع تر و  
 سخنی تر از ایشان نیست چنانچه از شیخ ابو عبد الله سالمی رحمه الله پرسیدند که اولیاء الله را  
 بچه چیز شناسند در میان خلق گفتند به لطافت زبان و حسن خلق و تازه روحی و تناسی نفس  
 قلت اعراض و پذیرفتن عذر و شفقت تام بر همه خلق پس دوستی ایشان دوستی خداست  
 و نزدیکی ایشان نزدیکی او و دوستی ایشان جستن اوست و پیوستن با ایشان پیوستن با دوست



و ادب ایشان ادب دست چنانچه شیخ الاسلام حضرت خواجہ عبداللہ انصاری قدس اللہ سرہ فرمودہ اندہ اتی این چیست کہ دوستان خود را کرذنی ہر کہ ایشان زہمت ترا یافت تا تراند یا ایشانرا نشناخت شیخ ابو الحیر حبشی رحمہ اللہ گفتہ اند جو انہر و باید کہ تا جو انہر و بینہ ہر کہ جو انہر و را دیدہ و را دیدہ کہ حق را دیدہ و طریقہ این طائفہ شریفہ ہر یک شیخ نیست ہر یکی را مشرب است جدا بعضی پنهانہ بعضی آشکار بعضی ہا امر اتی کرامات ظاہر کنند و برین تقدیر ظاہر ساختن کرامات لازم باشد و گر نہ مطلب ایشان عالی تر از کرامات است و بعضی از جہت محب نفس خود انظار کرامات نکنند و در اخفای آن کوشند و بعضی مامور ہستند باین معنی ہر چہ از ایشان صادر شود بالہام ایزد نیست نکنند تا مامور نشوند و گویند تا نگویانند خود را تا خود را ندانند و پوشند تا پوشانند و طریقہ بعضی ترک و تجرید کمال است چنانچہ گفتہ اند ہمیت شرط اول در طریق عاشقی دانی کہ چیست ترک کردن ہر دو عالم را و پشت پا زدن و بموجب آیہ کریمہ قل اللہ غم ذرہ غم فی قوۃ غم یخون عمل میکنند و میگویند تا ترک کمال نیست خاطر فارغ از ملال نیست و بعضی با سبب ظاہری دنیائی پردازند و طریقہ ایشان خلوت در انجمن است و گویند ہمیت چیست دنیا از خدا غافل شدن و فی لباس فقرہ و فرزند وزن و بموجب آیہ کریمہ رجال لا تلیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ و اقام الصلوۃ عمل نمایند پس اعتراض دانشا را ایشان ہر ظاہر کار و گفتار برابر این گروہ والا شکوہ نباید کرد شیخ الاسلام فرمودند سوال سائل از انکار است برین کار آنکس کہ ازین کار بومی ارد و ارباب سوال چہ کار انکار کن کہ آن کار شوم است ہر کہ انکار کند ازین کار محروم است قوس مشغول اند ازین کار و قومی برین کار با انکار و قومی خود در سر این کار آنکہ بدین کار با انکارست مزدور است و آنکہ بر سر این کار است غرقہ نور و حضرت مشاء و نیر می فرمودند ہر کہ بر دوستی از دوستان حق انکار کند کمتر عقبت او آنست کہ او را داخل دوستان خود نگردانند زیرا کہ حق تمام لے فرمودہ است اولیا لی تحت قبا لی لا یخیر ختم نبیہن اولیا من پنهانہ کہ نمی شناسند ایشانرا غیر از من مگر بتائید من پس در کس بنظر حقارت نباید گرفت کہ دوستان خدا از چشم غیر پوشیدہ باشند و تا بصیرت و فراست صادق نباشد در خلق تصرف نباید کرد کہ بر خود قسم کردن است و بعضی در زمرہ ملائکہ خود را منسلک دارند تا کسی ایشانرا نشناسد اما نہ بروشی کہ محسوف

شرع باشد بلکه بنا بر حضرت سلطان العارفين شيخ باختر بسطامي قدس سره بعد از آنکه کمال  
 رسیده اند و مشهور آفاق گشتند از سفر به بسطام آمدند اکابر و اشراف و اهل بی آنجا محبت استقبال  
 ایشان برآمده و ملازمت نموده اعتقاد تمام شهر آوردند و سلطان العارفين چون بحرم عام  
 دیدند و آفت را دانستند برای اینکه خلق پراکنده شوند و ملوک گردند با آنکه مادر مضان بود  
 ثانی از باز برداشته خوردند چون انیمانی را مشاهده کردند ملوک گشته متفرق شدند تا در بسطام  
 بود غلبه ایشان رجوع نکردند اگر چه ظاهر که مشعل ایشان بزرگی با وجود مضان  
 روزه بر خوان خورد اما خلاف شرع نکردند چرا که مسافر بودند و در سفر افطار رواست و  
 رجوع خلق را نخواهند استند کسی را که رجوع باقی باشد رجوع غیر را نخواهد و طریقه ملائمت  
 آنست که این قسم ملاستی که مخالف شرع نباشد قیاب خود سازند پس اعتراض بر کار این  
 طایفه نباید کرد که حقیقت کار ایشان کسی مطلع نیست حضرت شيخ ذوالنون مصری و ابوتراب  
 بخشی رحمهما الله فرموده اند که الله تعالی از نبوده که اعراض فرماید زبان او طبع فرمود و انکار  
 اولیا الله در از شود و حمد و ن قصار گفته اند که ملامت ترک سلامت است و ابراهیم قصار  
 گفته اند که بسنده است تر از دنیا و چیز صحبت نقیصه سری و خدمت دوستی از دوستان خدا  
 و ابوالعباس عطا گفته اند که اگر نتوانی که دست و روزنی در دوستان او زن اگر در درجه با ایشان  
 نرسی ترا شفع باشند و محمد بن سماک قدس سره در وقت رحلت مناجات میکردند که بار خدا یا  
 بر تو ظاهر است که در وقت مصیبت کردن اهل طاعت ترا دوست میداشتیم اکنون دوستی  
 ایشان کفارت گناهان من گردان در سیدن باین جماعه و ملازمت ایشانرا از جمله واجبات  
 و حصول سعادت باید دانست و در هر جا که باشند ملازمت ایشان باید کرد که شيخ الاسلام  
 فرموده اند و پیدار مشایخ را غنیمت باید شمرد اگر چه دیدار پیران نبود و عرفات بشود که آنرا در  
 نموان یافت آن همیشه نبود و عرفات همیشه باشد و دیدار ایشان را مفتخر دان که ترک  
 شدن آنرا تدارک نباشد و ابو عبیده الله سجری گفته اند سودمندترین چیزی مردمان را محبت  
 صالحان است و اقتدار ایشان در افعال و اقوال و زیارت کردن قبر آن دوستان خدا  
 و خواجیه معین الدین چشتی فرموده اند محبت نیکان بزرگاریک و محبت بدان بدتر از کار بد

حضرت سلطان ابی ابراهیم او هم فرموده اند شیخ در خواب دیدم که فرشته طوماری بنیست است و پیوسته  
می نوشت پرسیدم چه می نویسی گفت نام دوستان خدا می گفتم نام من نوشتی گفت نی گفتم من از  
ایشانم لیکن دوست دوستان اویم ایشانرا دوست دارم درین بودم که در رسید و گفت  
طومار از سر گیر و نام ابراهیم را مقدم بر همه نویس که دوست دوستان است و سیل طائفه حضرت  
شیخ جنید بغدادی فرموده اند که اگر کسی را بنید که ایمان دارد باین طائفه و سخنان ایشانرا بپذیرد  
البته او را بگویند تا مراد عاید آورد و هم سید الطائفه شیخ را میفرمودند که اگر از همه عالم کسی را  
بیایی که از آنچه میگوئی در یک کلمه موافق تو بود و دانش را بگیر حسین بن منصور طلاج رحمه الله  
گفته اند هر که به سخنان اولیا ایمان آورد و از ان چاشنی دارد و از من سلام گویند و شیخ  
شردائی گفته اند که اگر بای دارید بخراسان روید بزیارت شخصی که مراد دوست دارد و نیز با صاحب  
خود گفته اند که وصیت میکنم شمارا به نیکوئی با کسی که این طائفه را دوست دارد و ملازمت  
ایشانرا در صحبت آزمایش یا سوال یا طلب کرامت باید کرد با اعتقاد و اخلاص باید آمد که سیل  
ابن عبد الله تستری رحمه الله گفته اند از نشانه های بدبختی است که دیدار صحبت اولیا دست برد  
توفیق قبول نیابد و در دل انکار آرد و ابی عبد الله مغربی قدس سره گفته اند که درویشان میان  
خدا اند بر بندگان و ببرکت ایشان بلا از خلق شت قطع شود و از سادات اولیا محبوب سبحانی حضرت  
غوث الثقلین رضی الله عنه فرمودند این جماعه بادشاهان دنیا و آخرت اند و شیخ ابوالحسن غزنوی  
گفته اند اولیاء الله و الیمان عالم اند از آسمان باران برکت اقدام ایشان می بارد و از زمین نباتات  
بصفا احوال ایشان میرود و از کتب شایخ تحقیق نموده شد که چهار هزار اولیا الله اند که ایشانرا  
مکتومان گویند و ایشان هر یک گیرانشانند و جمال حال خود را ندانند و می صد تن دیگر از سرنگان  
در گاه حق اند که ایشانرا اخبار گویند و چهل تن دیگر را حیوان نامند و چهل تن دیگر را ابدال  
خوانند و هفت تن دیگر را ابرار گویند و چهار تن دیگر را اوتاد نامند و سه دیگر را نقباء خوانند و  
دو می دیگر را امامان گویند و امامان در میان و بسیار قطب باشند و یکی را ازین طائفه  
قطب و غوث نامند و این جمله یکدیگر را بشناسند و با هم محتاج باشند و جماعه دیگر را مفردان  
گویند که ایشان از همه ممتاز و بی نیاز و عدد ایشان بر طاق باشد و مرتبه ایشان باین نبوت

و صدیقیت باشد و این حقیر نیز امیدوار است که الله تعالی برکت این طایفه در دنیا و آخرت  
توفیق عمل نیک و نجات و رستگاری بخشد و از کمترین دستاورد خود شمار دو درمزه ایشان برانگیرد و  
از توجه ایشان ایمان نصیب گرداند بیست از عمل خویش ارم امیدوارم بر کرم تست مرا اهتمام و

بیان نسب طهر و تاریخ ولادت با سعادت ابتدای نزول وحی معراج و هجرت  
از مکّه و وصول بدین و وفات حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم

بدانکه حضرت رسول صلی الله علیه و علی آله و صحابه و سلم بهترین سوی الله از ایمان و اشراف  
قبیله قریش اند هم از جانب پدر و هم از جانب مادر اما از جانب پدر محمد بن عبد الله بن عبد المطلب  
ابو هاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرّه بن کعب بن لوی بن غالب بن فهر بن مالک  
بن النضر بن کنانه بن خزیمه بن مدرکه بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان تا نجیب  
میان ارباب سیر و تاریخ و اصحاب علم انساب اتفاق است و از عدنان تا اسماعیل و از اسماعیل  
تا آدم علیهما السلام اختلاف بسیار است ولیکن جمهور اهل سیر و تاریخ متفق اند بر آنکه اسماعیل و  
ابراهیم و نوح و شیت علیهم السلام انا جدا و کرام آنحضرت اند اما از جانب در آمنه بنت وهب  
بن عبد مناف بن زمره بن کلاب الی آخر نسبه صلی الله علیه و سلم و اسما و گرامی آنحضرت بسیار است  
و از انجمله نود و نه مشهور است و نام نامی آنسر در علیه الصلوٰة والسلام در تورات احمد و خوک  
و قتال و در انجیل حامد و در واتی فاروق لیطاد و در آسمان احمد و محمود است و ولادت  
با سعادت آنحضرت علیه افضل الصلوٰة اتفاق علماء اهل سیر بعد از طلوع صبح صادق و  
پیش از طلوع آفتاب و زرد و شنبه بوده لیکن در تعیین سال و ماه و تاریخ آن اختلاف است  
عامه اهل سیر و تاریخ بر آنند که آنسر در صلی الله علیه و سلم در سال فیل متولد شده بعد از پنجاه و پنج  
یا چهل روز و قوی آنکه هر دو قضیه در یک و زوایع شده و بر عزم بعضی ولادت آنحضرت بعد  
از سی سال از واقعه فیل و گمان جمعی بعد از چهل سال روست و ادو قول اول صحیح است  
و عقیده جمهور علماء آنست که تولد آنسر و علیه الصلوٰة والسلام در ماه ربیع الاول بود و  
و زعم طایفه آنکه در ماه رمضان واقع شده و مشهور آنست که دو از دهم ماه ربیع الاول  
واقع شد و دوم و هشتم نیز گفته اند و بقول بعضی اول و دوشنبه که انا مذکور بوده و نویسنده

در دو آیه سوره صافات  
یا ایها الذین آمنوا  
لا تأخروا عن عین الله  
فانکم فی عین الله  
لعلکم ترحمون  
در دو آیه سوره صافات  
یا ایها الذین آمنوا  
لا تأخروا عن عین الله  
فانکم فی عین الله  
لعلکم ترحمون

که آنسر در روز جمعه نو شیر در آن تولد نموده اند بعد از آنکه چهل و دو سال از ولادت او گذشت و در صاحب جامع الاصول و غیره آورده شد که صد و هفتاد و دو سال از وفات سکندر رومی گذشته بود و در بعضی این عباس از زمان حضرت عیسی تا ولادت پیغمبر صلی الله علیه و سلم ششصد سال بود و ابتدای نزول وحی بر آنسر علیه الصلوٰه و السلام بقول اکثر اصحاب بیست و اربع سیر در زندانبان سوم یا ششم ماه ربیع الاول سال چهل و نهم از ولادت آنسر صلعم بود و نزد جمعی گفته اند که سیر در زندانبان در راه مبارک رمضان بوده و عجز آنی که آنسر در صلعم بطور رسید به مثل نزول قرآن و شوق تحریر سخن کردن طفل از اهل یمامه که همان روز متولد شده بود و سخن کردن آن بود و گوای و ادب و سواد بر نبوت آنحضرت و تسبیح گفتن سنگر زار در دست مبارک آنحضرت آمدن درخت و شاخ و فرا پیش آنحضرت در روان شدن سنگ بر پشت آب بطلب آنسر در اثر نه کردن آتش بر روی که دست مبارک بآن رسیده بود و در روان شدن آن سار از انگشتان مبارک و سترن برخت خرا از که بآن سار و بار در شدن آن و سخن کردن بر غلام بر زبان زهر آلوده و سوامی این بسیار است و یک هزار و هجده نقل کرده اند که از آنسر در ستم هزار غمزه بطور آمده آنقدر غمزه که از آنحضرت شده اند که از آن سیر پیغمبری روی نموده و در این آنحضرت صلعم بقول اکثر علما در راه ربیع الاول سال و در آن نبوت و گویند در شوال سال یازدهم و بقول شب بیست و هفتم ماه ربیع این قول مشهور است و بقول در بیست و هشتم و ربیع الآخر و بعضی در نهم ماه رمضان سال دوازدهم از نبوت واقع شده و جماعتی بر آنند که بعد از نبوت بر پنج سال آن صورت رو نموده و گویند در شب دوشنبه بود و هجرت آنسر علیه الصلوٰه و السلام با مدین رضی الله عنه در شب بیست و هفتم صفر یا غره ربیع الاول سال سیر در ستم یا چهاردهم از نبوت واقع شده و اکثر اهل سیر بر آنند که بیرون رفتن ایشان از که دوشنبه بود و بعضی بر آنند که پنجشنبه بوده است و وجه جمع آنست که خروج از خانه ابو بکر رضی الله عنه پنجشنبه و خروج از غار و توجیه نمودن ب مدینه دوشنبه بالعکس بوده باشد و الله اعلم و باتفاق اهل سیر آنروز که حضرت پیغمبر صلعم داخل مدینه نموده شدند روز دوشنبه بوده از ماه ربیع الاول و در آنکه جنم ماه بوده و اختلاف است بعضی بر آنند که اول ماه و بقول دوم و بقول دوازدهم و بقول سیر در ستم بوده

واقعه بائمه وفات آنحضرت صلعم

نزد و بهر ار با ب سیر نه گام چاشت روز دوشنبه دوازدهم ربیع الاول سال نهم از هجرت بقولی دوم ماه مذکور واقع شده و شب چهارشنبه یا سه و بقولی بعضی روز سه شنبه در مدینه منظمه در حجره حضرت با کشته صدیق رضی الله عنهما در آن مکان قبض روح مقدس واقع شد آنحضرت را علی الله علیه وسلم دفن کردند و سن شریف شصت و سه سال و بقولی شصت و پنج و بقولی شصت و بقولی شصت و نیم سال بوده و بعضی علماء در وجه صحیح میان این اقوال گفته اند که قول اول بنابر آنست که سال ولادت و سال وفات نه شمرده اند و قول دوم بنابر اعتبار سال ولادت و وفات است و آنکس که شصت گفته مافوق عشر است زانه شمرده و قول چهارم بنی بران حدیث که عمر پیغمبر که نصف عمر آن پیغمبر است که پیش از او بوده و عمر عیسی علیه السلام که صد و بیست و پنج سال بوده و این حدیث خالی از غلطی نیست الله اعلم بالصواب

حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی الله عنه

کنیت آن فضل البشر بعد الانبیا ابوبکر است و لقب ایشان صدیق اکبر عتیق و نام شریف ایشان عبداللہ و ہوا بن ابی قحافہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ و نامم در ایشان اسم الحزین سلمی بنت صخر بن عامر بن عمرو بن کعب و نسب حضرت صدیق از جانب پدر و مادر کہ سیر عم و دختر یکدیگر بودند در مرہ کہ جد متهم سرور کائنات است جد ششم ایشان است بہ نسبت آنسرور سیر سرد و ولادت صدیق اکبر بعد از واقعه فیل بہ دو سال چهار ماه و اول کسی کہ از پیران بی طلبیہ سجزہ پیغمبر صلعم ایمان آورد ایشان بودند و در روز وفات حضرت رسالت پناه بر ستمند خلافت نشستند و مدت خلافت ایشان دو سال و سه ماه بوده و وفات ایشان سال سیزدهم از ہجرت آخر روز دوشنبه و بروایت اصح شب سه شنبه و بقولے جمعہ بست و دوم یا بست و سوم جمادی الآخرست و مدت عمر شریف ایشان شصت و سه سال بوده و بقولی شصت و پنج سال و نقش نگین ایشان نعم القادر اللہ بود و قبر ایشان متصل قبر حضرت رسالت پناه صلعم است چنانچہ گویند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وصیت کرده بودند کہ تا بوقت مرا بدر و رضہ رسول علیہ السلام برید و بگویند کہ السلام علیک یا رسول اللہ ابن ابوبکر است

از توفیق  
مسائل باینده سال چهار  
ماه بوده و چون غلام سال  
و چهار ماه از بزرگ بود و  
و آنچه در تمام سال می بود  
با یک درنگ در میان بود  
مادرش را که در میان بود  
بودن آن در میان بود  
غضب می نمود و از آن  
توفیق بود و از آن  
چهار ششم می نمود  
و با بجا آمدن  
مؤید و توفیق  
آمدن آن از آن  
می گفتند که از آن  
بود چون از ششم  
نیز می گفتند  
چون آن سالگی  
سلام آورد

آتشانه تآمده اگر چه عاجز شود در کشاده گرد و در آئید و الایه بقیع برید راوی میگوید که چون موجب ویت  
ابو بکر رضی الله عنه عمل کردند هنوز آن کلمات تمام نشده بود که پرده و رشده آواز در بر آمد و نالی بگوشتها  
رسید که در آید حبیب را بسو حبیب اگر چه در شان فلخای اشدین با حدیث صحیح بسیار وارد شده لیکن  
بجست مختصار و حدیث و فضیلت ایشان نوشته میشوند قال رسول الله صلعم ما طلعت الشمس ولا غربت  
علی احد فضل من ابی بکر الا ان یكون نبیا یعنی طلوع نموده است آفتاب غروب نکرده است بر هیچ یکی  
بهتر از ابو بکر مگر آنکه باشد پیغمبری و علی گفته رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلعم فی مرضه ادعی  
فی ابی بکر ایکن اخاک حتی کتب کتابا فی اخاک ان تمنی متمن یقول قائلنا و لی یا بی الله المومنون  
رواه مسلم و ویست از ما گفته که گفت مرا رسول الله صلعم در مرض موت خود بطلب ابابکر پسر خود را  
و عبد الرحمن برادر خود را تا بنویسم کتبی را بجهت آنکه متیرسم که دیگری آرزوی خلافت نکند و بگوید  
که سستی خلافت منم نه دیگر حال آنکه ابابکر میخواست قاتلی و مومنان خلافت خیر ابابکر را

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی الله عنه

لقبت ایشان ابو حفص است و لقب فاروق اعظم و نام شریف عمر و هو ابن الخطاب بن نفیل بن  
عبد العزی بن سلح بن عبد الله بن قریظ بن ذریح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب القرشی و نام  
مادر ایشان حمزه بنت هشام بن سیره و قیل بنت هشام بن المغیره بن عبد الله بن عمر بن مخزوم است  
بنابر قول اول بنقر عزم ابو جهل و بقول ثانی خواهر ابو جهل میشود و نسب فاروق اعظم  
از جانب پدر به نسب سرور کائنات در کعب که جد هشتم آنحضرت و جد نهم ایشان است میرسد  
و ولادت ایشان بعد از واقعه فیل بسیزدهم سال بوده و در ششم سال از بعثت  
آن سرور صلعم ایمن آورده اند چهل سال اند از جماعه که به شرف اسلام مشرف گشته بودند و جهان  
روزی این آیه کریمه در شان ایشان نازل گشته که یا ایها النبی حبیب الله و من تبعک من المومنین  
در روز سه شنبه است و سیوم جادی الاخری سال سیزدهم هجری بر سر هند خلافت  
تسلطند مدت خلافت ایشان ده سال و هشت ماه بوده و فاکس الفنون و شهادت  
ایشان رسالت و سوم هجری شب یکشنبه غره ماه محرم بوده و بروایتی روز چهارشنبه  
بست و فیه تم ذی حجه سده است و سه زخم رسیده و روز پنجشنبه است و هشتم ماه مذکور

تفضیه وفات رداد و مدت عمر شریف ایشان نزد جبرئیل صلی الله علیه و آله و سلم و بقول پنجاه و هشت سال و بقول پنجاه و چهار سال و بقول پنجاه سال بوده و نقوش گلیں ایشان کنی بالموت و اغطایا عمر بوده و قبر ایشان متصل قبر حضرت صدیق اکبر است رضی الله عنه چنانچه حکیم خاقانی گفته است نظم مینی درم محمدی را و جولا که شهر سردی را و جونا که بنا را شش خسته و پیشش و خلیفه رخ نهفته و چون یک الف و دو لام الله و هر سه شده بهم نهاد و همراه و گویند که عیسی علیه السلام متصل قبر فاروق عظم و فن خواهند کرد و این دیار بزرگوار در میان دو نیمه نامدار مبعوث خواهند شد قال رسول الله صلعم لو کان عمر بن الخطاب مشکوۃ یعنی گفت پیغمبر صلعم اگر می بود بعد از من پیغمبری می بود عمر بن الخطاب و قال رسول الله صلعم عمر سراج اهل الحیة صواعق یعنی گفت رسول الله صلعم عمر سراج اهل الحیة است

حضرت امیر المومنین عثمان و النورین رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو عمر دیا ابولیل یا ابو عبد الله است و لقب و النورین بحیث آن گویند که دو دختر حضرت پیغمبر صلعم در نکاح ایشان بوده گفته اند که هیچکس از او میا نرا این دولت دست نداده است که دو دختر پیغمبر در نکاح وی در آمده باشد مگر ایشان و آنسرور فرموده که اگر چهل دختر میداشتم یکے را بعد از دیگرے عثمان میدادم و نام شریف عثمان و هو ابن عفان بن ابی العاص بن امیه بن عبد المطلب بن عبد مناف و نام مادر ایشان بیضا عله آنسرور است صلعم که با محمد الله توانان بوده نسب ایشان از جانب پدر و از جانب پیغمبر صلعم در عبد مناف که جد چهارم آنحضرت و جد پنجم ایشان بوده میرسد و ولادت ایشان بعد از گذشتن شش سال از عام میل واقع شده و در سال اول بعثت بدلات صدیق اکبر ایمان آورده اند و عمر مرم سال بست و چهارم هجری برسند خلافت شستند و مدت خلافت ایشان و ازده سال بوده و ازده روز کم و یازده سال و یازده ماه و بست و دو روز نیز گفته اند و مدت عمر شریف ایشان هشتاد و هشت سال بوده و بعضی گویند نود سال و بمقاد و پنج سال و هشتاد و دو هشتاد و شش نیز گفته اند و در سال سی و پنجم و یاسی و ششم از هجرت روز جمعه سیزدهم یا سیزدهم ذی الحجه در مدینه منوره شربت شهادت چشیده اند و نقوش گلیں ایشان

بازو از شستن شش سال  
چهارمین روز شش ماه و یازده سال  
یازده سال و دو روز و دو روز و دو روز

دوازده سال و دو روز و دو روز و دو روز  
بیاضی و زردی و زردی و زردی  
نخلان و پیچیده و زردی  
بسیار که از حد میزدان آمده  
در سال اول بعثت بود این  
صدیق اکبر ایمان آورده نقوش



آنحضرت الله بوده و قبر ایشان در بقیع است قال رسول الله صلعم لكل نبي ميقات في الجنة  
 عثمان يعني گفت تاثير صلعم هر مغیر را فریقی است و فریق من در بهشت عثمان است و قال رسول الله  
 صلعم ليرفن بشعاع عثمان سبعون الفا صلعم قد اتوا صبيحة النازنيني گفت رسول الله صلعم هر آینه  
 در اول میوه از شعاع عثمان بنفاد هزار کس که هر سه حتی عذاب و فرج شده باشند در بهشت

### حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم الله وجهه

گفت ایشان ابو الحسن ابو تراب است و لقب مرتضی و اسد الله و نام شریف ایشان علی است  
 و هو این ابی طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف و نام مادر ایشان فاطمه بنت اسد بن  
 هاشم بن عبد مناف است و ولادت ایشان در مکه معظمه بوده است در درون خانه مبارک  
 روز جمعه سیزدهم رجب بعد از واقعه قبل بهی حال یعنی گفته اند که ولادت ایشان در خانه  
 کعبه بود و در سال بعثت رسالت پناه صلعم یازده ساله بوده اند بعضی سیزده گفته اند و اول  
 کسیکه از صحبایان ایمان آورده ایشان بودند و در سال سی و پنجم یا سی و ششم از هجرت بر مسند  
 خلافت نشستند مدت خلافت ایشان پنج سال و سه ماه بوده و بقول چهار و سه ماه بوده  
 شهادت ایشان شب و شنبه سبت و یکم ماه رمضان سال چهارم هجری و بقول سیزدهم رجب  
 ماه مذکور می نموده و بعضی سبت و سوم گفته اند و مدت عمر شریف ایشان شصت سه سال  
 یا شصت و پنج سال بوده و نقش نگین حضرت امیر المملک الله بوده گویند که حق سبحانه تعالی بر بالای حضرت  
 امیر کرم الله وجهه دو بار در شمس کرد و آفتاب از مغرب باز گردانید یکی در عهد رسول الله صلعم  
 و یکبار بعد از وفات آنحضرت و قبر ایشان در نجف است چنانچه در شواهد النبوت مسطور است که  
 امیر المومنین علی امام حسن حسین راضی الله عنهما وصیت کرده بودند که چون بمیرم مرا بر سر چاه  
 بنمید و بیرون برید و بفرزین که الحال به نجف شهرت دارد برسانید و آنجا شگه سفینه خوار میرد  
 یافت که ازان نور درخشان است آنرا بکنید در آنجا کشادگی خواهد یافت مرا در آنجا دفن کنید  
 ملا عبد الغفور لاری رحمه الله آورده اند که قبر حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه در  
 نجف است موضعی که باستانه امیر مشهور است و در این باب حجتها آورده اند و الله اعلم  
 قال رسول الله صلعم انت منی بمنزله هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی تفق علیه مشکوٰۃ

گفت رسول الله صلعم علی را که نسبت تو بمن همچو نسبت مادر من است بر منی بخیر از کسی نیست بعد از من  
 من پیغمبری قال رسول الله صلعم من کنت مولاه علی مولاه اللهم وال مع الاده و عاده من عا واده  
 صواعق یعنی گفت رسول صلعم روز غدیر خم هر کس از من مولای او پس علی مولای او است  
 خدا یا دوست دار کسی را که دوست دارد علی را و دشمن را که دشمن دارد او را حضرت امیر امام  
 اول انداز ائمه اثنا عشر رضی الله عنهم و سلسله آججمع اولیا ایشان منتهی میشود و ترتیب فضیلت  
 چهار یار حضرت سید ارباب ترتیب خلافت است چنانچه در کلام الله در آن سوره فتح اشاره بآن  
 شده محمد رسول الله و الذین معه اشهد علی الکفار رحمانهم تراهم رکعاً سجداً یاتینون فضلاً من  
 الله و رضواناً باید دانست و هر چهار یار را بهترین جمیع خلق خدا بعد از انبیا باید شناخت که علماء  
 اسلام برین متفق اند و این حقیر در جواب سباده ملازمت خلفای اشدین رضی الله عنهم معین  
 مشرک گشته چنانچه شبی در خواب می بیند که چهار کس بلباس سفید بزرگانه متعاقب یکدیگر میروند  
 فقیر از شخصی پرسید که اینها چه کسانی اند گفت چهار یار پیغمبر صلعم فقیر از محبت ایشان و آن گشت  
 ایشان از دور یا گدشت بر کوهی که بسیار بلند بود برآمدند و برابر هم ایستادند فقیر بیشتر رفته اول  
 سجده صد گین اکبر رسیده گفت السلام علیکم یا صدیق اکبر و جواب فرمودند علیکم السلام  
 گفتتم التماس فاتحه دارم فاتحه خوانند و بعد از آن همین دش سجده حضرت فاروق اعظم رفتیم و  
 سلام گفته فاتحه التماس نمودم ایشان نیز خوانند و باز همین طور سجده عثمان ذوالنورین  
 حضرت امیر المومنین علی رضی الله عنهم سلام گفته و جواب شنیده التماس فاتحه کردم ایشان  
 نیز در باره این فقیر جدا جدا فاتحه خوانند و فرمودند بجهت یادگاری ما مور شده ایم و فقیر را  
 با عنایت خاصی رخصت فرمودند و این خواب از بیداری سخت و سعادت مندی کونین  
 خود میداند که چنین عطیه عظمی مشرک گشته الحمد لله علی ملک

### حضرت امیر المومنین حسن رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو محمد است و لقب نقی و نیز نام حسن بر او بن علی بن ابیطالب رضی الله عنهما و ایشان  
 امام دوم از ائمه اثنا عشر اند و ولادت ایشان بحدیه منوره است در نیمه رمضان سال سوم از  
 هجرت و جبرئیل علیه السلام نام ایشان را میدید پیش رسول صلعم بر قطعه حریر نوشته آورده

در خواب از انوار الهی است  
 که مشهور است که در  
 خانه آن سجده فرمود  
 داده است بکفایت  
 در این سال و ده ۱۱



سال نو و چهار هجری یا نو و پنج هجری رد نموده گفته اند که هرگاه ایشان وضو میساختند و نوازش بارگاه ایشان نزد میشد و کرده براندم ایشان می افتاد چون ایشان را از آن پرسیدند فرمودند پیش که خواهم ایستاد و قبر ایشان نزد یک به قبر حضرت امام حسن است رضی الله عنه

امیر المومنین امام محمد باقر رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو جعفر است و اتب باقر و نام محمد و هو ابن علی بن حسین رضی الله عنهم و ایشان امام پنجم اند و ولادت ایشان در مدینه مطهره پیش از قتل امیر المومنین حسین رضی الله عنه به سه سال بود روز جمعه سوم ماه صفر سال پنجاه و هفت هجری و نام مادر ایشان فاطمه بود و نبت امیر المومنین حسن بن علی المرتضی رضی الله عنهم و پیغمبر صلعم با ایشان سلام رسانیده اند چنانچه گویند جابر رضی الله عنه گفت روزی یا رسول العلم بودم مرا فرمود که ای جابر شاید که تو بمانی تا آنوقت که ملاقات کنی یا یکی از فرزندان من که ویر محمد بن علی بن حسین گویند خدای تعالی ویرا نور و حکمت خواهد داد و ویرا از من سلام رسان و مدت عمر شریف ایشان پنجاه و هشت سال و لقبی شصت و سه و لقب اول و افتاد و سه و در تاریخ نجاری از امام جعفر صادق منقول است که عمر شریف ایشان پنجاه و هشت سال بود و وفات ایشان در سال یک صد و چهارده هجری بود و لقب اول محی بن معین در سال یکصد و هشتاد و هشتاد و هشتاد و یک صد و هفتاد بود و قبر ایشان در شیب است نزد یک قبر امام زین العابدین رضی الله عنه

امام جعفر صادق رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو عبد الله است یا ابوالفضل و لقب صادق و نام محمد بن علی بن حسین بن علی مرتضی رضی الله عنهم ایشان امام ششم اند و نام مادر ایشان فردة نبت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی الله عنهم و ماه امام فردة اسماء نبت عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق است رضی الله عنه و نسبت خرقه حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه از دو جانب است یکی از جانب حضرت امام محمد باقر حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه میرسد و دیگری از پدر و والده خود قاسم بن محمد بن ابی بکر است و ایشان را از سلمان فارس ایشان را از صدیق اکبر رضی الله عنه ولادت ایشان بمدینه در سال هشتاد و هجرت و لقبی هشتاد و سه در روز دوشنبه هفدهم ربیع الاول بوده است و مدت عمر شریف ایشان شصت و هشت سال و لقبی شصت

پنج سال بوده وفات الشیاء نیز در مدینه بوده است روز و شنبه پانزدهم رجب سال یکصد و چهل و هشت هجری و قبر الشیاء در بقیع است و آن گنبدیست که در آن امام محمد باقر و امام زین العابدین و امام حسن نیز آسوده اند رضی اللہ عنہم و در کشف المحجوب آورده اند که امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ روزی باموالی خویش نشسته بودند و میگفتند بیایید تا بیعت کنیم و عہد گیریم کہ ہر کہ از میان ما دستگیری یا بداند رقیامت ہمہ را شفاعت کند گفتند یا ابن رسول اللہ صلعم ترا بہ شفاعت ما چہ حاجت است کہ جد تو شفیع جملہ خلائق است الشیاء فرمودند کہ باین افعال خود شرم ندارم کہ اندر رقیامت بروی جد خود نگریم

### حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ

کنیت الشیاء ابو الحسن است و ابو ابراہیم و لقب کاظم نام موسی و ہو ابن جعفر الصادق رضی اللہ عنہما و الشیاء امام ہفتم اند از ائمہ اثنا عشر ولادت الشیاء بہ ابو الیاء بوده میان مکہ و مدینہ روز یکشنبہ ہفتم صفر در سال یکصد و بیست و ہفت ہجری و مادر الشیاء ام ولد بوده حمیرا بربریہ نام کہ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ ویرا خریدہ یا امام جعفر صادق او را دادہ بودند و از او خیر اہل الارض امام موسی بن امام جعفر رضی اللہ عنہما متولد شد ند مدت عمر شریف الشیاء پنجاہ و چہار سال و لقبی پنجاہ و پنج سال بوده و وفات الشیاء روز جمعہ ششم و بقولی ہفتم و بقولے در نصف رجب سال یکصد و ہشتاد و سہ ہجری در بس ہارون الرشید جزای اللہ واقع شد و قبر الشیاء در بغداد است در مقبرہ کہ مشہور است بمقبرہ قریش

### امام موسی علی رضا رضی اللہ عنہ

کنیت الشیاء ابو الحسن است چون کنیت پدر و از امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ آرند کہ فرمودہ اند ویرا عطا کردم کنیت خود و لقب رضا است و نام علی و ہو ابن موسی بن جعفر رضی اللہ عنہم و الشیاء امام ہشتم اند ولادت الشیاء بمدینہ بوده روز پنجشنبہ یازدہم ربیع الآخر در سال یکصد و پنجاہ و سہ ہجری بوده بعد از وفات عبد الشیاء حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بہ پنج سال و بقولے ہشتم شوال و بقولے ہفتم و بقولی ششم در سال مذکورہ نزد و بعضی در سال یکصد و پنجاہ و شش ہجری بوده و مادر الشیاء ام ولد بوده اند کنسم نام واروی :

و نخبہ و شمانہ و ام النبین نیز گفته اند و الشیاء کنیزک حضرت حمیدہ مادر امام موسی کاظم بود و مانند  
 رضی اللہ عنہ و آورده اند کہ شبی حمیدہ حضرت پیغمبر صلعم را در خواب دید کہ فرمودند نخبہ را  
 بہ موسی پس خود بخوش و زود باشد پس رے بوجود آید کہ بہترین اہل زمین باشد و اندام  
 رضا رضی اللہ عنہا روایت کند کہ گفت چون برضا حاملہ شدم ہرگز در خود نقل حمل نیافتم و در خواب  
 از شکم خود آواز تسبیح و تملیل می شنیدم در زمانی کہ بوجود آمد و ستما بر زمین نہاد و روے  
 بر آسمان کرد و لہاے مبارک می جنبانید چنانکہ کسی سخن گوید و مناجات کند و مدت عمر شریف  
 الشیاء چہل و نہ سال بودہ و بقولے چہل و چہار و بقولی چہل و پنج و بقولی پنجاہ سال است  
 وفات الشیاء در ولایت طوس واقع شدہ در قریب سنہ ۱۰۰ و ستاق نوقان روز جمعہ  
 سبت و یکم یا نہم ماہ رمضان سال دوصد و شہت ہجری گویند مامون ولد ہارون جزاہ اللہ  
 الشیاء را طلب داشت و پیش وی طبقاتی میوہ نہادہ بودند و خوشہ انگور در دست داشت  
 و میخورد چون الشیاء را بدید از جامی بر حسب و بالشیاء معاقلہ کرد و بالشیاء را نبشاند و  
 آن خوشہ انگور را بالشیاء داد و گفت یا ابن رسول اللہ ازین انگور خور و دیدہ الشیاء  
 فرمودند کہ انگور نیکو از سبت باشد پس مامون گفت ازین انگور بخور امام رضا رضی اللہ عنہ  
 فرمودند مرا معاف دار مامون مباقلہ کرد و گفت مانع چیست مگر ما را ستم میداری و از دست امام  
 آن خوشہ را گرفت و بعضی را از این انگور بخورد و دیگر بابر انگور بخار رضی اللہ عنہ داد و الشیاء  
 دوسہ دانہ بخورد و بدیداختند و بر خاستند مامون گفت بکجا میروی گفت با آنجا کہ فرمودے  
 و چہیندی بر سر مبارک خود پوشیدہ بیرون آمدند و بفرمودند تا در سر لے بہ بندند و بر فراش خود  
 بنفتند و در آنوقت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ فرزند الشیاء از مدینہ بطریق طی ارض در یک ساعت  
 نزدیک پدر حاضر شد و رضا رضی اللہ عنہ الشیاء را بسینہ مبارک خود کشیدہ میان دو چشم  
 الشیاء را بوسیدند و بر سینہ خود بزدند و الشیاء نیز روے بر روے پدر خود نہادند و بالشیاء  
 سخنان پنهان گفتند و بہا نوقت رحلت فرمودند و قبر الشیاء در قبہ قبر ہارون الرشید است  
 بہ قبہ کہ در سراسر حمید بن القحطی الطامی است و آن قریہ امروز معمورہ کلانی است  
 و بہ شہد ہشتاد واد .

## حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو جعفر است ایشان را ابو جعفر ثانی نیز گفته اند و لقب ثقی و جواد و امام محمد و جواد بن علی بن موسی بن جعفر صادق رضی اللہ عنہ ایشان امام هفتم اند و ولادت ایشان بدمین بوده روز جمعه و سیم رجب در سال یکصد و نود و پنج هجری بوده و نام مادر ایشان خیران یار بجانه و ام ولد بوده و بعضی گویند که از اهل ماریه قطیف است و مدت عمر شریف نسبت به پنج سال بوده و وفات ایشان روز سه شنبه ششم ذیحجه سال دویصد و نسبت به هجری در ایام خلافت معتمد روی داده و قبر ایشان در بغداد است و در قایم قبر جد ایشان امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ گویند امام محمد تقی در سن یازده سالگی در بعضی از کوهپای بغداد با جمعی از کودکان استاده بودند اتفاقاً مامون بقصد شکار بیرون رفت گذر کرد بر آنجا افتاد همه کودکان از سر راه بگریختند و جواد رضی اللہ عنہ بر جای استاده بودند چون مامون نزدیک رسید ایشان را دید و ایشان را خدای تعالی در دلها قبولی عظیم داده بود و اسب خود را نگاه داشت پرسید که ای کودک تو چرا با دیگر کودکان از سر راه زنی الهی جواب دادند که ما امیر المومنین را تنگ نمیت که برفتن آن راه بر تو کشاده گردانم و مرا جریمه نبود که از ترس بگریزم حسن ظن تو آنست که بی جریمه از راه بگریزم از آنکه مامون آنکرم و صورت ایشان بجاییت خوش آمد پرسید که نام تو چیست فرمود که محمد پرسید که فرزند کیستی فرمودند رضا رضی اللہ عنہ پس نام غفل منتر خود را بکلیح ایشان در آورد

## حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو الحسن است و ایشان را ابی الحسن ثانی گفتندی و لقب بادی و زکی و عسکری و به تقی مشهور اند و نام علی ابن محمد بن موسی بن جعفر صادق رضی اللہ عنہ و ایشان امام و هم اند و ولادت ایشان در مدینه بوده نیز در هم ماه رجب و بقولی روز عرفه در سال دویصد و چهار هجری و بقول دیگر دویصد و سی و نه و مادر ایشان ام ولد بوده شامه و نام پدر او امیر مامون و مدت عمر شریف ایشان پل یاسیل و یک سال بوده است و وفات ایشان در سرمن رای که از نواحی بغداد بسیار مشهور است روی داده روز دوشنبه آخر ماه بادی اول و بقولی سیزدهم بادی آخر دویصد و پنجاه و چهار هجری در زمان خلافت مستنصر بالله واقع شده و قبر ایشان هم در سرای ایشان است که در سرمن رای داشتند گویند که متوکل را خانه لور و در وی خانه مرغان بسیار که هر کس با آنها

اختلاف آواز با شور آهانه سخن کسی را توانستی شنود و نه کس سخن زوی هر وقت که هادی رضی الله عنه با نخل خانه درآمدی همه مرغان خاموش گشتندی و چون بیرون شدی آواز و شور آغاز کردند

### امام حسن عسکری رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو محمد است و لقب زکی و خاص و سراج و عسکری مشهور اند و نام حسن و چون علی بن محمد بن علی رضا رضی الله عنه و ایشان امام یازدهم از ائمه اثنا عشر ولادت ایشان بدین بود در سال دوصدوسی و یک بقولی دوصدوسی و دو هجری و ما در ایشان ام ولد بوده سوسن نام و بقولی هادی رضی الله عنه و یک حدیث نام نهادند و مدت عمر شریف ایشان بسبب نه سال بقولی بسبب و نه سال بوده و وفات ایشان روز جمعه ششم یا ششم رجب الاول سال دوصد و شصت و در سرمن رلے اتفاق افتاد و قبر ایشان بقبر پدر ایشان است در سرمن ای شخصی گفته که در زندان بودم از تنگی زندان و گرانی قید بنکی رضی الله عنه شکایتی نوشتم و میخواستم که از تنگدستی چیزی بنویسم اما شرم داشتم و نوشتم در جواب من نوشت که امروز نماز پیشین را در خانه خود بخوابی گذارد و نماز پیشین مرا از زندان بیرون آوردند نماز در خانه خود گذاردم ناگاه دیدم که قاصدی آمد و برای من صد دنیا را آورد و سهرای آن کتابتی و در آن نوشته که هر وقت ترا حاجتی باشد آنرا طلب بفرم و اگر آنچه طلب کنی بآن ای رسید

### حضرت امام محمد رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو القاسم است و نام محمد و هو ابن حسن بن علی بن محمد بن علی رضا رضی الله عنه و ایشان دوازدهم از ائمه اثنا عشر بقول اهل سنت و جماعت ولادت ایشان در سرمن رلے بوده است و بسبب و سوم رمضان سال دوصد و پنجاه و هشت هجری و ما در ایشان ام ولد بوده صقیل و بقولی سوسن و بقولی نرگس و رء ایت کرده اند که چون ایشان متولد شدند به دوزانو درآمدند انگشت سبابه بجانب آسمان بر داشتند پس عطسه زده گفتند الحمد لله رب العالمین سال دوصد و شصت و پنج و بقولی دوصد و شصت و شش که این را امامیه تاریخ احتفا سے ایشان میدانند و اهل سنت و جماعت همین تاریخ وفات بشمارند و میگویند که امام مهدی آخر الزمان بعد ازین نزد یک بنزول حضرت عیسی علیه السلام متولد خواهند شد و نهیل اهل حق این است و الله اعلم بالصواب بدانکه اگر چه کرامات و فضیلت و خوارق عادات ائمه اثنا عشر رضی الله عنه



زیاده ازان است که تنقید تجرید در آید هر یک از ایشان را حالات و مقامات عالیه بوده چنانچه  
تفصیل آن در بعضی کتب مندرج است و سلسله اکثر مشایخ کبار به بعضی از ایشان میرسد لیکن  
بجبت اختصار برای ازان مثبت گردانید و از ائمه اثنا عشر رضی الله عنهم پس بزرگ و فرزندان  
خلف رسول الله صلعم باید دانست و رضای سرور کائنات صلعم و نجات خویش را در دوستی و  
محبت اهل بیت باید شناخت اما فضیلت و کمال و ولایت و کرامت اهل بیت را منحصر درین زنده  
تن نه دانی اگر چه ایشان بجز فیضیلت و کمال اختصاص شتار یافته اند زیرا که اهل فضیلت و کمال  
از اهل بیت بسیار بوده اند چه در طبقات ائمه اثنا عشر چه بتاخر از ایشان

### حضرت سلمان فارسی رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو عبد الله است و ایشان از سلمان بن اسلام میگفتند از کبار صحابه اند و پیغمبر صلعم در  
شان ایشان فرمودند که سلمان رحل من اهل البیت یعنی سلمان از اهل بیت است و انتساب ایشان  
در علم باطن بعدیق اکبر است رضی الله عنه وفات ایشان بعد این بوده در سال سی و سه هجری  
و مدت عمر شریف ایشان بقول یک هزار پانصد و بقول سه صد و پنجاه و بقول سه و دو صد  
و پنجاه سال است و این قول صحیح است

### حضرت اولیس رضی الله عنه

نام شریف ایشان اولیس است از اهل بنجد بوده اند قرن قبلیه السیئه که ایشان منسوب اند  
بدان آنحضرت رسول صلعم ایشان را ذخیر العالمین ستایش فرمودند و ایشان در زمان پیغمبر  
علیه السلام بوده اند لیکن از دو سبب لازمست آنسر و صلعم سیرت شد کی بسبب خدمت ماور  
بهری که داشتند و دیگر از کما غلبه سال و ایشان شتر بانی کرده فردا از انبقات خود و مالده  
در وقت نیامده به بیت ما رفت آنسر و صلعم که در جنگ دندان مبارک شمشیر شده بود چون معاوم  
بوده که از رزق شتر سده و دندانه های تور را تمام شکسته بودند چون پیغمبر صلعم و عبید  
نمودند که خیر مرا را پس رسانیده بگوئید که است مرا را کند امیر المومنین عمر در ایام  
حضرت یا امیر المومنین غنی رضی الله عنهما فرقه مبارک را نزد او میسر برود و درخواست  
و عاقبت است نمودند گویند که بدعا می ایشان حق تعالی ببرد و موی گو سفندان قبیله رجبیه و لفر

که در مسجد قبیلہ القدر گوشتند ان داشت انماست بجز علم نبوت و کفایت الشیطان در  
 شواهد النبوة چنین مسلم است که در آنجا بجا آن که از رفته بود و علت نمود اصحاب دی خواستند  
 که قبر نکند بکنه رسیدند که قبر دی در آن کند بود و در آنجا ساخته شد که کفن سازند و در  
 جوار آن دی جاها یافتند که دست بامت بنی آدم بود و در آن کفن ساخته و در آن قبر دفن کردند  
 و صاحب کشف المحجوب و تذکرۃ الاولیاء چنین آورده اند که اولیس نزد امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ  
 آمد و بوقت الشیطان و صفین حرب میگرد و تاشید شد و تاریخ وفات الشیطان بقبول اولی رسوم رسالت  
 سال سبست و در هجری و بقول ثانی در سال سی و هفت هجری بود و امام عبد اللہ ربیع رحمہ اللہ  
 در روضۃ الریاحین هر دو قول را مذکور ساخته

### حضرت حسن بصری رحمہ اللہ

کنیت الشیطان ابو سعید است الشیطان گوهر فروش بود و ازین جهت حسن لولوی نیز میگفتند  
 و از کبار تابعین اندامیر المومنین عمر را با صدوسی کس از اصحاب رضی اللہ عنہ دیدند که در آنجا  
 از حوالی ام سلمہ بوده رضی اللہ عنہا نقل است که از الشیطان سوال کردند که مسلمانی چیست و مسلمانی  
 چیست گفتند مسلمانی در کتاب است و مسلمانان در زیر خاک و بگریسیدند که ای شیخ و لها می ما  
 خفته است که سخن تو در آنما اثر نکند چه کنیم فرمودند کاشکے خفته بودی که چون خفته را جنبای  
 بیدار شود و لها می شمارده است که هر چند جنبانید بیدار نمیشود و ولادت الشیطان در سال سبست  
 یک هجری بوده و مدت عمر شریف الشیطان هشتاد و نه سال وفات در پنجم رجب سال یکصد و ده  
 هجری و قبر الشیطان در بصره که سابق آباد بود و نزدیک به بصره که الحال آباد است واقع شده

### قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم

از کبار تابعین اند و یکی از فقهای سبعة مدینہ و در خانه عمه خویش حضرت عائشہ صدیقہ رضی  
 تربیت یافته اند و بی بن معاذ فرموده اند که در مدینہ پیچ کیے را افضل ترا از قاسم ندیدم و از زیارت  
 مرویست که پیچ کیے را عالم ترا زوی ندیدم و از عمر عبد العزیز رحمہ اللہ منقول است که اگر عالم خلافت  
 باختیار من می بود بقاسم می گذاشتم وفات الشیطان در سال یکصد و هفت هجری بوده و بقول  
 یکصد و هشت و بقول دیگر صد و دوازده و صد و دویز گفته اند

## حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کو فی رضی اللہ عنہ

کہنت الشیاء ابو حنیفہ است ولقب امام اعظم ونام ثمان و ہون ثابت و الشیاء ابو تابعین اندو  
 امام اول انداز ائمہ اربعہ و امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ محبت داشتند و ہفت کس از صحابہ کبار  
 ویدہ اندو از الشیاء حدیث روایت کردہ اند انس بن مالک جابر بن عبد اللہ عبد اللہ بن  
 انس عبد اللہ بن ابی اوفی عبد اللہ بن حرث بن حر بن عبدی معقل بن بسیر و اثلہ بن اسقع  
 رضی اللہ عنہم و استاد علم فضیل و عیاض و ابراہیم اوہم و بشیر عافی و داؤد طائی بودہ  
 رحمہم اللہ و صاحبین نیز شاگرد الشیاء اند کہ امام ابو یوسف و امام محمد باشند صاحب کشف المحجوب  
 و ترقین الشیاء امام امامان و مقتدا ی سنیان شرف فقہا و غر علمائے نوشتہ اند گویند ہر گاہ  
 بطواف روضہ رسول صلعم میرفتندی گفتند السلام علیک یا سید المرسلین جواب بے آید  
 و علیک السلام یا امام المسلمین و یحیی بن ساعدی از می رحمہ اللہ گوید کہ پیغمبر صلعم را بخواب دیدیم  
 گفتیم یا رسول اللہ این اطلبک یعنی کجا جویم ترا قال عند علم ابو حنیفہ فرمودہ کہ نزد علم ابو حنیفہ و  
 خواجہ محمد یار سادہ فصول سنہ نوشتہ اند کہ وجود امام اعظم رضی اللہ عنہ بزرگ ترین منجزات  
 پیغمبر است صلعم بعد از قرآن مجید مذہب او مذہبی است کہ عیسی علیہ السلام بعد از نزول چل  
 سال موافق آن مذہب حکم خواہند کرد و گویند کہ در آخر بار بطواف خانہ کعبہ رفتند شبی بر یکا ایستادہ  
 نصف قرآن را بر یک پای و نصف دیگر را بر پامی دیگر ختم نمودند و گفتند کہ ما عرفناک حق معرفتک  
 و لکن عبدناک حق عبادتک ہا تھی آواز داد کہ ای ابو حنیفہ شناسختی مرا انچہ حق شناسختی بودہ  
 عبادت کردی مرا انچہ حق عبادت کردی بود پس آمرزیدم ترا تا با جان تو آوردہ اند کہ رسول  
 صلعم آب دہن مبارک خود را با انس بن مالک با نیت سپردہ بودند کہ این را با ابو حنیفہ  
 خواہی رساند و آن در لب انس رضی اللہ عنہ آبلہ شدہ بود تا در ایام طفولیت با امام اعظم  
 رضی اللہ عنہ رسانیدند نقل است کہ امام سنیان رضی اللہ عنہ ہر شب ہزار رکعت نماز میکرد  
 و ماسی سال نماز بابد اورا بطہارت نماز خفتن گزاردہ بودند آوردہ اند کہ تا امام اعظم رضی اللہ عنہ  
 در حالت حیات بودند با آنکہ مدت سی حضرت نام شافعی رضی اللہ تعالیٰ چہار سال گذشتہ بود  
 و از مادر متولد نہ شدہ بود و در ہمان شب کہ حضرت امام شافعی تولد نمودند ولادت حضرت امام اعظم

ہندوستان کا پہلا  
 مفت مدارس  
 نظام صیانت  
 و زبان ہندی  
 رضی اللہ عنہ آید  
 کہ پیغمبر صلعم  
 علیہ السلام آن کی  
 اتنی قدر دعا یوں  
 فی اوقات خاصہ نماز صلعم  
 کہنت ابو حنیفہ  
 پیغمبر صلعم  
 وقت امام ابو حنیفہ  
 رضی اللہ عنہ و  
 و بیعت در شبانہ  
 جوئے در نصف  
 شوال و بیعت در شب  
 مجید صلعم کا  
 فی از سنیان کا  
 نہادی بہتر

رضی اللہ عنہ در سال ہشتاد و ہجری و مدت عمر شریف ہفتاد و سال بودہ و قبر ایشان متصل شہر بغداد گنہ است

### حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو عبد اللہ است و نام مالک و ہون بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ و ایشان در جمیع علوم دینی امام دوم از ائمہ اربعہ و استاد امام شافعی اند رحمہم اللہ ولادت ایشان در سال نو و پنج و بقولے نو و چہار و بقولے نو و ہفت ہجری بودہ و وفات در ربیع الآخر سال یک صد و ہفتاد و نہ ہجری روے دادہ و قبر ایشان در بقیع غرقہ است

### حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو عبد اللہ است و لقب شافعی و نام محمد و ہون بن ادریس ز قبیلہ قریش اند و نسب ایشان بہشت واسطہ از جانب پدر عبد المطلب بن ہاشم کہ جد رسول صلعم اند میرسد و نام مادر امام شافعی ام محسن است و ہی نبت ہمزہ بن القاسم بن نذیر بن حسن بن علی ابن ابی طالب ایشان قرشی ہاشمی علوی فاطمی اند و امام سوم اند از ائمہ اربعہ تا در مدینہ بودند پیش امام مالک کسب علوم مینمودند بعد از آنکہ بعراق آمدند با امام محمد بن حسن شاگرد امام اعظم صحبت داشتند استفادہ نمودند ولادت ایشان بفرہ و بقولے و مستقلان و بقولے در مناساں یکصد و پنجاہ ہجری واقع شدہ و وفات روز جمعہ سلح ماہ رجب سال دو صد و چہار روے دادہ و قبر ایشان در قرائہ مصر است گویند در ہفت سالگی حفظ قرآن نمودند و در پانزدہ سالگی فتویٰ میدادند سفیان ثوری رحمہ اللہ فرمودند کہ اگر عقل شافعی وزن کردندی با عقل یک نیمہ خلق عقل اورا جی آمدے

### حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو محمد یا ابو عبد اللہ است و نام محمد و ہون بن محمد بن حنبل امام چہارم اند از ائمہ اربعہ و شاگرد امام شافعی اند ولادت ایشان بہ بغداد است در سال یکصد و ہشت و چہار ہجری و مدت عمر ہفتاد و نہ سال وفات ہم بہ بغداد وقت پاشت روز جمعہ دوازدم ربیع الاول در سال دو صد و چہل و یک ہجری روے دادہ و قبر ایشان نیز در بغداد است گویند چون

در ابتدا معتزله علیه نمودند و امام را کنار شرط تکلیف کردند که قرآن را مخلوق گویند پس بسبب این خلیفه  
بروند و سرنگ برادر سراسر خلیفه بود گفت ای امام زنها که مردانه باشی که وقتی من زدی کردم  
بشمار چه بگویم زنم قرار نه نمودم تا عاقبت ربائی یافته منم منم که در باطل چنین صبر کردم تو که بر حق  
اولی تر باشی امام احمد فرمودند که این سخن باری بود مراد ایشان را با وجود کبر سن بعقابین  
کشیدند و هزاران زنانه زدند که قرآن را مخلوق بگوئی نگفتند و در آن میان تبند از ایشان  
کشاده شدند و دستهای ایشان بسته شده بودند و دست از غیب پدید آمد معتزله  
چون این بران بدیدند را کردند و هم از آن آزار برست حتی پیوستند در حالت نزع بدست  
اشاره میکردند و بران میگفتند که نه هنوز نه هنوز پس ایشان گفت پدر اینچه حالت است فرمودند  
وقتی با خطر است چه جای سوال است بدعا مدد کن که از حاضرانی که برالین اندکی ابله است  
که در برابر ایستاده و خاک او بار بر سر میزنند و میگویند که ای احمد جان و ایمان بردی از دست من  
و من میگویم نه هنوز نه هنوز تا یک نفس ماره است جای خطر است نه جای امن و چون وفات  
کردند جنازه ایشان را برگرفتند مرغان می آمدند و خود را بر جنازه میزدند تا چهل هزار که وجود و تر  
مسلمان شدند و زمار می انداختند و فرمودند و لا اله الا الله محمد رسول الله میگفتند

### حضرت امام ابو یوسف قدس الله سره

نام ایشان یعقوب بن ابراهیم اصل ایشان از کوفه است شاگرد امام مسلمین حضرت ابو حنیفه  
کوفی اندر صلی الله عنه و حضرت امام اعظم ایشان را ستایش میفرمودند و آل ایشان را قاضی القضاة  
خواندند و با وجود آنکه قبضه اشتغال داشتند هر روز دو صد رکعت نماز نافله میگذاردند منقول است  
که در وقت رحلت میفرمودند که هر چه فتوی دادم برگشتم الا آنچه موافق کتاب و سنت  
رسول خداست صلی الله علیه و سلم وفات ایشان در سبت و هفتم رجب سال یک صد  
و هشتاد و دو هجری و مدت عمر هفتاد و سه سال و مقبره در بغداد است

### حضرت امام محمد شیبانی قدس سره

نام پدر ایشان حسن است از ولایت شام بعراق آمدند و در واسطه متوطن گشتند و در اینجا  
امام محمد متولد شدند و در کوفه نشو و نمایافته اند پدر ایشان از اهل ابود و حضرت امام محمد شاگرد رشید

حضرت امام اعظم اندر رضی اللہ عنہ و علم حضرت امام اعظم را ایشان در عالم منتشر کردند امام ابو یوسف و ایشان را صاحبین و امامین میگویند صاحب تصانیف مشہور بودند امام شافعی رحمہ اللہ شاگرد ایشانند سلطان المشائخ و مقلد حضرت گنج شکر میگویند کہ امام شافعی در کتاب امام محمد میرفتند و میگویند کہ اگر بگویم قرآن بعزت محمد بن حسن نازل شده است رواست ہر آنی می توانم گفت بواسطہ فصاحت وی و وفات ایشان چہار دہم جمادی الآخری در سال یکصد و شستاد و نہ ہجری بودہ و قبر در ری است چون ذکر ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کہ بمنزلہ چہار عنصر دین اند و استقامت مذہب حق اہل سنت و جماعت بسبب وجود شریف ایشان است و ذکر امامین تمام شد شروع در ذکر اولیای کبار کرد اگر چہ در نفحات الانس و کشف المحجوب و تذکرۃ الاولیاء و دیگر کتب احوال ایشان تفصیل مذکور است لیکن سلسلہ سلسلہ ظاہری شد تا بر آن این فقیر ہر سلسلہ را جدا جدا بیان نمی نماید و بعضی از مشائخ متقدمین کہ سلسلہ ایشان مسبوع نہ شد در فصل علیہ ذکر خواهد نمود انتشار مریدان بمشائخ بستہ طریق است کی بخرقہ دوم بنالین سوم بصحبت و خدمت و تادب بان و خرقہ دوست خرقہ ارادت و آنرا جز یک شیخ روا بنا شد و دوم خرقہ تبرک و آن از مشائخ بسیار بحیث برکت گرفتن روا باشد

بیان سلسلہ متبرکہ علیہ عالیہ قادریہ کہ منسوب است بحضرت غوث الثقلین شاہ عبدالقادر و مریدان سلسلہ علیہ را بعد از آنحضرت قادریہ می نامند و بالاتر ایشان تا حضرت سید الطائفہ جنیدی می خوانند

**حضرت شیخ معروف کرخی قدس سرہ**

کنیت ایشان ابو محفوظ است و نام پدر ایشان فیروز و بقولے فیروزان و بعضی گفته اند معروف ابن علی الکرخنی و با والدین در دین ترسا بودند بہر دست امام علی بن موسی الرضا رضی اللہ عنہ مسلمان شدند و در مذہب امام اعظم بودند حضرت امام علی بن موسی را با ایشان کمال عنایت و محبت بودہ و آنچه یافته اند از تربیت و برکت خدمت امام رضی اللہ عنہ بودہ و در بار امام میکرده اند صاحب تذکرۃ الاولیاء گوید اگر عارف بودے معروف بنودی و با داؤد طائی کہ در علم شاکر و ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ و در طریقت مرید حبیب راعی است صحبت داشته اند و حبیب راعی مرید سلمان فارسی رضی اللہ عنہم نقل است کہ یک روز طہارت ایشان شکست

در حال تنجیم کردند گفتند انیک و جله تنجیم چرا میکنند فرمودند که تواند بود که تا آنجا برسم بے وضو  
 بمیرم گویند برادر امام رضا رضی اللہ عنہ روزی مردم اندوہام کردند و پهلوسے معروف  
 قدس سره شکستند بیمار شدند سری سقطی گفت مراد صیغے کن گفتند پیش از آنکه بمیرم  
 پیرا بن مرا الصبد قدسہ کہ میخواہم از دنیا بیرون روم برہنہ چنانکہ آمدہ بودم لاجرم در تجربہ مبتلا  
 نداشتند صاحب کشف المحجوب گفتہ اند کہ معروف مناقب و فضائل بسیار است و اندر  
 فنون علم مقتداے قوم بودہ است و حضرت شیخ معروف فرمودند علامت جو احمد روان  
 ستہ چیز بودیکہ وفایہ بخلاف دیگر ستایش بیچو دود دیگر عطاسے بی سوال وفات ایشان  
 دوم محرم سال دوصد و پنجاہ ہجری بودہ و قبر در بغداد است بدعا کردن و زیارت بد آنجا رونما  
 محراب است ہر کہ دعا کند مستجاب شود

### حضرت شیخ سری بن الفطرس سقطی قدس سرہ

کنیت ایشان ابو الحسن بہت و مرید حضرت شیخ معروف کرخی و مقتداے زمان و شیخ وقت  
 و امام اہل تفرق و در اصناف علم کامل بودہ اند ایشان فرمودند مردانست کہ در میان بازار  
 بحق مشغول باشد و خرید و فروخت نماید و یک لحظہ از اللہ تعالی غافل نباشد و نیز فرمودند  
 قوی ترین قوتہا آنست کہ بر نفس خود غالب آئی و فرمودند ادب ترجمان دل بہت و فرمودند  
 ہر کہ عاجز آید از ادب نفس خویش از ادب غیر عاجز تر بود و فرمودند کہ پنج چیز است کہ قرار  
 نگیرد در دل اگر دوران چیز دیگر بود خوف خداے در جا بجاے و دوستی بجاے و حیا  
 از خداے و انس بجاے و فرمودہ اند کہ خلق آنست کہ خلق را نہ بخانی دمی فرمودند کہ ہر روز چند بار  
 در آئینہ می نگرم از بیم آنکہ مباد از شوئی گناہ رویم سیاہ شدہ باشد سید الطائفہ شیخ  
 جعید فرمودند کہ سچکس را در عبادت کامل تر از سری سقطی ندیدم کہ دود و ہشت سال  
 نگذشت کہ پهلوی بر زمین نہ نہاد و مگر در بیماری مرگ و ہم فرمودہ اند کہ وقت رحلت گفتہ  
 مراد صیغے کن فرمودای جنید مشغول مشو بسبب خلق از صحبت خداے تعالی گفتہ ام این سخن  
 اگر پیشتر میگفتی با تو صحبت نمیداشتم وفات ایشان با دوسہ شنبہ سوم باہ رمضان  
 سال دوصد و پنجاہ ہجری بودہ و قبر در شونیزہ بغداد است۔

## حضرت شاه سید الطائفة شیخ جنید بغدادی رحمه الله

کنیت ایشان ابوالقاسم است و لقب سید الطائفة و طاووس العلماء و قواریری و زخاج و خزاز و  
 قواریری و زخاج از آن گویند که پدر ایشان محمد بن جنید باشد آنگینه فروختی و الی سید الطائفة  
 از نهادند بوده اند و مولد شاه سید الطائفة به بغداد بوده مذہب سفیان ثوری است و  
 مرید کامل و خواهرزاده شیخ سری سقطی اند مرجع مشائخ کبار مطلق مساوات و انداز برحق اوق  
 و اسرار سلطان طریقت پیشوای اہل حقیقت مقتداے زمان او تا دوجہان و از آنم و مساوات  
 این قوم بوده اند و با حارث تماسبی محمد قصاب صحبت داشتند و رویم و ابوالحسن نورے  
 و شبلی و خزاز و غیره و مشائخ جمیع سلسلہ نسبت با ایشان و بست گفتند و منسوبان ایشان را  
 جنید یہ خوانند و ازین حجت ایشان را سید الطائفة امام ائمہ گویند سخن ایشان در طریقت حجت  
 و سچایی از مشائخ متقدمین و متاخرین بر ظاہر و باطن ایشان انگشت توانست نہایت قبول ہمہ بود  
 و بناے طریقت ایشان بر صحت و معنی صحو و سکرا صاحب کشف المحجوب تفصیل بیان کرده اند  
 روزے از سری سقطی پرسیدند کہ پیچ مرید را در جہ بلند تر از پیر باشد گفتند بل بر ہا از این  
 ظاہر است جنید را در جہ فوقی در جہ من است خلیفہ بغداد و در جہ من است ای بی ادب تو گفتم  
 من بی ادب نباشم کہ نیم روز با جنید صحبت داشته باشد از وی ادبی نیاید و شیخ ابو جعفر حداد  
 گفته اند اگر عقل مردی بودی بصورت جنید بودی کہ میند کہ سترت جنید سی سال از خفتن  
 گذارده بر پانی با سنداوی و اصبح اللہ گفتی پس ہم باہر از سر نماز یاد و گذاردی میفرمود  
 خدای تعالی سی سال بزبان جنید با جنید سخن گفت و جنید و بیان نہ و خلق را خبر نہ میفرمودند  
 کہ باب از زلم شد بود و گفتیم آئی و نہ باز دہندہ بشنیدم کہ باہنید اول بدان را بود ایم تا باہانے  
 تا بویا بینوا ہذا ناغیہ باہانی نقل است کہ کمی از بزرگان رسید و حل علم ہم با جواب دین شد و شیخ جنید  
 حاضر شخصہ فتویٰ در آورد و زول سلم فرمودند جنید فتویٰ دہ گفت یا رسول اللہ تو فاضل فتویٰ  
 باہنگیری چون ہم نفس فرمودند کہ چند انکہ انبیاء ہمہ امت خود مباحات بودہ را با جنید  
 مباحات است حضرت شیخ فرستاد و جدہ ہرگز نمی فرمودند و با ظاہر و باطن بہ شرع شریف  
 آراستہ بودند نقل است کہ روزے سخن میگفتند مریدے غرہ بزاد را از ان منع کردند



و برنجایند و فرمودند اگر بار دیگر غره زنی ترا مجبور کرد و انتم پس ایشان باز تسبیح بخن شدند و آن  
 جوان خود را نگاه میداشت تا حال بجای رسید که طاقتش نماند و پاهای او را دیدند  
 در میان خلق خاکستر شده بود نقل است که در لفظ او روزی و زودی را او نجات بود و دیدند و رفتند  
 و پاسبان روز را بوسیدند مردم ازین سوال کردند گفتند نه از رحمت بروی باد که در کار خود مرد  
 بوده است و چنان آن کار را کمال رسانید که سر در سر آن کار کرد و نقل است که در مجلس حضرت  
 شیخ کی برخواست و گفت دل کدام وقت خوش بود فرمودند آنوقت که او در دل بود و بهم  
 حضرت شیخ جنید فرمودند که مرد بسیرت مرد آید نه بصورت و بهم فرموده اند که هر که  
 شناخت خدا را هرگز نشاء و نبود و فرموده اند که وقت چون فوت شود آنرا هرگز نتوان  
 یافت هیچ چیز عزیز تر از وقت نیست و فرموده اند جو آنرو که آنست که بار خورشید بر خلق  
 نهی و هر چه داری بدی و فرمودند خلق چهار چیز است سخاوت و آلف و نصیحت و شفقت  
 شفقت آنست که بطوع ایشان و بهی و آنچه طلب میکند و منت بر ایشان نهی که ایشان قضا  
 آن ندارد و بخنی نگویی که ایشان ندانند از حضرت شیخ پرسیدند که صحبت با که داریم فرمودند  
 با کسی که هر سیکوی که با تو کرده باشد بروی فراموش بود پرسیدند هیچ چیز نیست فاضل تر  
 از زیستن فرمودند اگر سیتن برگه سیتن پرسیدند بنده کیست فرمودند آنکه از بندگی کسان آزاد  
 بود پرسیدند راه بنده چگونه است فرمودند و نیار ترک گیری یافتی و خلاف کردی بحق  
 پیوستی نقل است که فرمودند شی به نماز مشغول بودم هر چند همه کردم نفس من مراد یک  
 سوره موافقت نمیکرد و هیچ تفکر دیگر توانستم کرد و دل تنگ شدم خواستم از خانه بیرون آیم چون  
 در کشتادم جوانی دیدم خود را در گلیم پیچیده و بر در سراسر سرور کشیده چون مرا دید  
 گفت تا ازین زمان در انتظار تو بودم گفتم تو بودی که مرا بقرار ساختی گفت آری مسئله را  
 جواب ده چگونگی در نفس که هرگز در داود و داود و داود و داود گفتم آری چون مخالف  
 به او خود گفت در داود و داود ای او که دو چون این گفتم سرگرم بیان برد و گفت آ  
 نفس چندین بار از من بهین جواب شنیدی اکنون از جنید بشنو برخواست و پرفت  
 من ندانستم که از کجا آمد و کجا رفت و فات ایشان روز شنبه است و سفرم رجب



گفت ای سپهر لقیّت و حقیقت این معانی را با ما موجب هدایت جمعی گرد و فرمودند این معانی را لازم است که هر نفس را نفس آخر شمارند و با اتفاق و نفس آخر مشغول بقضاء الله فیصل است از تلفظ بکلمه لا اله الا الله چرا که تواند بود که در نفی پیش از تلفظ لفظ الله نفس منقطع شود و جوان گفت ارید علی من هذا یعنی و حبی ازین بهتر نمیخواهم فرمودند که لازماً برای نفی غیر است و من غیر منتهی بهیم با تفسیر کنم جوان گفت ارید علی من هذا فرمودند که درین طریق متابعت صدیق اکبر کرده ام رضی الله عنه چنانچه گویند که رسول صلعم محبت غذا سه مرتبه اصحاب را بداد و اول بول امیر فرمودند و صدیق رضی الله عنه در هر مرتبه جمیع اموال خود را در راه حق و در رسول صلعم و در هر بار می پرسیدند که چه گذاشتی برای عیال خود صدیق رضی الله عنه و در مرتبه اول گفت اولاد من از دو حال بیرون نیست صالح اند یا طالح اگر صالح اند حق تعالی بنده را صالح را ضایع نخواهد گذاشت و اگر طالح اند مرا بنشان چه کار و در مرتبه دوم گفت گذاشتم برای ایشان سوره واقعه را که بعد از مغرب بخوانند و در مرتبه سوم گفت عمر رضی الله عنه اگر روزی بر ابوبکر سبقت تو انجم کرد ام روز نخواهد بود و در آن روز عمر را بدر بود و ابوبکر رضی الله عنه فقیر عمر رضی الله عنه نصف اموال خود را داد و صدیق رضی الله عنه تمام را چنانچه گویند که آنحضرت صلعم در آن روز جبرئیل را بصورت شخصی دیدند که دیفت خرما پوشیده بود چون از سببان پرسیدند گفت یا رسول الله صلعم امروز جمیع مال من را بکس متابعت ابوبکر صدیق لیفت خرما پوشیده ناگهان دیدند که ابوبکر رضی الله عنه پیداشد با نه لیفت خرما پوشیده بوریای کنه و دستار می و پیرایه که در برش بود بر سر برداشته می آید و در آن روز غیر ازین در بساط صدیق چیز نبود و رسول صلعم پرسید زبانا ابوبکر براسه عدال چه گذاشتی درین بار که مرتبه آخر بود گفت الله جوان گفت ارید انلی من هذا حضرت شیخ شجاعی گفتند ای جوان و حبای خوب گفتیم اما صمت تو بس عالی است بهتر ازین با تویم فرمود که اختیار این طریق موجب امر الهی است که در قرآن مجید آمده قل الله ثم ذرهم فی خودنهم لیعبون یعنی بگو ای محمد الله بس بگذارد آنها را در شغل آنها که بازی میکرده باشند جوان گفت جسی جسی یعنی بس است بس است بمن و نوره نزد و جان بداد

مدعیان از مشاهده این حال شبلی و عوی خون نمودند شیخ شبلی گفتند روحی کشش کرد پس  
تعالیه و مشتاق شد فریاد کرد و خوانده شد پس اجابت کرد پس صییت گناه من مدعیان از  
و عوی گذشتند و ایشانرا مغدور داشتند نقل است که حضرت شیخ پرسیدند که اگر مالاکرمین که  
بود فرمودند آن بود که وقتی گناه کسی را آفرزیده باشد هرگز کسی را بآن گناه عذاب نکند که گناه است  
که من فلان دوست و بنده خود را بیا فرزیدم

شیخ عبدا الواحد شیمی قدس الله سره

کنیت ایشان ابو الفضل است و نام پدر ایشان عبدالعزیز بن حرث بن اسد از بزرگان این  
طائفه علیه واکمل مریدان حضرت شیخ ابوبکر شبلی اند قدس الله تعالی سره و فاته ایشان رجادی لآخری  
سال چهار صد و بیست و پنج هجری بوده و قبر ایشان در مقبره حضرت امام غنبل است رحمه الله

شیخ ابوالفرح طرسوسی قدس الله سره

اصل ایشان از طرسوس است مرید شیخ عبدا الواحد شیمی اند و قدوه اولیا زمان دریده  
مشائخ جهان و صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند بوده اند

حضرت شیخ ابوالحسن نیکاری قدس سره

نام ایشان علی بن محمد بن جعفر القرشی النکاری است مرید شیخ ابوالفرح طرسوسی اند و از بزرگان  
مشائخ وقت و مقتدای اهل زمان و صاحب خوارق و کرامات بوده اند و فاته ایشان در محرم  
سال چهار صد و بیست و شش واقع شد

حضرت شیخ ابوسعید مبارک قدس سره

نام ایشان مبارک بن علی بن حسین المخزومی است سلطان الاولیاء و برهان الاقیاء و قدوه  
عارفان و قبله سالکان پیر طریقت و ائمه اسرار حقیقت جامع علوم ظاهر و باطن و صحبت دایر  
نضر علیه السلام و جنلی المذهب و مرید شیخ ابوالحسن نیکاری و پیر خرقه حضرت قطب ربانی محبوب  
سجانی شاه فی الدین عبدالقادر جیلانی اند رضی الله عنه از حضرت غوث الثقلین منقول  
است که در ابتدای حال با خدای تعالی عهد کرده بودم که بنحرم تا نخورم تا نیا شامم  
تا نیا شامم چون چهل روز بگذشت شخصی آمد و قدری طعام بگذاشت و برفت نزدیک بود که نفس

از رنگی بالای طعام افتد گفتم واللہ از عمدی کہ با خدای خود بستم بزگردم ناگاه از باطن خود آوازی شنیدم کہ کسی بہ آواز بلند میگفت الجوع الجوع حضرت شیخ ابوسعید خضرمی بر من مگذاشت آن آواز بشنیده گفتم عبد القادر این چیست گفتم این اضطراب نفس است اما روح بر قدر خود است و در مشاہدہ خداوند خود گفت بخانہ ما بیا و برفت من گفتم ہم بیرون نخواہم رفت ناگاہ ابو العباس خضر علیہ السلام در آمد گفت برخیز و پیش ابوسعید رو فرستہ دیدم کہ ابوسعید بر در خانہ ایستادہ انتظار من میکشید گفتم ای شاہ عبد القادر انجمن ترا گفتم پس نبود کہ خضر را نیز بایستی گفت پس مرا بخانہ در آور و طعامی کہ میا کرده بود بفرستہ در دہان من می نهاد تا سیر شدم و بعد از آن مرا خرقة پوشانید و صحبت او را لازم گرفتہ بنامی مدرسہ باب الانزخ کہ بحضرت غوث الثقلین است ایشان کرده اند و در حیات بحضرت غوث اعظم داده بودند چنانچہ قبر مبارک حضرت غوث اعظم در همان مدرسہ است وفات حضرت شیخ ابوسعید الخضرمی در سنہ ۵۰۰ و سیزده ہجری واقع شد

### حضرت شیخ حماد و عباس قدس سرہ

کنیت ایشان ابو عبد اللہ است و نام حماد بن مسلم و عباس و دو شاب فروش را گویند پیر صحبت حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ از شلخ کبار و عارف اسرار و مقتدای وقت و صاحب کرامات عالیہ بودہ اند و با وجود آنکہ امی اند حق تعالی علم لدنی را بایشان کرامت فرمودہ بود و دوازده ہزار مرید کامل داشتند بہتر و مترہمہ مرید شیخ عبد القادر جبلی اند رضی اللہ عنہ نقل است کہ روزی شیخ حماد میفرمودند مراد دوازده ہزار مرید است و ہر شب ایشان را یاد میکنم و حاجات ایشان را از خدای تعالی میخواہم و ہر کہ از ایشان بگناہی مبتلاست درخواست میکنم یا در آن ماہ توفیق توبہ دیدہ یا از جہان بیرون برو تا دیرے در گناہ نماند حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ در انجا حاضر بودہ گفتند اگر حق سبحانہ تعالیٰ مرا منزلتی پدر از و درخواست کنم کہ مریدان من تا قیام قیامت بی توبہ نمیرند و من بدین ضمان ایشان بیا شیخ حماد گفتند کہ حق سبحانہ تعالیٰ مرا مشاہدہ نمود انچہ او از خداوند خود است حق تعالیٰ قبول کرد و نقل است کہ حضرت غوث اعظم جوآن بودند و در صحبت حضرت شیخ حماد میفرستند

روزی بادی تمام در مجلس شیخ نشسته بودند چون بر ناسته بیرون رفتند شیخ حماد فرمودند  
این آجی راقدمی است که در وقت او بر گردن همه اولیا خواهد بود هر آئینه مامور شود بآنکه بگوید  
قدیمی بذه علی رقبه کل ولی الله هر آئینه آنرا بگوید و همه اولیا گردن نهند و قات شیخ حماد  
در ماه رمضان پانصد و بیست و پنج حجری قلع شده

حضرت غوث الثقلین شاه محی الدین سید عبدالقادر حسنی الحسینی رضی الله عنه  
کنیت ایشان بابوشاه شایخ اندر طریقت و امام اکبر اندر شریعت و محبوب ربانی ابو محمد است و نام شریف  
آن پیر زمانه سرور عارفان یگانه شرف زبا و فخر عباد قطب صداتی عبدالقادر و دهبان بی صالح  
سنوسی جنبلی دوست بن ابی عبداللہ بن یحیی زاید بن محمد بن داؤد بن موسی الجون بن عبد  
محض بن حسن شنی بن حسن بن علی مرتضی رضی الله عنهم و حسنی و حسینی از ان جهت گویند که پدر عبد الله  
محض حسن شنی بن حسن بن علی مرتضی است رضی الله عنهم و مادر عبد الله محض فاطمه بنت حسین  
بن علی مرتضی است رضی الله عنهم دیگر آنکه والدہ ماجدا آنحضرت نیز حسینی بوده اند و لقب  
محی الدین اسباب سبب تعلق آنحضرت بحی الدین آنست که فرموده اند روز جمعه از بعضی سیاحت  
به بغداد می آمدیم ناگاه به بیماری نحیف البدن متغیر اللون بگذشتم مرا گفت السلام علیک یا عبدالقادر  
جواب سلام باز دادم گفت نزدیک من آئی نزدیک اورفتم گفت مرا به نشان او را نبشاندیم جدا او  
تازه شد و صورت او خوب گشت و رنگ او صاف گردید از و ترسیدیم گفت مرا می شناسی گفتیم  
گفت من دین جد تو ام ضعیف شده بودم چنانکه دیدی مرا خدا می بخشد که تو زنده گردانی  
محی الدین او را بگذاشتم و بمسجد جامع رفتم شخصی خلیل پیش پای من نهاد و گفت یا شیخ محی الدین  
نماز بگذارد و مخلق از هر طرف بر من هجوم کردند و دست پای مرا می بوسیدند و می گفتند یا محی الدین  
و لقب آنحضرت در آسمان باز اشهب است چنانکه فرمودند شعر نابعل الافراح الملاو و دو خاطره  
ذنی العلیا و باز اشهب و غوث الثقلین میگویند که تصرف آنحضرت بر جن و انس بوده چنانچه  
آو میان در مجلس آن غوث اعظم حاضر می شدند و اسلام می آوردند و نائب می گشتند و افاده می کردند  
جنیان نیز صف صفت در مجلس حاضر می گشتند و اسلام می آوردند و فائده با حاصل می نمودند  
و آنحضرت می فرمودند که مرا انس را مشایخ است و مرجن را مشایخ است و در ملک و من شیخ کل و من شیخ ابو سعید

عبداللہ بغدادی رحمہ اللہ گفتہ اند کہ عاجزہ داشتیم فاطمہ نام شانزدہ سالہ بالایا م برآمد و بود  
غائب شد بخدمت حضرت غوث الثقلین فرستم و آن قضیہ را گفتم فرمودند امشب در خرابہ کرخ  
کہ محلہ ایست از بغداد بر و ہر زمین دائرہ بکش و وقت کشیدن اترہ بگوی بسم اللہ و علی نبی اللہ  
و دوران نشین چون شب تاریک شود طوائف جن بر تو خواهند گزشت بطور مختلفہ بیج خوف نکنی و  
وقت سحر بادشاہ ایشان باشکر بیاید و از تو پرسد بگویی شیخ عبدالقادر مراد تو فرستادہ است  
و قضیہ دختر با و بگویی راوی گوید چنان کردم جنیان صف صف بصورت مختلفہ میگذشتند و ہر  
یکی نمیتوانست کہ نزدیک دائرہ آید تا آنکہ بادشاہ ایشان براسی سوار باجامعہ از جنیان پیداشد  
و مقابل دائرہ بایستاد و مرا پرسید کہ حاجت تو چیست گفتم شیخ مراد تو فرستادہ است در حال  
از اسب فرو آمد زمین بوسید و بیرون دائرہ نشست و گفت چرا فرستادہ است خبر غائب  
شدن دختر با و گفتم فرمود ما آن دیو کہ دختر را برودہ بود حاضر کنند در حال آن دیو را با دخت  
حاضر کردند گفتند از دیوان چنین است آن دیو گفت ترا چہ باعث شد کہ این دختر را از کتاب  
غوث ربودی گفت مرا خوش آمد و در دل جای کرد فرمود آنرا گردن زنند دختر را بمن داد  
گفتم مثل تو فرمان بردار مر شیخ را ندیدم گفت ما چگنہ مطیع او نباشیم کہ چون او از خانہ بیج اجنہ  
اقصای عالم نظر میکند از مہبت او ہمہ در زار میشوند و چون حق تعالی اقامت قلوب میکند  
او را تمکن بگیرد اندر بحرین و انس و جنلی آنحضرت را بحبت آن گویند کہ اصل آن غوث آفاق  
از ولایت جیل است و ولادت با سعادت آن نیز در آنجا واقع شدہ و آن ملکی است  
و رای طبرستان کہ آنرا جیلان و گیلان و گیل نیز گویند و بعضی گفتہ اند جیل موضعی است  
بر کنار دجلہ یکروزہ راہ از بغداد بطرف واسطہ و نیز موضعی است جیل نام نزدیک مدائن  
بحسب نسبت این دو موضع ہم گیل و گیلانی و جیلانی میگویند اما جامعہ کہ نسبت آنحضرت  
باین دو موضع کردہ اند صاحب روضۃ النواظر کہ از کابر وقت بودند و قول ایشان  
سند است نوشتہ اند کہ قول آنها غلط است و گفتہ اند میتواند بود کہ آنحضرت درین موضع  
چند روز اقامت نمودہ باشند چنانچہ در برج عجمی اما اصل آنحضرت از ولایت گیلانست  
و صاحب تحفہ البلدان آنحضرت را بموضع بستیز کہ از مضافات ولایت گیلان است نسبت کردہ

نسبت ارادت آنحضرت بدانکه ترتیب حضرت غوث الثقلین بپواسطه از روحانیت حضرت رسالت  
پناه محمدی صائم است و پیر خرقه آنحضرت شیخ ابوسعید خرومی و از شیخ ابوسعید اسامی که بالاتبه تربیت  
نموده شده نسبت خرقه پیشین معروف گریخی رسیده بحضرت امام رضا رضی الله عنه میرسد و از اینجا  
از آبای کرام حضرت گذشته به سید امام صلعم میرسد و پیر صحبت آنحضرت شیخ حماد و یاس اند  
رحمه الله و با خضر علیہ السلام بسیار صحبت داشته اند و جنلی مذسب بوده اند و فتویٰ برین سبب  
امام شافعی و امام احمد حنبل گمید و اند شیخ بقای بن بطو گفته اند روزی حضرت غوث اعظم  
بزیارت قبر امام احمد حنبل رفتند پس دیدیم که امام از قبر خود بیرون آمد و آنحضرت را در کنار  
گرفت و گفت ای شیخ عبدالقادر محتاج من بتو در علم شریعت و علم حقیقت و علم طریقت  
کنیت والدۀ مکرمۀ مغظمۀ آنحضرت ام الخیر و لقب و نام آئینۀ الجبار فاطمہ بنت شیخ عبد الله  
صومعی است که از کبار مشایخ گیلان و مقتداے اولیای زمان و مستجاب الدعوات بوده اند  
حضرت مولانا عبد الرحمن جامی نوشته اند که شیخ عبد الله صومعی از روسا و زیاد بوده و در احوال  
احوال عالی و کرامات ظاهر بوده و قتیکه در غضب شدی حق سبحانه و تعالی از برای  
وی زود انتقام کشیدی و هر چه خواستی خدای تعالی چنان کردی و هر چیزی که پیش از تو فرغ  
آن خبر کردی چنان واقع شدی و والدۀ ماجدۀ حضرت غوث الثقلین را بربۀ وافر بود و از خیر و  
صلاح شیخ عبدالرزاق ولد حضرت غوث اعظم فرمودند و قتی که غوث صدیقی از صلب شریف  
پدر برحم لطیف مادر حلول نمودند والدۀ مکرمۀ مغظمۀ الشیخ در سن شصت سالگی که زمان یاس  
بوده اند و این کرامات آنحضرت است والدۀ آنحضرت از کبار نساء عارفات صاحبات و  
اصلات و صاحب مکاشفات بوده اند و ولادت با سعادت غوث اعظم در حیلان اول شب  
ماه رمضان سال چهار صد و هفتاد و دو بقوی هفتاد و یک هجری بوده والدۀ آنحضرت فرموده اند  
که چون فرزندم عبدالقادر متولد شد هرگز در ماه رمضان روز بستان نگرفتم و شیر نخوردم  
یکبار بهال رمضان بحبت ابر پوشیده شده بود و مردم از من پرسیدند گفتم فرزندم امروز  
شیر نخورده است آخر معلوم شد که آنروز از ماه رمضان بوده است و آنحضرت فرمودند  
که در اوائل جوانی چون چشم من بخواب گرم شدی آواز می شنیدم که ای عبدالقادر ترا برآ



خواب نیا فریدیم و چون بکتاب میر رسیدیم آواز ملائکه می شنیدیم که می گفتند بر خیزید و جای دهید ولی  
 خدای را و آنحضرت هیش و سه ساله بودند که از جیلان بفرهاد آمدند و در سال چهار صد و هشتاد و هشت  
 به بغداد رسیدند به تحصیل علوم مشغول گشتند اول بقراءت قرآن بعد ازین بفقہ و حدیث و دیگر علوم  
 دینی و در اندک زمانی بر اقران خود فائق شدند و از همه ممتاز گشتند و در همین سفر اول  
 شصت کس از قطاع الطرق بر دست آنحضرت توبه کرده مرید شدند و در سال پانصد  
 و هشت و یک بمرو و پیغمبر صلعم و حضرت علی کرم الله وجهه که آب و هن مبارک در دهن  
 آنحضرت انداختند بر منبر بر آمده مجلس وعظ نهادند و تا چهل سال در جمیع علوم دینی تکلم می نمودند  
 وقت وعظ می فرمودند که ای اهل آسمان و زمین بیایید و بشنوید سخن مرا و از من چیزی بیاموزید  
 که نایب و وارث پیغمبر صلعم در زمین و درین مجلس خلعتها عطا میشود حق تعالی بر دل من  
 تجلی میکند و قریب هفتاد هزار نفر در مجلس وعظ آنحضرت حاضر می شدند و چهار صد نفر کلام  
 آنحضرت را می نوشتند و هر گاه مجلس می شد از اثر آن کلام حقیقت انتظام و عجب و ذوق  
 و دوستی کس نمی کردند و شیخ ابوسعید قیلومی رحمه الله گفته اند که در مجلس شیخ عبدالقادر مبارک  
 پیغمبر صلعم و پیغمبران و دیگر اهل صلوات الله علیهم و ملائکه و اجنه را صف صفت مشاهده میکردم  
 کتاب غنیة الطالبین و فتوح الغیب تصنیف آنحضرت است علیه مبارک آنحضرت را در کتاب  
 معتبره چنین نوشته اند خیف البدن میانه بالا عرض الصدک کشاده پیشانی گندمگون  
 پیوسته ابرو و آواز آنحضرت بلند بوده و لباس بطریق علما و می پوشیدند گاهی طلیسان  
 و گاهی جامه و دیگر دند که قیمت یک گز آن بیک و نیار بودند یک حبه زیاده و نمی نمودند  
 که نمی پوشش تا نمی پوشانند و نمی خورم تا نمی خوراند و نمیگویم تا نمی گویند و اگر کسی بدید  
 آنحضرت می آورد قبول می نمودند اما غیر از سلاطین و همان لحظه بجا خزان مجلس شصت میفرمودند  
 روزی امام المستجد بالله خلیفه بغداد بخدمت آنحضرت آمده بدیده زربین نهاد فرمودند  
 حاجت نیست الحال بسیار نمود آنحضرت یک بدیده ابدست راست و یک رابست چپ  
 برداشته با هم بشلیدند از آن خون روان شد فرمودند ای ابوالمظفر از خدای شرمنداری  
 که خونهای مردم میخوری و بر خود گرد میکنی و بدان با من برابر می شوی در حال خلیفه

بیوش شد فرمودند بجزت معبود اگر حرمت اتصال او به بنحیه صلعم نبودی میگذشت که آن خون  
 تا خانه او برفت و حضرت غوث اعظم هرگز بجانه پیچ کی از خطا و صاحب شتمی نه رفته اند  
 و بر بساط آنمانه نشسته اند و بحبت ایشان نفطیم فرمودند و چون خلیفه بجانه آنحضرت آمدی  
 اندرون میرفتند و باز می آمدند تا قیام از برای او نباشد و تکلم بخلیفه مبالغه بسیار می نمودند  
 و خلیفه دست می بوسید و آبادانی نشست و می گفت هر چه شیخ فرماید بسبر و چشمه را چون رقم  
 می نوشتند باین طریق که عبدالقادر بنو خنین میفرماید و فرمان او بر تو نافذ است و حکم او مبرا  
 شود و من و بر تو محبت چون رقم بر خلیفه رسیدی بوسیدی و بر سر گذاشتی گویند که هیچکس  
 خوش خلق و شریکین و کریم و مهربان تر از آنحضرت نبوده چنانچه هر یکی از نه نشینان آنحضرت  
 آلمان بروی که از دزدان آنحضرت عزیزتر نیست و هیچگاه جواب سائل را رد نفرمودی و هر ساری  
 که اطباء از علاج او عاجز می آمدند او را بخدمت آنحضرت می آوردند و بجز در سیدن دست مبارک  
 شفای یافت نقل است که دزدی بجانه آنحضرت درآمد نابینا شد و هیچ توانست برود درین اثنا  
 خضر علیه السلام در رسید و گفت یا ولی الله کی از ابدال فوت شده بهر که حکم فرماید بجای او  
 نصب کرده شود فرمودند که در خانه ما شخصی بشکستگی افتاده است بر دوار بیرون آرو بجا  
 آن ابدال نصب کن خضر علیه السلام او را از آن خانه پیش آن یگانه عصر آورد و بیک نظر  
 گیمیا اثر آنحضرت بنیاد دیده بمرتبه ابدالیت رسید چون در آن لقیقه شریف غیر از معرفت  
 و محبت الهی چیزی دیگر نبود پس در حقیقت آن شخص که بدزدی این متاع آمده بود ازین بود  
 که آنحضرت او را بطلب رسانیده اند و محروم و ساخته اند و بمرتبه ابدالیت فائز گردانید  
 گویند که غزل و نصب اقطاب و ابدال و او تا دو سلب حال او لیا بدست ایشان بود  
 هر که را میخواهند غزل نموده بجای او دیگر بر نصب میفرمودند چنانچه یکی از ابدال وفات  
 یافته بود کافر را از قسطنطنیه آورده موی بروت او را گرفته محمد نام گذاشتند و طاق  
 مبارک خود را بر سر او نهاده داخل آن جامع نمودند و روزی یکی از مردان غیب در هوا میرفت  
 چون بر سمت الراس بلند او رسید در دل گذرانید که در شهر بغداد پیچ مروی نیست  
 حضرت غوث اعظم دریافته حال او را از سلب نمودند و آن جوان از هوا بدرگاه آنحضرت افتاد

و با تماس شیخ علی هبتی از تقصیر او در گذشتند تو به کرد باز در سوا پر و از نموده برفت و طریقه آنحضرت  
تمام شریع بوده و اگر کسی را میدیدند که برخلاف شریع شریف عمل میکند حال او را سلب میکرد و ند  
و میفرمودند که امی مردم اگر او ب شریعت نمی بود و هر آینه خبر میکردم شمار آنچه میخوری و ذخیره  
میکنید شما پیش من همچو شیشه اید می بینم آنچه در ظاهر و باطن شماست یکی از اکابر حضرت علیه السلام  
در باب حضرت غوث اعظم سوال نمود فرمود که حق تعالی هیچ ولی را بمقامی نرسانید مگر آنکه  
شیخ را مقامی برتر از ان داد و کاس محبت خود بنجاشاند هیچکس را مگر آنکه شیخ را بهتر گویند و از ان  
از ان داد و عطا فرمود و گفت شیخ عبدالقادر در فراجا بلبست و غوث و قطب اولیای زمان  
خویش و گویند که آن غوث صدای روزی در ریاط خویش مجلس فرموده بودند و عام مشایخ  
قریب صد تن حاضر بودند از انجمله شیخ علی هبتی بود و شیخ نقاشی بن بطوش شیخ ابو سعید قلیومی  
و شیخ ابوالنجیب پسر دردی عم شیخ شهاب الدین سهروردی و شیخ جاکیر و قصب البان  
موصلی و شیخ ابوالسعید و شیخ غراز بطاحی و شیخ منصور بطاحی و شیخ حماد بن مسلم و باس  
و حوایج یوسف بن ایوب سهدانی که میر سلسله خواجگان نقشبندان و شیخ عقیل بن مسیحی  
و شیخ ابوالنوار مغربی و شیخ عدی بن مسافر و شیخ علی بن وهب سنجاری و شیخ موسی بن بامین ولی  
و شیخ احمد بن ابوالحسن رفاغی و شیخ عبدالرحمن طفسونجی و شیخ علی مطرا و شیخ ماجد کردی  
و شیخ ابو محمد قاسم بن عبدالمنصور لصری و شیخ ابو عمر عثمان بن مرزوق و شیخ سدید سنجاری  
و شیخ حیات بن نعیم حرانی و شیخ مرسلان و شیخ عبدالکرم الاکبر العمر و شیخ ابوالعباس  
الجوسقی الصرصی و شیخ ابوالکلیم ابراهیم بن دینار و شیخ مکارم اکبری و شیخ صدق بن ایوی  
و شیخ یحیی دوری قرش و شیخ ضیاء الدین ابراهیم بن ابی عبداللہ بن علی جوینی و شیخ ابوعبداللہ  
و شیخ ابوبکر الحامی المزین و شیخ جمیل و شیخ ابو محمد عبدالحق حریری و شیخ ابو عمر الکلمانی و شیخ ابو حفص  
بن ابی النصر انزلی و شیخ خضر الحمال محمد بن درمائی اتفرونی و شیخ ابوالعباس احمد  
یانی و شیخ ابوالعباس احمد بن العربی و شیخ ابوعبداللہ محمد المعروف النخاص و شیخ ابو عمر  
و عثمان بن احمد شوکی که از جبال اغنیب بودند سیاره و شیخ سلطان بن احمد المزین و شیخ  
ابوبکر بن عبدالحمید شیبانی و شیخ ابوالعباس احمد بن الاستاذ و شیخ ابو محمد بن عیسی المعروف بالکونجی

و شیخ مبارک بن علی الحلی و شیخ ابوالبرکات بن معدان العراقی و شیخ عبدالقادر بن حسن بغدادی و شیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر عطار و شیخ ابوعبداللہ محمد الادانی و شیخ ابوالاعلیٰ و شیخ شہاب الدین سہروردی و شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود الزاز و شیخ ابوالمنان محمود بن عثمان البقال و شیخ عبادالبواب و شیخ عبدالرحیم قادی مغربی و شیخ ابومسعود و عثمان بن مروزر و شیخ تکارم ہنر خالصی و شیخ خلیفہ بن موسیٰ ہنرملکی و شیخ ابوالحسن جوہری و شیخ عبداللہ قریشی و شیخ ابوالبرکات بن صحراوی و شیخ ابوالفتح ابراہیم بن علی اغلب و شیخ غوث رضی اللہ عنہم اجمعین و غیر الشیخان نیز جمیع از مشائخ کبار و راجا بودند و آنحضرت بالائے منبر سخن میگفت و در اثناے سخن فرمودند قدی بذرہ علی رقبۃ کل ولی اللہ شیخ علی ہاشمی بر منبر برآمدہ و قدم مبارک آنحضرت را گرفتہ برگردون نهاد و نہیر دامن آنحضرت در آمد و سائر اولیا گرد نهاد و پیش داشتند شیخ ابوسعید قیلوی گفتہ اند کہ چون حضرت شیخ عبدالقادر فرمود کہ قدمے بذرہ علی رقبۃ کل ولی اللہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ بروں آنحضرت تجلی کرد و رسول صلعم بر دست طاہرہ از ملائکہ مقربین بمحض اولیای متقدمین و متاخرین کہ در انجا حاضر بودند احیا با حسابا و خود و اموات بار و لوح خود خلعتی در آنحضرت پوشانیدند و ملائکہ در جلال الغیب مجلس آنحضرت را در میان گرفتہ بودند و صفہا در نہر الیبتاودہ و بر روی زمین پتہ ولی نماند مگر کہ گردون خود را پست کرد و گویند کہ یک کس از عجم تو اضع نگر حالی ویرا سلب نمودند و ظاہر است کہ ابراہیم ہم دعوی از کمال عنایت بی نہایت آکہ و فرزندے و حمایت حضرت رسالت پناہ نام بود کہ اولیاء اللہ تو اضع نمودند و نہرمان الشیخان را قبول کردند و پتہ ولی با تقدیم بذرہ سیدہ زکریا اللہ یوتیم من لیساء اللہ ذوالفضل انطیمہ و در او اکل حال آن غوث اعظم بعضی از مشائخ گفتہ اند کہ این جہان عجبی را قدری است کہ برگردون چہجہ اولیاء اللہ خواهد بود و از مشائخ کبار اکثری صد سال بیشتر نیز از احوال آنحضرت خبر داده بودند چنانچہ شیخ ابوبکر بن مرار الطابخی قدس اللہ سرہ کہ از کبار متقدمان مشائخ غزواند و صاحب کلمات فائزہ و نہایت فاخرہ بودہ اند و در خواب مرید حضرت صدیق اکبر شدہ بیواسطہ خرقہ از حضرت صدیق رضی اللہ عنہ گرفتہ و فرمودند کہ

از حق سبحانه و تعالی عهده گرفتیم که جسیدی که در روضه من در آید آتش آنرا نسوزد و قبر ایشان  
در بطح است و گوشت یا ماهی که از نزد یک قبر ایشان می بردند هرگز نجسه نمی شد می گفته اند که  
او تادع سابق بهجت کس اند معروف کرخه و امام حنبل و شبر حافی و تصویر بن عمار و خبید بغدادی  
و سهیل بن عبداللہ تستری و شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اسرارهم از ایشان پرسیدند که شیخ عبدالقادر  
کیست فرمودند عجب باست شریف نه در بغداد بود و ظهور او در قرن پنجم است و شیخ ابو محمد اسلمی  
که مرید شیخ ابوبکر بغدادی و از اصحاب مشائخ عراق و صاحب خوارق بلندی و مقامات ارجمند بوده اند  
و قبر ایشان در جداویه است که از دیه های بطح است می فرمودند که شیخ عبدالقادر  
کسی است که تقدیر کرده شود با خیال او و اقوال او و حق قائل جمعی را به برکت  
او بر تبه های عالی رساند و مباحث کند و زقیامت با متهمان سابق و حضرت غوث الثقلین  
مسیح مودند که هر دوی بر قدم بنی میباشد و من بر قدم جد خود صلعم و هر قدر می که جد من بر دامن  
من برانجا نهادم مگر در قدم نبوت که راه نیست و ران خمیر نبی را و این اشارت بر کمال مرتبه  
ولایت و تابعیت و پیروی آنسور است صلعم نقل است از شیخ شریف بن خضر حسن موصلی  
که گفت شنیدم از پدر خود که می گفت سینده سال خدمت حضرت شیخ عبدالقادر  
رضی اللہ عنہ کردم هرگز ندیدم که بکس بر ایشان نشست یا بشد یا خلط و غوسه بیرون  
انداخته باشند جمیع مشائخ وقت را روی ارادت با حضرت بود و امام یافعی گفته اند  
که اکثری از مشائخ مین حضرت غوث اعظم نسبت درست کرده اند و صاحب عین الدین شتی  
و شیخ شهاب الدین سهروردی قدس سرها بلامت آنحضرت رسیده فیض و جمعیت باطن  
حاصل نموده اند نقل است از پیش شیخ عقیل ذکر کردند که جوان عجمی عبدالقادر نام در بغداد  
مشهور شده است فرمودند او در آسمان مشهور تر است از آنکه در زمین از شیخ ابوالخیر امی  
مغربی که از ابله مشائخ مغرب بوده اند بعضی از اصحاب گفتند به بغداد میرویم فرمودند  
چون با اینجا برسید زنها را که ترک ملازمت شیخ عبدالقادر نه نمایند بخدا سوگند  
که در تمام عجم مثل او آفریده نه شده در عراق مثل او دیده نه شده و مشرق  
زمین مباحث میکند با و بر مغرب و علم و کمال او بر تر است از علم و کمالات اولیای دیگر

و چون الشیخ را بہ بنیید سلام من برسانید و بگوئید کہ مرا فراموش نکنید کہ گوئید کہ آنحضرت فرمودہ اند کہ نسبت پنج سال در بیابانہاے بقدیم تجرید در سیاحت بودم و چہل سال بوضوے عشا نماز بامداد گذاردہ ام و پانزدہ سال بعد از ادائے نماز عشا بیک پاسے الیتادہ ختم قرآن میکردم تا سحر شبے نفس من آرزوے خواب کرد و گفت چہ شود اگر یک ساعتی بجہی گفتہ او شنیدم و ہما بجا بیک پاسے الیتادہ ختم قرآن کردم و خواب بصورتے پیش من متشکل شدہ می آمد من غضب بانگ بردی میزد و وقع می شد دی فرمودند چہل چہل روز روزہ میداشتم در میان عراق یازدہ سال در بیج عجمی اقامت میکردم و بسبب فاقہ من از ابراہیم عجمی گونید نقل است از شیخ عبدالرزاق فرزند آنحضرت کہ غوث اعظم میفرمودہ اند کہ مرا بدست کاغذے دادہ شد بمقدار درازے اتنا نظر دیدم کہ نام اصحاب و مریدان من کہ تا قیام قیامت نسبت خود بمن درست خواہند کرد و در انجا ثبت نمودہ اند و حکم شد کہ این ہمہ را بتو بخشیدم نقل است کہ آنحضرت میفرمودند کہ قسم بقرت و جلالت او کہ قدم بر ندارم از پیش پروردگار خود تا روان نکنم مریدان مرا با من بسوے ہشت و آنحضرت فرمودہ اند کہ اگر مرید من در مشرق باشد و من در مغرب باشم و برہنہ شود عورت اورا ہر آئینہ ہوشم از مغرب در مشرق اورا نقل است از شیخ عمران کہ وقتے با آنحضرت عہد من کردم کہ اگر شخصے خود را مرید حضرت بگوید و دست بجیت بہ شما ندادہ باشد و خرقة از شما نہ پوشیدہ باشد ما اورا از اصحاب حضرت سہ شماریم یا نہ فرمودند بلے ہر کہ خود را بمن نسبت کند قبول کند اورا حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ و پیامبر گناہان اورا و از جملہ اصحاب من است نقل است از شیخ عمر بن زکریا کہ آنحضرت می فرمودند کہ نغزید حسین بن منصور عالج و کسی نبود در زمان او کہ دستگیری او کند اگر من بے بودم دستگیری او میکردم ہر کسی کہ از مریدان من باشد و بجز ہر مرکب اورا تا قیام قیامت دستگیری کنم بشارت باد بر کسانیکہ پیر الشیخ عبدالقادر داماد ام الشیخ ابو ضیف و غیب الشیخ محمد رسول اللہ صلعم و خوشا حال آن سعادت مند ان دنیک بختانی کہ با بن سعادت عظمی مشرف شدہ اند و درین درگاہ نسبت ارادت و بندگی را درست

کرده اند امید که این نقیر نیز که از کترین بندگان دنیا زندان این درگاه است تبویح  
 آنحضرت پیر دستگیر در دنیا و آخرت نجات یابد و داخل منسوبان آن درگاه و الا جاہ  
 باشد نقل است کہ آنحضرت میفرمودہ اند ہر مسلمانے کہ بر مدرسہ من گذشتہ است یا روی مرا  
 دین است عذاب گور و قیامت ازو تخفیف کردہ شود و آوی گوید کہ مردے از سہان بر آنحضرت  
 آمد و گفت پدر من وفات یافتہ است اورا در خواب دیدم گفت مراد گور عذاب میکنند  
 بخدمت شیخ عبدالقادر برو و التماس دعا کن شیخ گفت او وقتے بہ مدرسہ من گذشتہ است  
 گفت آری شیخ ساکت شد نہ روز دیگر آن مرد بیاد و گفت پدر خود را در خواب دیدم  
 بنایت خوش و خرم و خلعت سبزے در بر پوشیدہ میگفت کہ عذاب از من برداشتند  
 و این خلعت ببرکت شیخ عبدالقادر بمن دادند بر تو باد کہ ہمیشہ در خدمت حضرت شیخ باشی  
 سعادتمند چشمیکہ آن جمال را دیدہ باشد و دو لقمہ آن گوش کہ آن آواز شنیدہ باشد  
 و طالع مندر شخصہ کہ بر آن مدرسہ گذشتہ باشد شیخ علی بن ہبیتی گفتہ کہ بیچ خرقہ را با برکت تر  
 دیبچ طائفہ را سرفراز تر از خرقہ و طائفہ شیخ عبدالقادر ندیدہ ام و بیچ روزے را مبارک تر  
 از ان روز کہ آن جمال را میدیدم ندیدم یکے از اہل مین گوید کہ غریمت اسلام کردم و در  
 خاطر داشتم کہ پیش بہترین اہل مین باین سعادت مشرف گردم در خواب دیدم کہ حضرت  
 عیسیٰ علیہ السلام می فرمودند بہ لہذا برو برو دست شیخ عبدالقادر اسلام آر  
 کہ بہترین اہل زمین است و شیخ ابو عمرو بن مرزوق رح گفتہ اند شیخ عبدالقادر شیخ و  
 امام ہست ہر کہ درین زمان براہ آئی میرود و حالے بر مقائے باو میدہند پس شیخ عبدالقادر  
 امام اوست و حق تعالیٰ عمدہ گرفتہ است از اولیائے وقت کہ امر او را قبول کنند و بہر فیضی  
 کہ اند سوز مسلم باصحاب میرسد درین زمان از شیخ محمد عبدالقادر باو لیاے وقت میرسد  
 و بہ مراتب جمیع اولیاء اللہ اطلاع دارد و ہمچو کسی را بہر مرتبہ شیخ اطلاع نیست درین طریقہ  
 بیچ کیے را بجز خدا در رسول بروست نیست و آنحضرت میفرمودند کہ میخواستہم در صحرا تا خیمہ ہاشم  
 لیکن حق سبحانہ و تعالیٰ نفع خلق را بمن باز بستہ است و تا حال صد ہزار کس بروست من  
 توبہ کردہ نقل است از شیخ ابو محمد علی کہ گفتہ اند روزی رفقا و نیز پاڑستہ حضرت شیخ عبدالقادر

رضی اللہ عنہ در آمدن و مدتی در خدمت ایشان ماندم چون غزمت مراجعت مصر کردم از آن بیت  
دستوری خواستم مرا وصیت کردند که از هیچ کس چیزی نخواهی دانگشت مبارک خود را در  
دین من انداختند و فرمودند که این را یک و باز گرد بچنان کردم از بغداد تا بمصر آب و  
طعام احتیاج نه شد و قوت در ریاضتی بود نقل است از شیخ ابوالمظفر اسمعیل که وقتی شیخ علی  
بن سیدی بیمار شد حضرت غوث اعظم بیاوت شیخ رفتند و در آن موضع دو درخت خسرو  
خشک شده بود و از مدت چهار سال اصلا بار و ریزی شدن پس غوث الثقلین در زیر یک درخت  
و صومناختند و در زیر درخت دیگر و در کعبه نماز گزارند بعد از آن هفته هر دو درخت سبز  
شدند و بار گرفتند نقل است که وقتی شخصی بخدمت آن قبله حاجات آمد و گفت که عورت من حامله  
و مرا آرزوی لیسر است فرمودند خواهد شد چون وضع حمل شد زن آن مرد را دختر بزاد و آنرا  
بر داشته بخدمت آنحضرت آورد و گفت که این دختر است فرمودند در خانه در آئی و این را  
به هیچ و به بین که چه میشود چون بموجب فرموده عمل کرد و همان لحظه آن دختر لیسر شد نقل است  
از شیخ ابوالسعود که حضرت غوث صمدانی میفرمودند که آفتاب و ماهتاب بر من آیند تا بر من  
سلام کنند و سال و ماه و هفته در روز بر من آمده سلام میکنند و آنچه از خیر و شر در ایشان  
مقرر شده خبر میدهند و شیخ سیف الدین عبد الوهاب ولد غوث اعظم فرموده اند که هیچ ماهی  
از ماه بانودی مگر که پیش از آن که نوشیدی بیامدی پیش والدین اگر چنانچه در آن ماه بدی  
و سختی مقرر شده بودی در صورت تا خوش آمدی و اگر نمت و خیر مقرر شده بودی بصورت  
نیکی بیامدی آخر روز جمعه سلج جامدی الاخری سال بالفصد و شصت جمعی از مشایخ و محبت  
آنحضرت نشسته بودند که جوانی خود بر دوش در آمد و گفت السلام علیک یا ولی اللہ  
من ماه ربیم آمده ام تا ترا تنیبت گویم و در سن بیج بدی و سختی مقرر نه شده است  
در آن ماه رجب بیج ندیدند مردم مگر خیر و نیکی چون یکشنبه سلج رجب بود شخصی که میامد  
و گفت السلام علیک یا ولی اللہ من شهر شعبانم آمده ام که ترا تنیبت گویم مقرر شده است  
در من موت و فناء خلق و بغداد و گران در حجاز و قتل و کشتن در خراسان چون ماه  
شعبان آمد هر چه هر جا گفته بود واقع شد و آنحضرت در ماه رمضان چند روز بیمار شدند



روز دوشنبه سبت و نهم رمضان محرمی از مشایخ پیش آنحضرت حاضر بودند چون شیخ علی حسینی و  
شیخ نجیب الدین سهروردی و غیره با شخصی ابراهیم و قار تمام در آمد گفت السلام علیک یا ولی الله  
من ماه رمضان آمده ام که اعتدال کنم از آنچه بر تو مقدّر شده بود و من دواعی کنم تر که این آخر اجتماع  
نیست با تو پس بازگشت و آنحضرت در بیج الاثر نال قوم برکت حق پیوستند در رمضان دیگر و  
نیافتند وفات آنحضرت بعد از نماز عشاء شب شنبه ششم یا هفتم یا بیج الاثر سال یا بعد از شصت یک  
هجری رومی داده و بعضی یازدهم بیج الاثر گفته اند و بقولی سیزدهم و بقولی هفدهم ماه مذکور بوده  
اصح قول نهم ماه است و مدت عمر شریف آنحضرت بقول اول سال و ولادت تو دو سال هفت ماه  
و نه روز است و بقول ثانی هشتاد و نه سال و هفت ماه و نه روز بوده و عرس آنحضرت در هندوستان  
یا زوهم و بعضی هفدهم میکنند اما در نبرد او هفدهم است و این فقیر عرس را شب نهم میکند  
که صحیح ترین اقوال قول نهم است آورده اند روز وفات آنحضرت اکثر از مشایخ حاضر بودند  
شیخ عبدالوهاب ولد آنحضرت طلب وصیت نمودند فرمودند که علیک تقوی الله و طاعته  
یعنی لازم گیر پیروی را که خالص از برای خدای تعالی باشد و لازم گیر طاقت ادرا  
و لا تخف احد و لا تتج یعنی بیم و امید بغیر از حق تعالی از هیچکس مدار و کل الحوائج الی الله  
و بسپار همه حاجت را بحق تعالی و طلب حاجت را از او و لا تق با حد سومی الله و اعتماد کن  
به یکس مگر بخداست خدا التوحید التوحید التوحید اکل یعنی لازم گیر توحید را و تکرار برای  
تاکید است که بر توحید اجتماع کل است و جمیع مشایخ و سادات این قوم را بر توحید  
اتفاق است و بعد از آن با و لا اجد خود که در گرد آنحضرت نشسته بودند فرمودند خیر  
و جایی دهید و ادب ایشان بجا آرید که اینجا رحمت عظیم در شمار است و جایی تنگ مدارید  
بر ایشان و می فرمودند علیک علیه السلام در حمت الله و یک شبانه روز این کلمات بسیار  
می فرمودند انا ابائی لشیء و لا یابک الموت یعنی من از هیچ چیز باک ندارم و از ملک الموت  
هم باک ندارم قبر آنحضرت در مدینه باب الاذخ واقع شده که در شهر بغداد است و شیخ  
ابوسعید غزونی در حیات خود با آنحضرت داده بودند نیزار و تمبر ک حق سبحانه و تعالی چنانچه  
آنحضرت را در ایام حیات بر تمام عالم تصرف داده بود و بعد از وفات در قبر نیز همان تصرف

وادہ است چنانچہ امام عبداللہ یاضی رحمہ اللہ گفتہ اند کہسے کہ مماحب حال باشد در بغداد داخل  
 شود و زیارت محبوب سبحانی شاہ عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہ کند حال او سلب شود  
 نقل است از شیخ عبدالوہاب و شیخ عبدالرزاق رحمہما اللہ کہ روزے حضرت والد بزرگوار  
 در مدرسہ باب الارض شیر تناول میکردند شیر خوردن ترک وادتنا ویرے غائب بودند  
 بعد از ان فرمودند فتح شد بر دل من بہ قیام بود از در باہی رنی کہ وسعت ہر دری برابر بہست  
 آسمان ازین است دروزے فرمودند کہ شرق و غرب بہ مجرب و جہل مرا تسلیم کردند و پیچ  
 ولی نماز کہ در آنوقت بمن تسلیم نکردہ شیخ عمر بنہ رحمہ اللہ گفتہ اند کہ غوث اعظم فرمودند  
 ہر کہ در کرتب بہمن استمانت کند و اگر در انہم آن کربت را از او ہر کہ در شدتے بنام من  
 ندانند غاصب بخشم اورا از ان شدت شیخ ابو عمر و صبر تقی و شیخ ابو محمد عبدالحق گفتہ اند کہ  
 وقتی روز سہ شنبہ سوم ماہ سفر در خدمت حضرت غوث الثقلین در مدرسہ بودیم پس آنحضرت  
 بر قاضیہ و منوکر و ندو و در کعبت نماز گزار دند چون از نماز فارغ شد ندفرہ بلند باہست  
 بر آوردہ یکے از ثقلین چون کہ در پاسے مبارک آنحضرت بود در ہوا انداختند و آن از  
 نظر غائب شد بعد از ان نلیدن دیگر در ہوا بنید افتند آن نیز از نظر ناپدید گشت  
 و آنحضرت نہشت سترہ کسرا بال این نشد کہ ازین معنی سوال کنند بعد از سبت و سہ روز  
 قاضیہ از بلا و عجبم بیامد و آنقدر ما را اندر لیسے تا براسے حضرت شیخ غوث اعظم فرمودند  
 سبتا بیاد ایشان کیہ مزہ حریر و جامہ از خز و قدر ای زرو نغین آنحضرت را آوردہ بنہادند  
 بہت اعظم فرمودند این نسین را از کجا یافتید گفتند روز سہ شنبہ سوم ماہ صفر  
 در راہ بودیم ناگاہ از زمان بیرون آمدند و قاضیہ ما را غارت کرد و ندو بعضے را بکشتند  
 و ما را مال را بردہ و کہیہ و ای فرود آمدند و قسمت میکردند ما گفتیم حضرت شیخ عبدالحق  
 بہت یاد ہر یکم در حال بیسے حضرت شیخ نذر کہ دیم و در عین اٹنا و ندفرہ عظیم  
 کہ بہت آن تمام دای را و گزشتہ دیدہ روزان بہت منظر بہ عاجز برآمدند  
 کہ گمرا کفہ دیگر از راہ زمان بہ ایشان تاختند ما را گفتند بیامید و مال  
 نذر آوردہ و بہ بنید را ما چہ مصیبت رسیدہ است رفیقہم و دیدیم

نقل است این  
القادری حضرت عثمان غفر  
عنہ و ان س

از دنیا رخصت  
کیا میری جان غمخوار دوزخ سے  
نجات کر دے

آلہ دہلی

شماره پنجم  
پاییزه  
سال پنجم  
۱۳۸۵

پروپیڈیگنڈا کیلئے ایک نیا ذریعہ

از کف ارباب و...

اسلامک تحریک گفت کہما  
درجہ بالا اور اس کے

سلام دست بوسی کند

اسلام آباد

دوست بوی اردو

حضرت گشت پیر



نقیب اولیاء و این را نشناسم ندائی شنیدم که ای ابو العباس تو نقیب اولیاء هستی و لیکن  
 کسانیکه ایشان مرادوست میدارند و این ازان طائفه است که من ایشان را دوست میدارم  
 آن مرد روی بمن کرد و گفت ای ابو العباس شنیدی گفتقم آری مراد ما کن گفت از تو دعا  
 میخواهم گفتقم چاره نیست گفت و فرک الله نصیبک منه گفتقم زیاده کن در حال از نظر من  
 غائب شد و هیچ ولی مکن نبود که از نظر من غائب شود و از اینجا پیش رفتم بر توده رگی که  
 بغایت بلند بود و بالا س آن نورس دیدم که چشم را خیره میکرد دیدم آنجا عورتی گلیمی نو  
 پیچیده خفته است بمشابه گلیم آن مرد خواستم که بیای میدار سازم نداشت شنیدم که باد ب  
 باش یا آن کسانیکه ایشان را دوست میداریم پس ساعتی نشستم تا بیدار شد گفت  
 الحمد لله الذی احيانی بعد ما امانتی والیه الشور و الحمد لله الذی انتی و اودشتی عن غلقه بعد از آن  
 بمن گفت ابو العباس اگر پیش از من باد ب می بودی بهتری بودی گفتسم بالله علیک  
 تو زوجه آن مرد باشی گفت بلی در اینجا عورتی از ابدال نقل کرده بود حق تعالی بحسب غسل  
 و تکفین او مرا اینجا آورده چون ازان فارغ شدم او را برداشتم و لبسوی آسان بردند  
 گفتقم مراد ما کن گفت ای ابو العباس دعا از دست گفتقم چاره نیست گفت و فرک الله  
 نصیبک منه گفتقم زیادت کن گفت ملامت نکنی اگر از نظر تو غائب شوم در حال نگاه کردم  
 او را ندیدم راوی گوید از خضر علیه السلام پرسیدم مثل این طائفه احباب را سر قومی باشد  
 که رجوع ایشان بدو بود گفت آری گفتسم در عهد الکبیر گفت شیخ عبدالقادر رضی الله  
 عنه و او از افراد است درین باب این فقیه گفته بیت عاشق یار خویش حلقه جهان  
 ای خوش آنکس که یار عاشق اوست بدو صاحب فتوحات میگوید که مفردان جماعتی اند  
 که از دایره قطب خارج اند و خضر علیه السلام از ایشان است و رسول مصلح  
 پیش از بعثت از ایشان بودند و این احوال و کرامات حضرت غوث اعظم که مرقوم گشته  
 از سهراریکه و از بسیار اند که نیست که حضرت مولانا عبدالرحمن جامی از تاریخ امام عبداللہ  
 یافعی در لغات الانس نوشته اند که کرامات شیخ عبدالقادر رضی الله عنه بیرون  
 از حد و نهایت است و خیر کرده اند مرا برزگان امه که کرامات حضرت ایشان بود افزا

خفت از  
 شنیدن کلام حق بیا  
 نشنیدن حق شایسته بدو  
 خفت حق است  
 نشنیدن حق را در حق  
 نباید و اگر چه مد  
 زود از صبح تا شام  
 فزونی کند از وقت دهری  
 یک غائب شود تا بهر  
 زودان از نوشته بود  
 تا بم غائب شود یک  
 آنرا از حق نشنیدن  
 آن که از آن غائب  
 شد حضرت زود که او  
 از فزونی از پیشتر  
 باین یونانید و دستار  
 قطب الدین بخیر و باد  
 غایت حق

نزدیک بتواتر رسیده و باتفاق ثابت شده که کراماتی که از ایشان بطور رسیده از دیگر  
مشایخ ظاهریه شده و اگر آنچه از آنحضرت در ایام حیات بطور رسیده و آنچه الحال نیز مشاهده  
نموده میشود جمیع کتب کلامی میشد ازین جهت بهمین قدر اختصار نمود و خوارق که از آنحضرت  
ظاهر گردیده و دیگر در حقیقت معجزه رسول است صلعم چنانچه حضرت ملا عبدالرحمن جامی قدس سره  
فرمودند بیت از ولی خارق که مسوع است و معجزه آن بنی یسوع است و اول شبی که  
این کمترین میدان شروع در نوشتن ذکر حضرت پیر و تسکیر غوث اعظم نموده در واقع خود را  
بغداد یافت و رکنید مبارک آنحضرت و بطواف حضرت امام موسی کاظم و حضرت غوث اعظم  
رضی الله عنهما مشغول و از سعادت مندی خود باین شرف عظمی مشرف گشت و یقین این  
فقیر شد که تحریر این کتاب مقبول گشت الحمد لله علی ذلک

حضرت غوث الثقلین راده پسر است اول شیخ سیف الدین  
عبدالوهاب قدس الله سره

ایشان بزرگترین فرزندان حضرت غوث اند و علوم ظاهری و باطنی از والد بزرگوار  
خود کسب نموده اند و از جمیع علوم بهره تمام داشتند و بعد از غوث اعظم در مدرسه  
آنحضرت و غوث میفرمودند و از فیض صحبت ایشان خلق بهره مند میگشتند نقل است از  
شیخ عبدالوهاب که می گفتند وقتی در بلاد مجسم مسافر شدم و از انواع علوم و فنون حکم حاصل  
کرده بغداد آمدم و از والد بزرگوار اذن خواستم که در حضور ایشان و غوث گویم خصت شوند  
بالای منبر بر آمده انواع علوم و مواظب بیان کردم و همگی پس را در ول اثر نکرد و آب از دیده  
نیامد اهل مجلس از والد درخواست کردند که غوث فرمایند من فردا آمدم و حضرت ایشان  
بر منبر بر آمده فرمودند که شجاعت صبر کیاست است بجز و استماع این کلام از اهل مجلس فریاد و فغان  
برخواست من از بیخنی پرسیدم فرمودند تو تسکیم هستی بخود من تسکیم هستم بغیر ولادت  
ایشان در ماه شعبان سال پانصد و دو از ده بود و وفات شب بست و پنجم ماه شوال  
سال ششصد و سه هجری بوده و قبور ایشان در بغداد است و ایشان را دو سبزه بوده  
شیخ ابو منصور عبد السلام و شیخ ابو الفتح سلیمان عالم و عالم کمال بوده اند رحمهما الله

## حضرت شیخ شرف الدین عیسیٰ رحمۃ اللہ

کنیت ایشان ابو عبد الرحمن است فرزند حضرت غوث اعظم اند و جمیع علوم را در خدمت والد جد خود کسب نموده بعد از آن حضرت درس حدیث و تفسیر و وعظ میفرمودند و کتاب جوهر الاسرار و علم صوفیہ کہ مشتمل بر حقائق و معارف است تصنیف ایشان است و حضرت غوث صدیقی کتاب فتوح الغیب را بحجت ایشان تصنیف کرده اند و فات ایشان در مصر سال یا نصد و نهماد و ستم ہجری بود

## شیخ شمس الدین عبد الغفر رحمۃ اللہ

کنیت ایشان ابو بکر است فرزند حضرت غوث اعظم اند و ایشان نیز کسب علوم ظاہری و باطنی از والد بزرگوار خود نموده اند و بسیاری از برکت صحبت ایشان فیض حاصل کرده اند و ایشان جانب سنجا ر غریمیت نموده ہما نجا متوطن گشتند

## حضرت شیخ تاج الدین ابو بکر عبد الرزاق قدس سرہ

کنیت ایشان عبد الرحمن و ابو لفرح است فرزند حضرت غوث اعظم اند و ایشان نیز تحصیل علوم از خدمت والد شریف خود نموده اند و مفتی عراق بوده اند و ایشان را در علوم قدرت تمام بوده و رسالہ جلاء الخاطر کہ ملفوظ والد بزرگوار ایشان است بخط ایشان این مرید با اخلاص دارد و در آن نوشته اند کہ حضرت غوث اعظم میفرمودند کہ طمع خالی است

پہون حروف طبع قبداً ایشان در بغداد است

## حضرت شیخ ابو اسحق ابراہیم قدس اللہ سرہ

فرزند حضرت غوث اعظم اند قدوہ اولیاء و اکمل اتقیا بوده اند علوم ظاہر و باطن را آنحضرت برونہ کمال کسب نموده و خلق بسیاری از فیض و صحبت ایشان بدرجہ کمال رسیدہ اند تفکر و سکوت بر ایشان غالب بودہ و زہد و ورع را بر مرتبہ کمال داشتند و از حیا سے پروردگار خود نسی سال سر بالانہ کردند و ولادت ایشان در سال یا نصد و ہشت ہجری وفات در ششم ماہ شوال سال ششصد و ہشت و سہ بود و قبر ایشان نزد یک قبر والد بزرگوار است و از ایشان منقول است کہ روز سے والدین برائے نماز جمعہ بیرون آمدند و من باد و برادر در خدمت ایشان بودم ناگاہ دیدم کہ سہ بار تہنیر برائے

سلطان می برند و از ایشان بوسیله می آید و سرسنگان همراه اند حضرت غوث اعظم فرمودند که بالیسید آنها ایستادند و دو آب را تعبیل می رانند آنحضرت فرمودند که بالیسید در حال همه فریاد بر آورند و بر جاسه نمایند هر چند آن سرسنگان میزدند و دو آب از جامی حرکت نمی کردند در حال سرسنگان را قویج گرفت و بر زمین افتادند و می پلیدند پس همه فریاد بر آورند که ما توبه کردیم فی الحال قویج بر طرف شد و خمر سیر که مبدل گشت آنحضرت بمسجد رفتند و این خبر به سلطان رسید و بخدمت آنحضرت آمده از جمیع محرمات توبه کرد گویند که روزی شیخ عبدالرزاق مردان غیب را در مجلس والد ماجد خود در هوا دیده تبر سیدند حضرت غوث اعظم فرمودند مردان غیب اند مگر س که تو نیز ازین جماعه ایشانرا پنج سپر بوده شیخ ابوصالح نصر شیخ ابوالقاسم عبدالرحیم شیخ ابو محمد اسمعیل شیخ ابوالحسن فضل الله و شیخ جمال الله که ایشان در صورت با غوث صدائی بسیار مشابیه بودند و یکی در خدمت عم بزرگوار خود شیخ عبدالوهاب کسب علوم صوری و معنوی نموده هر یک کامل و مکمل گشته اند

### حضرت شیخ ابوالفضل محمد قدس سره

ولد حضرت غوث اعظم اند و علوم ظاهری و باطن را در خدمت والد بزرگوار خود کسب نمودند و کامل گشته اند وفات ایشان در بغداد است و پنجم و لقیقه سال ششصد هجری بوده

### حضرت شیخ ابو عبد الرحمن عبد الله

فرزند حضرت غوث الثقلین اند و کتاب علوم صوری و معنوی از خدمت والد بزرگوار خود کرده اند و محدث و فقیه گشته اند وفات ایشان سبت و هفتم ماه صفر سال پانصد و هشتاد و هفت هجری بوده و قبر در بغداد است ایشان را دو سپر بود شیخ ابو محمد عبد الرحمن و شیخ ابو محمد عبد القادر که کنیت و نام ایشان موافق جد بزرگوار است جمیع علوم را از والد ماجد و عم خود شیخ عبدالرزاق کسب نموده عالم و کامل گشته بودند

### حضرت شیخ ابوبکر یاججی رحمه الله

ولد حضرت قطب ربانی اند و کتاب علوم فقه و حدیث از والد بزرگوار خود نموده اند

وفاضل و کامل گشته اند و ولادت ایشان در ششمین ربيع الاول سال پانصد و پنجاه هجری بوده  
و وفات در شب برات سال ششصد هجری است و قبر ایشان در بغداد متصل قبر برادر ایشان  
شیخ عبدالوهاب است

### حضرت شیخ ابوالضر موسی قدس سره

آخرین فرزند حضرت غوث اعظم ایشانند و تحصیل علوم در خدمت والد شریف خود نموده فقیه  
محدث و عارف و کامل گشته بودند و ولادت ایشان در سلخ ربيع الاول سال پانصد و سی و نهم  
بوده و به دمشق رفته و متوطن شده و در همانجا شب غره جمادی الاخری سال ششصد و هشتاد و  
هجری بوده و وفات نموده اند و قبر ایشان نیز در دمشق است و ذکر مریدان بی واسطه و با واسطه  
غوث اعظم اگر چه مریدان آنحضرت زیاده از آنکه در شمار آئینده حضو صا در ولایت هند و شام  
که مسلمانان اکثر مریدان این سلسله علیه اند و کافرین نیز موقد خیا نچه متعارف شده که مسلمانان  
و کافران شب جمعه ندان آنحضرت بفرمان بخش می کنند

### حضرت شیخ علی بن سبیتی

از کبار مشایخ بطایف اند و مرید شیخ کمال العارفین ابوالوفاء ایشان مرید شیخ ابو محمد سنبلکی و  
ایشان مرید شیخ ابوبکر بن مراد ایشان اویسی صدیق اکبر رضی الله عنه پیوسته در خدمت  
حضرت غوث اعظم می بودند و فائده بامیگرفتند و فقیه آنحضرت فرمودند قد می بنده علی رفته کل  
ولی الله اول کسی که بالاس منبر رفت و قدم آنحضرت را بر گردن خویش نهاد و بزرگوار  
در آمده باین سعادت مشرف شد ایشان بودند گویند روزی غوث اعظم و غلط میفرمودند و شیخ  
علی سبیتی در برابر آنحضرت نشسته بودند شیخ را خواب گرفت غوث اعظم اهل مجلس گفتند  
تا موش باشد از منبر فرو داده در پیش شیخ بادب التیا و ند و جانب دمی می نگرسیستند  
چون شیخ علی بیدار شد آنحضرت گفتند که رسول معلم را در خواب دیدی گفت آری  
غوث اعظم فرمودند من برای او بادب التیا دادم بچه چپ و حیث گردن ترا گفت بگذاشت  
بعد از آن از شیخ علی پرسیدند از معنی آنچه غوث اعظم فرمودند که من از برای آن بادب  
التیا دادم بچه شیخ گفت آنچه خواب میدیدم آنحضرت به بیداری میدید و حضرت غوث انطیلین



ایشان را بسیار ستایش میکردند و می فرمودند که هر کس از اولیای الهی از عالم غیب شهادت داخل بغداد میشود او همان نیست و من همان شیخ علی بن هبیتی و چون شیخ از زیر آن که محل اقامت ایشان بود بهلازمت حضرت غوث اعظم میرفتند بمردیان خود می گفتند که غسل بکنید و خود نیز غسل میکرد و با آنها میگفتند که خبردار باشید و خاطرهای خود را نگذارید که پیش سلطان میرویم و چون بخدمت حضرت غوث اعظم میرسیدند آنحضرت میفرمودند برای چه ملاحظه میکنید شما را اکابر عراق ای شیخ میگفتند که بادشاه عراق توئی از تو ملاحظه کنیم و سرگاه امان و بی امن میشود حضرت غوث اعظم میفرمودند لا خوف علیکم منقول است که روزی شیخ به نهر ملک میرفتند دیدند که میان اهل دودیه بر سر مرده نزاع است ایشان بر سر آن ایستاده گفتند ای بنده خداے آن مرد بر خاست و چشم کشاده بشیخ گفت چنانچه حاضران شنیدند که فلان بن فلان مرا کشته و بنیتاد و بمرد و از کرامات شیخ علی هبیتی نقل کرده اند که اگر شیر رو بروی شخصی بیاید و او نام ایشان را بگیرد او برگردد و وفات ایشان در سال پانصد و شصت هجری بوده و مدت عمر صد و شصت سال و قبر در زیر آن است

### حضرت شیخ ابو عمر و صریحی قدس سره

نام ایشان عثمان است و مرید حضرت غوث الثقلین است گفته اند که بدایت کار من آن بود که شبی در مصطفین روئے در آسمان کرده به پشت افتاده بودم و دیدم که در هوا پنج کبوتر میگذرد یکی میگفت سبحان من عذره خزائن کل شیء ما نزل الا بقدر معلوم و دیگری میگفت سبحان من عظمی کل شیء خلقه ثم بدئی و دیگری میگفت سبحان من بعث الانبیاء حجة علی خلقه و فضل علیهم محمد صلی الله علیه و سلم و دیگری میگفت کل ما فی الدنیا باطل الا ما کان الله و رسوله و دیگری میگفت یا اهل الفلکة عن مولاکم قوموا الی ربکم رب کریم عظمی الخبزیل و خیر الذنب العظیم چون آنرا شنیدم بخود شدم و فتنیکه بخود آدم دوستی دنیا و آنچه دنیا است از دل من رفته بود چون با ما دشت با خدای تعالی عهد کردم که خود را تسلیم شخصی نکنم که مرا بخدای تعالی رسنانی کند روان شدم و منی دانستم که کجا میروم ناگاه پیری نیکو دیدار بپسیت

و دو قاریش آمد و گفت السلام علیک یا عثمان جواب سلام گفتم و سوگند بوی وادم که تو کسیستی که نام مرا  
داستی گفت من خضر پیش شیخ عبدالقادر بودم گفت یا ابوالعباس من و دش مردی بود و صفین جذبه  
رسیده و قبولی یافته و از بالای هفت آسمان و پرازد آمده که من یک عبدی با خدای خود عهد کرده است  
که خود را تسلیم شخصی کند بر ویرایش من آر پس مرا گفت یا عثمان عبدالقادر سید العارفین و قلبه  
الواقفین درین وقت است پس لازم بگیر ملازمت و خدمت و تعظیم و احترام او را من خود حاضر نشدم  
مگر خود را در بعد او دیدم و خضر علیه السلام غائب شد پیش شیخ عبدالقادر در آدمم گفت مرحبا  
ای عثمان زود باشد که خدای تعالی ترا مریدی و بدنام وی عبدالحی بن ثقفی که مرتبه وی بلندتر  
باشد از اولیای بسیار و خدای تعالی بوی مفاخرت کند بر ملا که بعد از ان طایفه بر سر من نماند  
خوشی و خنکی آن بدماغ من رسید و از دماغ بدل و ملکوت بر من کشف گشت شنیدم که عالم  
و آنچه در عالم است تشریح حق سبحانه و تعالی میگویند باختلاف لغات نزدیک بود که عقل من اهل گردد  
و در دست حضرت شیخ پاره پنجه بود بر من نه و محفل برقرار ماند بعد از ان چند ماه در خلوت  
نشانده و الله که مرا هیچ امر ظاهری و باطنی واقع نشد پیش از آنکه من بگویم با من بگفت و مرا از  
چیز با خبر داد که بعد از سی سال واقع شد و میان خرقة پوشیدن من از وی و خرقة  
پوشیدن ابن ثقفی از من بست پنج سال شد و ابن ثقفی چنان بود که شیخ فرموده بودند

### حضرت شیخ ابوسعید قلیومی قدس سره

از سادات حسی و کبار مشایخ عراق بودند که امارات و مقامات عالیه داشتند و خرقة ارادت  
از حضرت غوث الثقلین شاه عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه پوشیده اند و می فرمودند که  
شیخ عبدالقادر نزدیکترین اهل زمین است بحق تعالی درین عصر روزی بحجت طهارت میرفتند  
و ابریقی پرازد آب بدست یک از مردان الشیخان بود و ابریق بقیاد و لب گست شیخ دست خود  
را بر آن ابریق کشیدند فی الحال چنانکه بود درست شد و پرازد آب شد و از ان آب طهارت کردند  
وفات الشیخان در سال پانصد و پنجاه و هفت هجری بوده و قبر الشیخان در قلیویه است

### حضرت شیخ قصب البان موصلی

کنیت الشیخان ابو عبداللہ است از مردان کامل حضرت غوث الثقلین اند و خوارق کرات عجیب

از ایشان بسیار ظاهر شدند بقاضی موصل را نسبت با ایشان آنکند تمام بود روزی دید که در یکی از کوچه های موصل از مقابل دی بی بی آمدند با خود گفت این مامی باید گرفت و بجایم سپرد تا بایست برساند ناگاه دید که بصورت گردی برآمدند چون مقداری پیش آمد بصورت اعرابی برآمدند چون نزدیکتر شدند بصورت یکی از فقها ظاهر شدند چون بقاضی رسیدند گفتند ای قاضی کدام قضیب البان را بجایم میبری و سیاست میکنی قاضی گفت ایها کفار خود توبه کرد و مرید شد پیش حضرت غوث اعظم گفتند که قضیب البان نماز نمی گذارد و فرمودند بگوئید که همیشه سر او بر در خانه کعبه در سجود است و قاتل ایشان در سال پانصد و هشتاد و هجری بوده و قاتل او بر در خانه کعبه در سجود است

حضرت شیخ احمد بن مبارک رحمه الله
صاحب کشف و کرامات بود و خادم حضرت قطب ربانی غوث صداتی سید محی الدین شاه عبدالقادر گیلانی رضی الله عنه دلیل نبی گئی ایشان همین است که سعادت خدمت آنحضرت را دریافته اند گویند چون حضرت غوث اعظم بحجت و عظم بر کرسی جلوس می فرمودند ایشان مرقع خود را بر آستین آنحضرت بر آن کرسی فرش میکردند و وفات ایشان در سال پانصد و هشتاد و هجری بوده است

حضرت شیخ صدقه بغدادی قدس سره
کنیت ایشان ابو الطح و نام پدر ایشان حسین است مقیم بغداد بودند همیشه در مجلس غوث اعظم حاضر میشدند و استفاده می نمودند روزی شیخ صدقه بر باب حضرت غوث اعظم درآمد و آنحضرت به ناسیه منبر رفتند و شیخ سخن گفتند قاری را هم نه فرمودند که خبری بخواهند اما مردم را و جوبی تعلیم و عانی قوی فرو گرفت شیخ صدقه با خود گفتند که غوث اعظم چنین می گفتند و قاری بیخ نخوانده این وجوب چیست حضرت غوث اعظم روی بشیخ صدقه کرده فرمودند یا بنده ای که از میان من از بیت المقدس با نیابیک گام آمده است و بعد است من توبه کرده ام و در حاضران در همانی او بنده شیخ صدقه با خود گفتند کیسکه از بیت المقدس نیابیک گام بیاورد ویرا آید ویرا از چه توبه باید کرد و بشیخ چه حاجت دارد

بنام

آنحضرت رومی بایشان کرده فرمودند یا خداوی تو به میکنی از آنکه دیگر در هر روز دو حاجت  
 او بمن آنست که او را بحسب حق سبحانه و تعالی راه نمایم وفات ایشان در سال پانصد  
 و هفتاد و سه هجری بوده

### حضرت شیخ بقای بن بطور رحمہ اللہ

صاحب کرامات و مقامات عالیہ و در زمره و درجہ کامل بوده اند و مرید شیخ تاج العارفین العارفین النعمانی  
 و دائم در مجلس حضرت غوث الثقلین حاضر می بودند و فیض می ربودند و ایشان گفتند که در روزی  
 در مجلس غوث اعظم حضرت شیخ عبد القادر حاضر بودم در انجائی آنکه در پای اول منبر و عظمای غوث  
 ناگاه قطع سخن کردند ساخته خاموش بوده برین فرود آمدند و بعد از آن بمنبر بالا رفتند و بر پایه  
 دوم نشستند پس من مشاهده کردم که پایه اول کشاده شد چند آنکه چشم کار میکرد و در پیش  
 از سندان ایشان اخضر انداختند و رسول صلعم باصحاب بر آنجا نشستند و حضرت  
 حق سبحانه و تعالی بر دل شیخ عبد القادر تجلی کرد چنانچه شیخ سیل کردند که بنفقت رسول  
 صلعم ایشانرا بگرفتند و نگاہداشتند بعد از آن خورد و لا غرض شدند چون گنجشک بعد از آن  
 بیالیدند و بزرگ شدند بر صورتی باکلی سبکین بعد از آن آن همه از من پوشیده شد حاضران  
 از شیخ بقا کیفیت رویت آنحضرت رسول صلعم و اصحاب را پرسیدند گفتند حدای ایشانرا  
 تا نیک کرده است بقوتی که ارداع سطره ایشان شکل میشود بصور اجساد و صفات اعیان  
 و می بینند ایشان را کسانیکه حدای تعالی آنهارا قوت رویت آن ارداع در صور اجساد  
 و صفات اعیان داده است و بعد از آن از سبب سیل کردن و خدو شدن و بزرگ شدن  
 حضرت شیخ پرسید گفتند تجلی اول بصفه بود که بشرافوت آن نیست مگر بتباید بنوی و لهند  
 نزدیک بود که شیخ بنقد اگر رسول صلعم ایشان را نمی گرفتند و تجلی ثانی بصفت جلال بود  
 ازین جهت بود ازین جهت بود که شیخ بگذاختند و خدو شدند و تجلی ثالث بصفت جمال  
 بود ازین جهت بود که شیخ بیالیدند و بزرگ شدند ذلک فضل الله یؤتیه  
 من یشاء الله ذو الفضل العظیم وفات ایشان قریب ببال پانصد و پنجاه و سه هجری  
 بوده و قبر در باب نوس که از دیه با نهر ملکست واقع شده

## شیخ محمد الاولی المصروف باین القایه قدس سره

از اکل مردیان قطب ربانی محبوب سبحانی حضرت شاه عبدالقادر جیلانی اندک امارات و مقامات عالییه و از بزرگان صوفیه بوده اند در فتوحات کئی مذکور است که غوث اعظم رضی الله عنه ایشان را مصریه حضرت می گفتند و میفرمودند که محمود قاهر از مفرات است این قاهر فرموده اند که همه چیز را باز پس گیرم و در وی بحضرت آوردم تا گاه پیش روی خود نشان بایست خود دیدم مرا غیرت گرفت گفتم این نشان قدم کبیت زیرا که اعتقاد داشتیم که هیچکس بر من سابق نیست گفتند این نشان قدم نبی است میلم خاطر من تسکین یافت

## حضرت شیخ ابوالسعود بن اشیل قدس سره

از کبار شیخ و مفتی ای زمان و صاحب کرامات حلیه و مقامات عالییه بوده اند و مرید حضرت غوث اقلین شیخ عبدالقادر جیلانی اند رضی الله عنه در فصوص مذکور است که شیخ ابوالسعود با مردیان خود گفت که پانزده سال است که خدای تعالی مرا در ملک تصرف داده است اما من تصرف نکردم این قاهر روزی از وی پرسیدند که هر تصرف میکنی گفت من تصرف را بحضرت حق سجا ندانم اشتیاقم چنانکه خواهد تصرف کند

## حضرت شیخ ابوعلم و قرشی قدس سره

نام ایشان عثمان بن مرزوق بن حمید بن سلامه است حبش المذهب بوده اند مرید و شاگرد حضرت غوث صمدانی محبوب ربانی سید عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه و از کبار شیخ مصر و صاحب خوارق و جامع علوم ظاهر و باطن بودند سالی رود نیل طبعان نمود اهل مصر بخدمت ایشان رفتگی آنهماس کردند شیخ بر کنار رود نیل آمده از آب آن طهارت نمود و منی الحال آب کم شد و در سال دیگر کمی کرده باز بخدمت ایشان آمده خواستش زیادتی آب نمود و شیخ آنجا رفته بآب ابریتی که همراه داشتند وضو ساختند و در حال آب زیاده شد و ببرکت ایشان زراعتها بدو عا شد و فوات شیخ در سال پانصد و شصت و چهار هجری بوده و مدت عمر زیاده بر نهد و سال و قبر در مصر است نزدیک قریه ام شافعی رحمه الله

## حضرت شیخ موفق الدین المقدسی رحمه الله

نام ایشان عبداللہ بن محمد بن احمد بن قداره الحنبلی است صاحب تصانیف و مقامات ارجمند

و جامع علوم ظاهر و باطن مرید و شاگرد بادشاه مشایخ حضرت غوث اعظم صمدانی سید عبدالقادر  
جلالی اندر ضعیفانه وفات ایشان در سال ششصد و سبست جلوه

### حضرت شیخ محمد بن احمد الجونی قدس سره

مرید شیخ عبداللطیف اند و شیخ عبداللہ مرید حضرت غوث الثقلین اند و راجع الاسلام  
نوشته که ایشان بغایت خوش روی و خوش خوی بودند و بیست روی خوش خوی و گو  
چون دوست سید اردخدا سے به حرم کسی کو را بود خوی خوش و رو سے نکوبه وفات ایشان  
در سال ششصد و پنجاه و شست هجری بود و است

### حضرت شیخ ابومدین مغربی قدس سره

نام ایشان شیب بن سین یا حسن است مرید شیخ ابوبکر ای مغربی و پیر شیخ محی الدین  
ابن العزلی اند و از بزرگان مشایخ زمین مغرب و صاحب کشف و خوارق بوده اند و در  
شیخ ابومدین در بعضی از دیار مغرب گردن خود را پست کردند و گفتند اللهم انی اشدک  
و اشدکم لک انی سمعت و اطعت اصحاب ایشان پرسیدند که سبب این چه بود فرمودند  
حضرت شیخ عبدالقادر در نجف گفت قدی نه علی رقبه کل ولی الله بعد از ان بعضی از  
اعظم در نجف داد آمدند و خبر دادند که حضرت غوث الثقلین همان وقت آنرا فرموده بودند و وفات  
ایشان در سال پانصد و نود و هجری بود

### حضرت شیخ محی الدین عزلی قدس سره

نام ایشان محمد و هو ابن علی بن عزلی است و نسبت حرقه ایشان بیک واسطه حضرت  
غوث الثقلین میرسد و این نسبت از شیخ ابو محمد یونس القصار الهامی است و بعضی گفته اند  
که ملی واسطه مرید حضرت غوث اعظم اند اما قول اول اصح است و نسبت دیگر ایشان و حرقه  
حضرت خضر علیه السلام میرسد بیک واسطه و نسبت دیگر حضرت خضر میرسد بوسطه  
و در اصطلاحات کاشی نوشته اند که شیخ محی الدین عزلی در کتاب اللباس خود ذکر کرده اند  
که حرقه تصوف را از دست ابوالحسن علی بن عبد الله بن جامع پوشیدم و او از خضر علیه السلام  
و فضیلت الانس مذکور است که تصانیف شیخ از پانصد زیاده است گفته اند که شیخ محی الدین

ہر گاہ و دروی میخواستہ در خانہ ایشان در آید اورا بیرون آن موضع ناپایا و مردہ می یافتند بلکہ در آن  
 ۱۰۰ سال سکونت داشتند و زود را قدرت نبود کہ آنجا در آید وفات ایشان روز جمعہ  
 و ہجرت اول سال ہی و ہفت ہجری بودہ و مدت عمر از صد سال زیادہ بود قبر در موضع تہہ است

### حضرت شیخ محمد المشور بمیان میر قدس سرہ

نام والد حضرت ایشان قاضی سائیدہ است از اولاد حضرت امیر المومنین عمر فاروق اند  
 رضی اللہ عنہ و حضرت میان میر بیچوائے اہل زمان قطب جہان مشرف خواطر مقتدا می  
 طریقت و اہل اسرار حقیقت تارک کامل عارف و اصل و یگانہ در علم ظاہر و باطن بودہ  
 و فضیلت ظاہری و باطنی بمرتبہ داشتند کہ ہیچ کیے از فضل را قدرت آن نبود کہ در حضور  
 ایشان بخون تواند کرد و ولادت ایشان بقول برادر زادہ ایشان کہ از خویشان حضرت  
 شیخ نویساندہ آورہ بود در شہر سوتان سال نہصد و پنجاہ و نہفت ہجری واقع شدہ  
 و والدین و ہمیشہ ایشان نیز صاحب حال و کشف و کرامات بودند چنانچہ از والدہ ماجدہ  
 خود نقل میفرمودند کہ چون برادر کلان من تولد شدہ والدہ از کشف دریافتہ کہ این پسر  
 عارف غذا بدشد مناجات کردند کہ انہی پسرے نیخوا اسم کہ عارف کامل و تارک  
 و در یاد تو ہمیشہ متغریق باشد باقی آواز داد کہ پسرے و دخترے حق تعالی موصوف  
 باین صفات عطا خواہد فرمود بعد از آن ایشان متولد شدند و خواہر ایشان نیز کہ درین  
 ایام رفید حیات اند و صاحب حال و استغراق عظیم تولد نمودہ اند حضرت ایشان زیادہ  
 از نہشت سال در بلدہ فاخرہ لاہور اقامت و رزیدند و خواص و عوام ردی ارادت  
 بایشان داشتند و سلسلہ علیہ قادر یہ بودند مرید شیخ حضرتند کہ در تفرید و تجرید و ترک  
 یگانہ و بصل از سوتان بودہ اند و کشف عالم ملکوت را پیش والدہ ماجدہ معظمہ خود  
 حاصل آوردند و ادبی نیز بودند از روحانیت حضرت غوث الثقلین پیر دنگیر شاہ  
 محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ گویند ہرگز نام شریف غوث اعظم را بے وضو  
 بر زبان نیاورند و ترک و تجرید و فقر و فنا توکل و قناعت بر سہ اہل زمان خود  
 را نہشت بہ مشغول می بودند و می فرمودند صوفی آن بود کہ بودگی از دوزخ بخدمت

ایشان عرض کرد که اگر حضرت شیخ را وقتی خوش شود مراد در دل یابد آورد و دعا کند فرمودند خاکن  
بر آنوقت که غیر او در دل نگذرد همیشه طریق ایشان مطابق سنت و شرع بوده و در خلا و ملائکه هرگز ایشان  
سخنی که منافای ظاهر شیخ باشد واقع نشد و در طریقت جنید وقت خود بودند و مرید کم میگرفتند و هر  
را مرید کردند برادر سانیدند و خلق بر مرتبه داشتند که هرگز لفظ مرید از زبان ایشان بر نیامده  
می فرمودند یاران ما را بطلبید و فتوح از انبایه ملوک قبول نمی کردند سخنان ایشان همه  
نصیحت و وعظ بود اشعار مناسب بسیار میخواندند و عاشق ترک بودند و می فرمودند  
تارک آنست که هیچ مرادی نداشته باشد چنانچه اگر کمیوی جنب تر نشد باشد جناب بایست  
همچنین اگر حفظه از خطرات در دل مانده باشد همان حال دارد و این بیست میخواندند بیست  
شرط اول در طریق عاشقی دانی که صیبت ترک کردن هر دو عالم را و پشت پا زدن به  
و این طریقه خاصه ایشان است که از نماز نجس با مریدان خود از شهر هر روز بجناب صحراباغا  
میرفتند و در زیر درخت احدا جدا نمی نشستند و چون وقت نماز میرسد همه یکجا شده نماز جماعت  
میگذاشتند و باز متفرق میشدند و شب کعبه خود آمده در راهی بستند گاهی دوتنه از مریدان میمانند  
و آنکه تنها تمام شب مشغول می بودند بعضی از اصحاب ایشان گفتند که روزی حضرت  
ایشان با ملاخواج کلان که از اکل یاران حضرت ایشان بودند بجناب قبرستان رفتند  
و مشغول گشتند ملاخواج کلان را کشف قبور بود گفت حضرت شیخ میشنوند که صاحب این قبر میگوید  
فرمودند چه میگوید گفت می گوید من در آدان جوانی از دنیا رفته ام و بسبب غلماهای بد بجناب گرفتار  
امسال شما عزیزان بر سر قبر من آمدید عجب که من مغرب باشم فرمودند که پیرس از صاحب قبر  
که عذاب تو از چه رفق شود ملاخواج توجه نموده گفت که میگوید که اگر سفتاد هزار بار کلمه طیبه  
ایا اله الا الله خوانده ثواب آنرا بمن بخشید عذاب رفق شود حضرت ایشان بهر کدام  
از اصحاب گفتند که بخوانید و خود نیز خوانند چون با تمام رسد ملاخواج گفت که صاحب قبر  
میگوید بکرم کلمه طیبه و انفاش شمارا عذاب از من برداشتند که امات و خوارق عادات  
از ایشان و از مریدان ایشان بچندان واقع شده که آنرا در تحریر توان آورد و خادم آنحضرت  
نقل کرد که حضرت شیخ دیهوا می گوید بهما بر پشت بام حجره خود می گذرانیده اند شبی مرا فرمودند



که کوزه آب در و دوش من نهاده بچسب راوی گوید که مردی را بخدمت ایشان نهادم  
 کوزه آب مرا فرمودش شدم شب بیادم آمد که کوزه نگذاشته ام بر خاستم و کوزه را  
 بالا بردم دیدم که جانه خواب خالی است در آن شخص و تجسس شدم که میاید بجزه رفته باشد چنان  
 روشن نمودم بجزه فرستم آنجا نیز نیافتم متحیر و متفکر نشستم چون وقت نماز فجر شد حضرت ایشان  
 از بالا آواز دادند که آب طهارت بیار فی الحال کوزه آب بخدمت ایشان بردم و گفتم  
 که حضرت امشب کجا بودند اول فرمودند که خواب دیده گفتم اگر حضرت نخواستند که  
 این خطره از خاطر من بیرون نخواهد رفت فرمودند میگویم اما این سر را بهیچکس نگوئی اگر گفتی ترا  
 زبانی رساند فرمودند امشب تا حال در غار حرا بودم پرسیدم غار حرا کجاست فرمودند  
 غار است که بنیمبر صلعم پیش از بعثت در آن غار خدا عزوجل را عبادت میکردند  
 حجب دارم از حج کنندگان که حج گذارند و ساخته در آن غار بسر بزنند اگر کسی را جادیه  
 در دو اوده سال کشاکش نه شده باشد بیک شب نشستن در آن غار رفوحات روی دهد  
 این فقیر دوبار بلازمت ایشان رسیده بود و حضرت ایشان کمال مهربانی و عنایت  
 خاص بمن داشتند چنانچه در سن بست سالگی مرا باری رویداد که اطباء از معالجه او درماندند  
 چون بادشاه بخانه ایشان دست مرا گرفته گفتند که این پسر کلان ماست و اطباء از علاج  
 این مانده اند توبه فرمایند که حق تعالی این را به بخشد ایشان کاسه آب را طلب داشته و دعا  
 بر آن خوانده و میدند و فقیر داند چون آنرا آشامیدم و روان هفت صحت کامل یافت  
 و بالکل آن آزار رفع شد چون پیش ازین رساله سعی بسکینه الاولیاء در احوال و اوضاع آنحضرت  
 پیر و مریدان ایشان مفصل نوشته بود درین کتاب همین قدر اکتفا نموده شد و فات  
 ایشان روز شنبه بعد از نماز ظهر هفتم ماه ربیع الاول سال یک هزار و چهل و پنج هجری  
 بمعموره لاهور در محله خانی پوره واقع شده و جمع کثیری بر جازۀ ایشان نماز گذارده اند  
 عمر شریف هشتاد و هشت سال و قبر ایشان در موضع هشتم پوریه متصل شهر لاهور است  
 واقع شده بزار و تبرک و از مریدان ایشان که از عارفان کامل و اول مشهور بودند و بر  
 حق پیوسته حضرت حاجی نعمت الله سرسندی است و شیخ نخواست و شیخ اسمعیل و آقا خواجہ کلان

و میان حامد و حضرت امام عبدالغفور و انشد و حاجی صالح و جامع دیگر و قید حیات اند و از اهل  
مردان ایشان اند حضرت امام شاه است و حضرت ملا خواجہ بہاری و شیخ احمد سنائی و  
شیخ احمد دہلوی ختم نمود احوال مشایخ کبار سلسلہ معظمہ بہتر کہ قادر را بہ بہترین مشایخ متاخون  
قدس اللہ اسرار ہم و این فقیر یکچس مثل ایشان ندیدہ در مہر خیر و الحال نیز در واقعہ بلازت  
ایشان مشرف میشود ملت تا ابد این سلسلہ گسستہ باد و اگر دن ایام بدین بستہ باد

سلسلہ شریفہ خواجہای بزرگوار قدس اسرار ہم حضرت شیخ ابو یزید بسطامی  
لقب ایشان سلطان العارفین و نام طفیور بن عیسیٰ بن آدم بن سروشان است و جد ایشان  
کبر بودہ بسعادت اسلام مشرف شد و اصل ایشان از بسطام است صاحب رشحات نوشتہ  
کہ ایشان اولیسی حضرت امام جعفر صادق اند رضی اللہ عنہ و صاحب تذکرۃ الاولیاء گوید کہ  
صد و سیزدہ پیر را خدمت کردہ بودند کی از آنجملہ امام جعفر صادق بودہ اند و ابو حفص و  
یحییٰ معاذ و شفیق لمینی را نیز دیدہ بودند و از ماورای ایشان نقل کند کہ چون لقمہ در دہان  
می انداختم کہ در آن شبہ بودی بایزید و رشکم من طیدی تا آن لقمہ دفع کردی سید الطائفہ  
حضرت جنید فرمودند کہ بایزید در میان ما چون جبرئیل است در ملائکہ و از سخنان بلندے  
کہ از ایشان نقل میکنند شیخ الاسلام در آن باب میفرماید کہ بر بایزید فراوان دروغها  
بستہ اند و از حضرت شیخ بایزید پرسیدند کہ سنت کد ام است و فرض کد ام فرمودہ  
سنت ترک دنیا و فرض صحبت مولا گویند روزے بدجلہ رسیدند و جلہ ہر دو کنار ہم آورہ  
فرمودند بدین عذہ نشوم کہ مرا بہ نیم دانگ بگذرانند و من سی سال عمر خویش بہ نیک دانگ  
بریان نیارم مرا کریم باید نہ کرامت فرمودند عارف نہیج چیز شاد نشود جز بہ وصال فرمودند  
صحبت نیکان بہ از کار نیک و صحبت بہ این بہ تر از کلام بد نقل است کہ ایشان از ابدالزفوت  
مخواب دیدند پرسیدند حال تہیچ نیست فرمودند مرا گفتند ای چہرہ آوردی گفتم درویشی کہ بد را گاہ  
ملک شود از و نہ پرسند کہ چہ آوردی گویند چہ خواہی و طریقہ طفیور یہ منسوب بایشان است  
و بنای این طریقہ بر سکر و غلبہ است و فات ایشان پانزدہم شعبان سال دوصد و ست  
و یک ہجری و بقولی دوصد و سی و چہار بودہ و این دو قول تا یخ وفات از اکثر کتب معتبرہ

که در زمان قدیم نوشته اند نقل کرده شد و آنچه حضرت مولانا عبدالرحمن جامی دوسه و سی چهل  
نوشته اند احتمال دارد از طبقه ای که این تاریخ را نقل کرده اند خالی از ستم نباشد و قبر ایشان

در بطام است

### حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سره

نام ایشان علی بن جعفر است و خرقان موصی است نزدیک بقزوین که ایشان از آنجا آمد  
عنوت روزگار خود بوده اند انساب ایشان در تصوف شیخ بایزید بطامی است و ترتیب  
ایشان نیز در سلوک از روحانیت شیخ بایزید بطامی است اما ولادت ایشان بعد از وفات  
شیخ بایزید بهرینی است و وفات ایشان شب سه شنبه عاشوره سال چهار صد و سبست پنج هجری  
بوده فرموده اند که هرگز با کسی صحبت ندارید که شاگویند خدا و او گوید چیز دیگر شیخ بنعلی قدس  
سره فرموده اند که آن خواهیم که نخواهم ایشان گفتند اینهم خواستی است روزی با صاحب  
خود گفتند که چه چیز بهتر بود گفتند شیخا هم تو بگو که فرمودند دلی که در دی همه یاد او بود

### حضرت شیخ ابوعلی رودباری قدس سره

نام پدر ایشان محمد بن قاسم بن منصور است و از انبای لوک بوده اند و نسبت ایشان  
کبیری میرسد و خال ابو عبدالله رودباری اند و مرید سید الطائفه حضرت شیخ  
جنید بغدادی اند وفات ایشان در سال سه صد و سبست دود هجری بوده و قبر ایشان در مصر

### حضرت شیخ ابوعلی کاتب

اهل ایشان از مصر است و با اکثری از مشایخ صحبت داشتند و مرید شیخ ابوعلی رودباری  
اند ایشان فرموده اند که هرگاه مرا شکلی میشد پیغمبر صلعم را بخواب میدیدم و آنرا می پرسیدم  
و وفات ایشان در سال سه صد و چهل و شش و بقولی سه صد و پنجاه و شش هجری بوده

و قبر ایشان در مصر است

### حضرت شیخ ابوعثمان مغربی قدس سره

نام ایشان سعید بن سلام است و اهل ایشان از مغرب شاگرد ابوالحسن صالح دینوری  
مرید شیخ علی کاتب بوده اند و ابویاقوب نهر حوری و حبیب مغربی و ابو عمر و زجاج صحبت

داشته اند و سالها محاور که مخطئه نموده اند شیخ الاسلام گویند که وی سه سال در که منقطع بود و در حرم بولی نکرده حجت حرم وفات ایشان در نیشاپور واقع شده است در سال سه صد و هفتاد و سه هجری و قبر ایشان نیز در نیشاپور است بهلوی ابو عثمان جری و ابو عثمان نصیبی

### حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمه الله

نام ایشان علی است و ایشان را نسبت ارادت باطن از دو جانب است یکی از شیخ عثمان بن محمد برود واسطه بید الطائفة شیخ حلبی بغدادی میرسد و نسبت دیگر از شیخ حسن خسرو فانی بیه واسطه شیخ بایزید بسطامی می پیوندد و صاحب کشف الحجب در ادایل بهجت ایشان رسیده و ایشان را قطب و مدار علییه وقت نوشته اند با شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سره صحبت داشته اند وفات ایشان در سال چهار صد و پنجاه

### شیخ ابوالعلی باریز قدس سره

نام ایشان فضل بن محمد است و تارخ قدس سره است از مضامین طوس شیخ الشیوخ خراسانی بودند و شاگرد استاد امام قشیری و مرید شیخ ابوالقاسم گرگانی اند و شیخ ابوسعید ابوالخیر القمات نموده اند وفات ایشان در سال چهار صد و هفتاد و سه هجری بود و قبر در طوس است

### حضرت خواجه ابوسفیر بن ابی البرکات رحمه الله

کنیت ایشان ابولعیوب و اصل ایشان از همدان است و مرید شیخ ابوالعلی فارمدی اند و از شیخ ابواسحاق شیرازی گرد نیز استفاده نموده اند و شیخ عبد الله حبیبی و شیخ حسن سمرقانی صحبت داشته اند و چون بغداد رفتند حضرت عوث الثقلین را هم دریافتند و در مجلس حضرت عوث اعظم اکثر حاضر میشدند خفی مذہب و سلسله خواجهای بزرگوار بوده اند و ولادت ایشان در سال چهار صد و چهل هجری بوده وفات در راه مرده پانصد و سی و پنج هجری رسیده و داده و قبر ایشان در مرده است ایشان را چهار خلیفه بودند خواجه عبد الله برقی و خواجه حسن انداتی و خواجه احمد لیدی و خواجه عبد الله الحاقی محمد وانی رحمهم الله تعالی

## حضرت خواجه حسن انداقی رح

کنیت ایشان ابو محمد است و نام حسن بن حسین و انداق موضع است در نواحی بخارا و ولادت ایشان در سال چهارصد و شصت و چند هجری و وفات در سال پانصد و پنجاه و دو و در قبر ایشان در بخارا بیرون دروازه کلک آباد در مرز شیخ ابو کبیر

## حضرت خواجه احمد سیوی رح

مولد ایشان سیسی است و آن شهریت مشهور از بلاد ترکستان صاحب آیات و کرامات حلیمه و مقامات رفیعیه بوده اند در طفلی منظور نظر باب ارسلان شده اند که از غنظی مشایخ ترک ده اند و بشارت و بشارت حضرت سید انبیا صلی الله علیه و سلم باب ارسلان ایشان را ترتیب نموده اند بعضی ترقیات در خدمت باب ارسلان کرده اند اما کار را در خدمت خواجه یوسف همدانی با تمام رسانیده اند و از کبار خلفای ایشان گشته و سر حلقه مشایخ ترک ایشانند منصور اما که بسبب باب ارسلان و سعید اما و سلیمان اما و حکیم اما از خلفای ایشانند وفات خواجه احمد سیوی در سال پانصد و شصت و دو و هجری و در و قبر در سیسی است

## حضرت خواجه عبدالحق عجمی رح

تمام والد ایشان امام عبدالحق عجمی است و والده ایشان از اولاد ملوک روم بوده و سر حلقه سلسله خواجهای بزرگان خجند گوار ایشانند و انتساب خواجه بهار الدین نقشبند قدس سره بایشان است عالم بوده اند معلوم ظاهری و باطنی و طریقه ایشان تمام متابعت شرح شریف و سنت آن سرور صلعم بوده حضرت ایشان را در جوانی بفرزند قیام قبول نموده فرموده بحوض آب در آبی و غوطه خوردن ببلبله آله الا اند محمد رسول الله و ذکر دل را بایشان آموخت و چون خواجه یوسف همدانی به بخارا آمدند صحبت ایشان را دریافتند و خرقة از خواجه یوسف پوشیدند و مرتبه ولایت ایشان چنان شد که یک وقت نماز کعبه میفرستند و میخوانند و میآمدند و ولادت ایشان در عجم دانست و آن قصه ایست در شمس فرنگی بخا و نشوئانی ایشان و نیز در انجاست و این کلمات از ایشان است بموش در دم و نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن و وفات ایشان در سال پانصد و هفتاد و پنج واقع شد و قبر ایشان در عجم دانست

### حضرت خواجه عارف ربوگرمی قدس سره

مرید و خلیفه خواجه عبدالخالق اندموله و مدفن در موضع ربوگر است و آن ده است از توابع بخارا و فاته ایشان در سال هفتصد و پانزده هجری بوده است

### حضرت خواجه محمود الخیر فعنونی رحمہ اللہ تعالیٰ

ایشان مرید و خلیفه خواجه عارف ربوگرمی اند و ولادت ایشان در موضع الخیر فعنون است و آن دهی است از مصافات بخارا و فاته ایشان در سال هفتصد و پانزده هجری بوده و قبر ایشان نیز در بخارا

### حضرت خواجه علی راسینی قدس سره

لقب ایشان در سلسله خواجاسی بزرگوار قدس است اسرار هم حضرت عزیر است مرید و خلیفه خواجه محمود الخیر فعنونی اند ایشان را مقامات علیه و کرامات خاصه بسیار بوده از ایشان منقول است که سیفر نمودند اگر در دوسه زمین یکی از فرزندان عبدالخالق عجمدانی بودی حسین بن منصور هرگز بر سر دراز نرفتی و اینجا مراد از فرزندان مرید اند و ولادت ایشان در راسین که قصبه الیت از بخارا و فاته در سال هفتصد و بیست و یک هجری بوده و مدت عمر یکصد و سی سال و قبر در خوارزم است

### حضرت خواجه محمد بابا ساسی قدس سره

مرید و خلیفه حضرت عزیز اند و حضرت خواجه بهار الدین نقشبند را بغیر زندی قبول کرده و باصحاب می گفتند که این مردیت که بوی این بار سیده بود زود باشد که مقتدای روزگار شود پس روی با سید میر کلال که مرید و خلیفه ایشان بود کرد و فرمودند که در حق فرزندم بهار الدین شفقت و در بلیغ نداری و ترا بخل نکنم اگر تقصیر کنی و امیر برپای خاستند و در بر سینه نهاده گفتند که مرد نباشم اگر تقصیر کنم و ولادت ایشان در قریه ساسی بوده است که از جمله دیهای راسین است و قبر ایشان نیز در اینجا

### حضرت سید امیر کلال قدس سره

ایشان از مریدان و خلفای خواجه محمد بابا ساسی اند و ولادت ایشان در موضع سوخارا و فاته ایشان در وقت نماز باشد و روز چشتم به ششم جمادی الاولی سال هفتصد و هفتاد

فرد و جبری بوده و قبر ایشان در موضع سوخا راست

حضرت بهار الدین نقشبند قدس سره

امام ایشان محمد بن محمد التجاری است و در سنه ۷۵۰ قمری در ساله بهائی که در مقامات خواجه است  
می نویسد که حضرت میفرمودند من و پدر بصنعت کتب بانی و نقشبندی مشغول می بودیم و همین نقل  
را بخط مولانا عبدالرحمن حامی قدس سره نیز نوشته باقم سر سلسله حضرت خواجه های نقشبندی  
اند ایشانرا نظر قبول از فرزند می خواجه محمد با با ساسی است و مرید سید امیر کلال اند و ادیبی  
نیز میخواندند از روحانیت خواجه عبدالخالق عجمی و ابی قدس الله سره و از خدمت قتم شیخ  
و خلیل انا که از مشایخ ترکستان بوده اند فائده ها گرفته اند و غوث وقت و قبله اولیای زمان  
خویش بوده اند و خاص و عام روی بایشان داشته اند و طریقه ایشان تمام مطابق شرح شریف  
بوده و مذہب امام اعظم رضی الله عنه داشتند و اکثر مشایخ این سلسله حنفی بوده اند از خواجه بزرگ  
پرسیدند که در طریقه شما جبر و خلوت و سماع می باشد فرمودند که نمی باشد پس گفتند که بنای طریقه شما  
بر صیفت فرمودند که بظاہر با خلق و باطن با حق سبحانه و تعالی مبین است از درون شنو است و  
در برون بیگانه باش و این چنین زیبا روشن کمی بود اندر جهان و دائم همه جا و با همه کس در کار  
سیدار نفقه چشم و دل جانب یار و گویند که حضرت خواجه را هرگز غلام و کنیز نمی بوده است  
ایشانرا ازین معنی سوال کردند فرمودند که نبدگی با خواجگی راست نیاید از ایشان پرسیدند  
که سلسله شما کجا میرسد فرمودند که از سلسله کسی بجای نمیرسد و پرسیدند که در باب سماع چه می فرمایند  
فرمودند که اگر نمی کنم و این کار نمی کنم و خواجه بزرگ را خوارق و کرامات از ان بیشتر است  
که شمه از ان بیان توان نمود و از والدہ ماجدہ ایشان منقول است که می فرمودند فرزندم  
خواجه بهار الدین چهار ساله بود که گفت این گا و ماگو ساله سفید پیشانی خواهد آورد و بعد از چند ماه  
به همان صفت گوساله بنزد گویند چون حضرت خواجه بکر معظمه رفتند در ان روز که حجاج  
قربان میکردند فرمودند ما هم یک پسر داریم او را در راه ضرا قربان کردیم در ویشانی که در ان سفر  
همراه ایشان بودند آن نایب را نوشتند چون به بخارا رسیدند و تحقیق نمودند پسر خواجه همان روز  
فوت شده بود و چنانچه ایشانرا در ایام غیبت خود تصرف بوده است الحال نیز همان تصرف

ولادت ایشان در محرم سال هفتصد و هشتاد و هجری در قصر عارفان بوده وفات در شب دوشنبه سوم ماه ربیع الاول سال هفتصد و نود و یک هجری روی داده و مدت عمر شریف ایشان هفتاد و سه سال بوده و قبر ایشان متصل شهر نجار است در قصر عارفان خواجه بزرگوار علیه الرحمه وصیت کرده بود که پیش جنازه ما این بیت بخوانند بیت مفلسانیم آمده در کوچه دوشنبه شریفی انداز جان رسیده حضرت خواجه را اصحاب بسیار اند اهل ماوراءالنهر اکثری مرید ایشانند اما شهر و بهتر و بهتر خواجه محمد پارسا و خواجه عطار الدین عطار و ملا یعقوب جرجانی و خواجه عطار الدین محمد زانی رحمه الله

### حضرت خواجه محمد پارسا قدس سره

نام ایشان محمد بن محمد بن محمود الحنفی النجاری است و لقب ایشان پارسا و این لقب را خواجه بزرگ عنایت فرموده اند از کبار اصحاب خواجه بزرگ اند در مرض اخیر خواجه بزرگ در غیبت ایشان با اصحاب و احباب در حق ایشان فرمودند مقصود از ظهور ما وجود است و را بهر دو طریق جذب و سلوک تربیت کرده ایم اگر مشغول میشود جهانی از و منور میگردد و چون در محرم سال هفتصد و هشتاد و هجری بطواف بیت الحرام زیارت بنی صلعم سفر کردند همه جا سادات و مشایخ و علماء با کرام و اعزاز تمام پیش می آمدند چون بکه معظمه رسیدند ارکان حج را تمام کردند ایشان را مرضی عارض شد و از آنجا متوجه مدینه شریفه شدند و در روز چهارشنبه بست و سوم ذی الحجه مدینه رسیدند و در روز پنجشنبه بست و چهارم ماه مذکور بجوار رحمت حق پیوستند و شب جمعه ایشان را دفن نمودند و قبر ایشان در بقیع بجوار رقبه امیر المومنین عباس رضی الله عنه واقع است و سن شریف ایشان هفتاد و سه سال بوده

### حضرت خواجه ابو نصر پارسا رحمه الله

لقب ایشان برهان الدین و حافظ الدین است فرزند خواجه محمد پارسا اند و مرید ایشان فاضل و عارف و کامل بوده اند در تفکرات آورده اند که بایه سلوم شریف در رسوم طریقت ابوالد بزرگوار خود رسانیده بودند و در نفی وجود و بذل موجود کار را از ایشان گذرانیده در سفر حج زیاده خود بودند فرمودند که وقتی که والد من فوت میشدند بر سر بالین ایشان حاضر نبودم چون حاضر شدم روی مبارک ایشان را کشادم تا نظری کنم چشم کبشادند



و بیسم نمودند اضطراب من زیاده شد روی خود را بر کف پائے ایشان نهادم پائی خود را  
بالا کشیدند وفات خواجه ابو نصر پارسا در سال هشت صد و شصت و پنج هجری بوده و قبر ایشان  
در خط بلخ است

### حضرت خواجه علاء الدین عطار رحمة الله

نام ایشان محمود بن محمد التجاری است و اصل ایشان از خوارزم بوده از کبار مریدان خلفائے  
خواجه بزرگ اند و در ایام حیات خود ترتیب بسیاری از مریدان حواله بایشان کرده اند  
و میفرمودند که علاء الدین خیلی بر ما سبک کرده است و صبیحه خواجه بزرگ در خانه خواجه حسن عطار  
فرزند طاعت ایشان بوده چنانچه خدمت مولانا شیخ در جمع خود از حضرت خواجه اتر از قدس  
سره نقل کرده اند که خدمت خواجه حسن داماد حضرت خواجه بزرگ بوده اند قدس الله سره  
وفات ایشان بعد از نماز غفین شب چهارشنبه بستم رجب سال هشت صد و دو بوده و قبر  
ایشان در ده توجانیان است و وفات خواجه حسن عطار در شب دوشنبه عید قربان سال  
هشت صد و ست و شش هجری واقع شده و قبر در توجانیان است

### مولانا یعقوب چرخ رحمة الله

اصل ایشان از موضع چرخ است و چرخ دیهی است از تیره لکوک از توابع غزنین واقع شده  
تقریر در آنجا رسیده و قبور اجداد ایشان در آنجا است و ایشان مرید بیواسطه خواجه بزرگ اند  
و اول مبارکه بخدمت شریف ایشان رسیدند فرمودند که از خود کاری نمیکنم امشب بیسم  
اگر ترا قبول کنند ما نیز قبول کنیم مولانا یعقوب چرخ فرمودند که هرگز شبی سخت تر از آن بر من  
نگذشته است که آیا چه شود چون بامداد بخدمت ایشان رفتم فرمودند قبول کردند ایشان را  
خواجه علاء الدین عطار سپردند بعد از وفات خواجه بزرگ در صحبت علاء الدین عطار بر تیره گما  
رسیدند و جامع گشتند در علوم ظاهری و باطنی و ولادت ایشان در غزنین است و قبر ایشان  
در موضع مرقوکه کی از مواضع حصار شادمان است واقع شده

### حضرت خواجه عبدالقدوس سره

قبر ایشان ناصر الدین احرار است و نام پدر ایشان خواجه محمود بن شهاب الدین است

و جد ایشان بسیار بزرگ بوده اند و حضرت خواجه بهترین و کامل ترین مریدان مولانا بقدر  
 چرخ اند و سرسلسله خواجه احراری اند و مقتدای طریقت و رہنمای حقیقت بوده اند و اهل  
 ما در انصرو خراسان ایشان را بجای بزرگ سیدانسته اند و کرامات و خوارق عادات  
 بی نهایت از ایشان ظهور رسیده حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره اعلا  
 و اعتقاد بسیار داشته اند چنانچه بعضی کتبها بنام ایشان تصنیف کرده اند و ایشان را  
 بجای پیر خود سیدانسته اند حضرت خواجه راهم کمالی محبت و یگانگی با ایشان بوده و نزد  
 حضرت مولانا با ایشان ملاقات کرده اند چون بار آخر حضرت خواجه مولانا عبد الرحمن جامی  
 را دیدند فرمودند محاسن سفید گردید ایشان در بدیهه این بیت را گفتند بیت پیرانه سر  
 کشیم سرور ره سگانت به موی سفید کردم جاردب آستانست با گویند که حضرت خواجه  
 احرار را مال و زراعت بی نهایت بوده همه را در راه الهی صرف می نمودند و چون سال  
 با آخر رسیده انبارهای ربوده و این از کرامات حضرت خواجه است و درین باب حضرت  
 مولانا فرموده اند ابیات پنهان مرزعه در زیر کشت است با که زاد رفیق راه بهشت  
 است با درین مرزعه فشانم دانه با در انعام هند انبار خانه با ولادت ایشان در ماه  
 رمضان سال هشت صد و شش هجری در قریه باغستان که از توابع تاشکندست بوده  
 وفات ایشان شب شنبه است و نهم سلخ ربیع الاول سال هشت صد و نو و پنج  
 واقع شده مدت عمر شریف نود سال است چندانکه در قبر ایشان دروغ فرستاد

### حضرت مولانا نظام خاموس رحمة الله

ایشان فاضل تر و کامل ترین مریدان و خلفای مولانا نظام الدین خاموس اند و از علوم  
 ظاهری و باطنی بهره تمام داشته اند و بر جاده شرع و سنت مستقیم بوده اند چون نخبه اسان  
 تشریف برده اند به سید قاسم تبریزی و مولانا ابو یزید بورانی و شیخ زید الدین خانی  
 و شیخ بهار الدین عمر صحبت داشته اند حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره السلام  
 در دفعت مذکور ساخته اند که روزی میگفتند بعضی از درویشان فرق میان خواب  
 و بیداری خبر بآن نمیتوانند که در خود خفتی که بعد از خواب می باشد میان بند و الا کیفیت

مشغولی ایشان در خواب و بیداری بر یک طریقه است بلکه در حالت خواب که بعضی موانع مرتفع  
 میشود و مرگمان چنانست که آنچه میگفتند اشارت بجمال خود میکردند و وفات ایشان در اثنای  
 هجرت پیشین روز چهارشنبه هفتم جمادی الاخری سال هشت صد و شصت هجری بوده و قبر ایشان  
 در خیابان هرات است

### مولانا عبدالرحمن جامی قدس سره

لقب اصلی ایشان عامد الدین است و لقب مشهور نور الدین و مخلص جامی و نام والده ایشان  
 احمد بن محمد دشتی بوده و دشت محل است از محلات صفقان خفی مذہب بوده اند و آنچه در عوام است  
 که ایشان مذہب امام شافعی نقل کرده اند خلاف است چنانچه شخصی از خدمت مولانا  
 زین الدین قوایس ازین معنی پرسید فرمودند که غیر واقع مردم فرا گرفته اند کتاب چهار  
 مذہب حضرت شیخ سعید خرقانی را که از کتب معتبره همراه آورده بودند بمسائل احوط عمل  
 ننموده اند مثل وضو ساختن بعد از مس مراة و مس اندام تنائی و غیره و حضرت مولانا عالم  
 عامل عارف کامل و درنون علم ظاہری و باطنی جامع و مقبول عالم و مقتدی اہل یاد و انہر  
 و خراسان و مشوای زمان بوده اند و سلطان حسین مرزا را کمال عقیدت و نیازمندی  
 بخیمت ایشان بود و از کمال و افضل مریدان سعد الدین کاشغری اندر حمہ اللہ تعالیٰ  
 چون بخد مت مولانا سعد الدین رسیدند فرمودند کہ شاہبازی بجنگ ما افتاده و بسط  
 پنجہ بزرگ میرسد و خواجہ محمد پارسا را در خراسان ایام طفولیت ملازمت کرده بودند  
 حضرت خواجہ پارسا بنائی بایشان غایت نمودند و خواجہ احرار قدس اللہ سرہ ایشان را  
 کمال تعظیم و احترام می نمود و چنانچہ از نہایت محبت در مکاتیب خود فقط عرض داشت می نوشتند  
 و میفرمودند کہ آن بانی در خراسان است مردم چہا بر دشائی چراغ جادو انہری آیند با وجود  
 این بزرگی حضرت مولانا را حال برین سوال بود کہ ہرگز اظہار درویشی و کرامات نمی فرمود  
 و میگفتند بر کشف و کرامات اعتمادی نیست و خود را گاہ در لباس عالم ظاہری و گاہ در  
 شعر و شاعری پنهان داشتند و می فرمودند کہ بتر حال بشرط این طریقه است اما حاشا کہ  
 اندیشہ و خیال ایشان پشیہ شعر باشد ہرگز در هیچ نفس از شغل باطنی خالی نمی بودند و در فضیلت

عجری بوده اند سراج بجا سیت ایشان لم یکنه گذشته نفس قدسی حق تعالی بایشان داده بود اشعار  
ایشان که بهترین شعرهاست تمام مثل برحقائق و معارف و بر حضرت مولانا از ابتدای حال مرتبه  
کمال کشش عشق و جذب محبت غالب بوده چنانچه فرموده اند میت لذت عشق فرود رفته مراد در کمال  
عشق میگویم و جان سید هم از لذت وی و گفته اند سه غم عشق از دل کس گم مبادا و دلی بی عشق  
در عالم مبادا و متاب از عشق روگردان خود مجاز نیست که آن بهر حقیقت کار ساز نیست و اگر چه  
بظواهر حال غلق خاطری می بود اما از طعن این باکی نداشته اند میت کار جامی عشق خوابانسته  
عالی و در پی انکار او او همچنان در کار خویش و این محبت آن بود که میفرمودند هر چند عارف  
کامل و اصل بعد از تحقیق بجهت ازلی و اتصال محبوب لم یزنی در هر چه نکر و جز یک چیز نبیند و در هر چه  
آورد و جز یک چیز بخوید اما در او اخرا از جمیع تعلقات ترک واجبات نموده میفرمودند که محبت است  
که از همه چیز قطع غلق کند و خواست او خواست محبوب گردد در باطنی با عشق توام هوا نماند  
و هوس با آتش سوزنده چپان مانند شمس و خواهد زد تو مقصود دل خود همه کس و جامی از تو  
ترا همین خواهد و بس و هیچ خواهش و مرادی بغیر از طلب الهی نداشته و میفرمودند میت  
است مراد هر کس چیز دیگر از این جهان نیست مراد غیر تو جامی نامراد را و همیشه در وجد و ذوق  
می بوده اند چنانچه چند بیت سماع میفرمودند و در اواخر حال که کمال رسید ند می گفتند  
و باطنی خوشوقت کسی که می درین مخخانه و از خم بسو کشند از پیانه و صد بار اگر نیست  
شود عالم هست و واقف نشو که هست عالم یانه و حضرت مولانا را فهم و طبعی که بود بالا  
از ان بنا شد و بسیار خوش خلق و تکلم و شگفته بودند و مطایبه های لطیف می فرمودند و  
تصانیف ایشان چل و چار است بعد و نلفظ جام و همه در عالم مشهور و معروف و محکم  
را بران سخن نیست و شواهد النبوة و نفعات الانس که سخنان لطیف و نکته های دقیق در آن  
مندرج است و چشم از تصانیف ایشان است و در شوقی یوسف زینبا و در عزلیات  
دیوان اول که بهترین اشعار است مثل ندارد و این فقیر همیشه تصانیف نظم و نثر ایشان را  
مطالعه می نماید و از برکت آن کلام حقیقت انتظام فایده میسر باید و این کتاب را می نویسد  
همه از متبع و شاگردی ایشان است فصاحت و بلاغت و در سوز حال حضرت مولانا

از کلام ایشان ست و یکی از علمای این زمان در باب حضرت مولانا طعن و انکار می نمودند و سخنان ناشایسته میگفت فقیر او را منع میکرد بعد از فوت آن مرد یکی از فضلا که عالم و عامل است شبی او را خواب دید با اضطراب تمام پرسید سبب اضطراب چیست گفت بدرجهت رفته بودم و میخواستم در آیم که مولانا عبدالرحمن جامی اندر دامن مرا گرفت و نگذاشت و چون نسبت انکار فقیر را بجهت ایشان دانست بود نام فقیر را گرفت که بایشان بگویند که مولانا عبدالرحمن جامی بگویند مرا بگذارد و از تقصیر من در گذرند و ولادت ایشان در حره و جام در بست و دوم شعبان سال هشت صد و هفتده هجری بوده و مدت عمر شریف هشتاد و یکسال و وفات ایشان بعد از حضرت خواجه احرار لبته سال است و هشت صد و نود و هشت هجری بهر دهم ماه محرم روز جمعه در وقت اذان سنت و قبر ایشان در خیابان هرات است متصل قبر پیر خود و برداشت جنازه ایشان را سلطان حسین مرزا با جمیع اهالی موالی خراسان نموده است

### حضرت مولانا عبدالغفور لاری قدس سره

لقب ایشان رضی الدین است و اصل ایشان از لار و از اعیان آن دیار بوده از اولاد سید عباده اند رضی الله عنه که از کبار انصار و از قبیلہ انصار و از قبیلہ خزرج است مرید کامل و شاگرد رشید حضرت مولانا عبدالرحمن جامی اند و حضرت مولانا در باب ایشان فرموده است اینجا که فخر و دانش من می بود شکاری با بازیست تیز رفتار عبدالغفور لاری و حضرت مولانا مرید کم میگرفته اند وی فرمودند که یک مرید کامل که باشد کافیت و این اشاره بلام عبدالغفور است که کامل بوده اند و ایشان را در علوم ظاهری و باطنی قدرت تمام بوده و وحاشیه بر شرح ملا و نجات الانس نوشته اند و حل مشکلات و لغات آنرا نموده اند و کمال محبت و اخلاص بخدمت پیر خود داشته اند و روز وفات حضرت مولانا قدس سره در خدمت بوده اند و وفات ایشان بعد از طلوع آفتاب روز یکشنبه پنجم شعبان سال نهصد و دوازده هجری بوده و قبر ایشان متصل قبر حضرت مولانا در خیابان هرات است سعادت مند مرید که بعد از مردن هم در خدمت پیر خود باشد

### حضرت خواجه عبدالشہید قدس سره

نام پیر ایشان خواجه کاخاچه بن حضرت خواجه عبداللہ احرار است و چون متولد شد ندو له خواجه

بخدمت حضرت خواجه احرار قدس سره بردند و حضرت خواجه ایشان را در کنار گرفته فرمودند که این  
پسر عارف خواهد شد و بیگانه نفس حضرت خواجه یکمالات ظاهری و باطنی و مقامات عالی رسیدند  
و کرامات و خوارق جلوه بسیار از ایشان بطور پیوسته و پیوسته و پیوسته و پیوسته آورده بودند  
اهل هند کمال اعزاز و احترام بجای آورده اکثری مرید گشتند و طریق ایشان در سلوک بطریق  
حضرت خواجه بزرگ بوده و هر ده سال در هندوستان بوده در سال نصد و هشتاد و دو هجری  
و فرمودند که وقت رحلت ما نزدیک رسیده ما موریم با کمال شوق استخوان خود را در مرقده گورخانه  
آبای خود رسانیم و متوجه مرقده شدیم و بعد از رسیدن مرقده دو سه روز رحلت نمودند و قبر  
ایشان در حواله حضرت خواجه احرار است

ایشان در حواله حضرت خواجه احرار است

حضرت خواجه باقی رحمه الله

اولی حضرت خواجه بنابر الدین نقشبند و نظام مرید مولانا خواجه ابی انبی اندکی از مریدان خواجه  
گفت که وقت رحلت خواجه فرزندان ایشان را حاضر ساخته پرسیدند که در باب این کودکان  
چه می فرمایند گفتند صریح فرزند بنده است خدا را غمش محو و وفات ایشان در سال هزار  
و دوازده هجری بوده و مدت عمر شریف ایشان چهل سال و نیمه و در دهلی است

با ششم خواجه و صالح خواجه و هبیدی قدس اسرار هم

و هبیدی از مضافات مرقده است و هر دو برادرند و درین زمان مقتدای ماوراءالنهر بودند و  
آنجا را روی ارادت بخدمت ایشان بوده با ششم خواجه برادر کلان و پسر خرد و صالح  
خواجه بودند و در مرقده می بوده اند و مرید پدر خود اند و خواجه کلان خواجه و ایشان مرید خواجه  
کلان جو یاری و ایشان مرید خواجه محمد کاشانی و ایشان مرید مولانا محمد قاضی و ایشان  
مرید حضرت خواجه احرار قدس اسرار هم و وفات با ششم خواجه روز دوشنبه ربیع الاول  
سال هزار و چهل و شش هجری بوده و قبر در و هبیدی است و صالح خواجه در پنج بوده اند  
کرامات و خوارق از هر دو برادر بسیار ظاهر شده و وفات ایشان در ماه محرم سال هزار و  
چهل و هشت هجری بوده و قبر ایشان در پنج است و مدت عمر نقباء و هشت سال تمام شد  
احوال مشایخ سلسله مبرکه نقشبندیه قدس اسرار هم

بیان احوال مشایخ سلسله شریعیه قدس الله اسرارهم و سلسله ایشان  
از حضرت خواجہ حسن بصری کبیرت امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه میر

حضرت خواجہ عبدالواحد زید قدس سره

اصل ایشان از بصره است در حسن بصری است و شاگرد حضرت امام اعظم اندر رضی الله عنهما  
ارادت از ایشان پوشیده اند چون ذکر حضرت حسن بصری بعد از صحابه رضی الله عنکم مذکور شده  
ازین جهت اول درین سلسله نوشته نشده ایشان پس بزرگ بودند خوارق و کرامات بسیار  
از ایشان نظیر رسیدن نقل است که روزی جامع از درویشان که در خدمت ایشان بودند  
گرسنگی بر آنها غلبه کرد و آرزوی حلوا کردند چیزی حاضر نبود و خواجہ رومی با همان کردند و از حق بیجا  
و تقاضای محبت آن جامع در خواستند فی الحال دینار بای زر از آسمان بارید خواجہ  
فرمود که همان مقدار که بخلوا کفایت کند بردارید و میدان چنان کردند و حلوا آوردند و خواجہ  
از آن تناول نمود و سبب تناول نمودن این است که چو باریدن دینارها از کرامات  
ایشان بود و نخواستند که از کرامات خود خوراک خویش سازند که خوراک این جامع از کسب  
و مشقت ایشان میباشد چنانچه در روایتی در بادیه تشنه شد ویر از آسمان قدری زرفرو  
گذاشتند بر آب مرد رویش گفت بمنزت تو بخورم آب مگر از دست اعرابی که مرا سیله  
زند و مشرب آب دهد و گرنه بکراماتم آب نیاید قادی که آب در جوف من پدیداری یعنی  
کرامات ظاهری این از کبر نبود و وفات ایشان در سال یکصد و هفتاد و هفت هجری بوده

حضرت فضیل بن عیاض رحمه الله

کمیت ایشان ابوعلی است و باصل کوفه و بعضی گفته اند از خراسان از ناحیه مرو و بعضی  
گفته اند تولد ایشان در عمرقند بوده و نشو و نما در باور و نیز گفته اند که بخاری الاصل بوده اند  
و میر خواجہ عبدالواحد بن زید و شاگرد امام اعظم اندر رضی الله عنه و بابزاسم او هم و بشیر خانی  
و سفیان ثوری و داؤد طائی معاصر بودند در حقائق و معارف یگانه عصر نقل است که روزی  
فرزند خود را در کنار گرفته می بوسیدند چنانچه عادت پدر آنست که کودک گفت ای پدر  
مرا دوست میداری گفت بلی گفت خدای را دوست میداری گفت بلی گفت بلی کودک گفت

نویس

بیکدیگر دوست توان داشت ایشان دانستند که این سخن از کجاست دست بر سر دهن  
 کوک را بنیداختند و بخت مشغول گشتند و فرمودند هر کس که از خدا نترسد از همه چیز نترسد  
 نیز فرموده اند که چون حق تعالی بنده را دوست دارد بنده بسیارش در چون دشمن دارد دنیا را  
 بروی فرخ گرداند فرموده اند که هر که خود را قیمتی نهد او را از تواضع نصیبی نیست و فرموده اند که تو نباید  
 بجای ساکن شوی که کس شما را نبیند و نه شکس را که عظیم نیکو بود فرموده اند چنانکه عجب بود که در  
 گزیند عجب تر از آنکه در دنیا خندند و فرموده در دنیا در آمدن آسان است اما بیرون آمدن  
 و خلاص شدن دشوار فرموده اند چون ترا گویند خدا را دوست داری خاموش باش اگر  
 گویی نه کافر گردی و اگر گویی دارم فعل تو فاعل دوستان نماز و نجات ایشان در ماه محرم  
 سال کیصد و هشتاد و هجری بوده و قبر ایشان در که مغرب در مزارات معل

### حضرت سلطان ابراهیم اوهم رحمه الله

کنیت ایشان ابواسحاق و نام پدر او هم بن سلیمان بن منصور بنی است و ایشان از ابناء کونان  
 و در او اکل حالی بادشاهی بوده اند و در جوانی توبه کرده اند گویند شی بر تخت خفته بودند و بخت  
 سفت خامه بنید گفتند گیتی گفت آشنا شتر کم کرده ام میجویم گفتند شتر بر بام چگونه بود گفت  
 ای خافل تو خدای را در جای اطلس بر تخت زنی طلعی این از شتر بر بام چنین عجب شتر  
 ازین سخن پستی در دل سلطان افتاد متفکر و تخیل گشتند روز دیگر بار عام دادند و ارکان دولت  
 همه بر جای خود ایستادند ناگاه مردی با هیبت از در آمد چنانکه هیچکس مانع او نتوانست شتر  
 تا پیش تخت سلطان گفتند چه خواهی گفت درین رباط فردی آیم گفتند رباط نیست سر  
 نست گفت این سرای پیش از تو از که بود گفتند از پدر من گفت پیش از وی از که بود گفتند  
 از پدر من گفت از وی از که بود گفتند از فلان چنین چند کس را ستوده اند او گفت پس این  
 رباط بنده کی میرود دیگری می آید تا بدید شد سلطان تنها با اضطراب تمام از عقب او روان  
 شد و گفتند تو کیستی گفت من خضرم در دل ایشان خونی عظیم پیدا شد و در لجه نهادند  
 خندیدند که با تفری میگوید بیدار شو پیش از آنکه برگت بیدار کنند این چند لوبت گفت  
 ناگاه آهوی دیدند و خود را بد مشغول کردند آهوی سخن آمد و گفت مرا بصید تو فرستاده اند



تو مرا صید توانی کرد حال بر سلطان متغیر گشت و از جامهای که داشتند بیرون آمدند و ترک  
سلطنت نموده دست در طریقت زدند و مکمل مظهر رفته با امام اعظم و سفیان ثوری و ابوبکر  
غسولی صحبت داشتند و کسب علوم از حضرت امام اعظم رضی الله عنه نمودند و حضرت امام ایثان را  
سید نامی فرمودند سید البطافه جنید قدس الله سره فرمودند که ابراهیم او هم کلید علمهای این طائفه است  
و صحبت از حضرت علی السلام بوده اند و خرقة الاولاد از فضیل عیاض پوشیده اند و در همه عمر بجز کسب  
خود قوت ننموده اند و یگانه زمان و بادشاه برود جهان و سید اقران بود و خوارق و کرامات و بزرگی  
حضرت سلطان زیاده از آنست که در تحریر و بیان در آیند گویند چون داروی از غیب فرود  
آمدی گفتی کجا اندر ملوک دنیا که بپسند که این چه کار دوار است تا از ملک خودشان تنگ و عار آید  
نقلست که وقتی که در شتی خوانستند که بنشینند و سیم نداشتند و آنها زری میخوانستند و در کعبت نماز کردند  
و گفتند الهی از من چیزی میخواهند در حال ریگ لب دریا تمام در شد مشتی برداشتند و بایشان  
دادند نقلست که روزی که برب و حله نشتت پاره پاره خرقة مید و خند سوزن ایشان در و حله افتاد و ایشان  
بد حله کردند و بزرگان مای سر بر آوردند و هر یکی را سوزنی زرین در دهان سلطان فرمودند سوزن خود  
خواهم مای ضعیفه آن سوزن را در دهان گرفته آورد و پیش حضرت سلطان نهاد فرمودند که من  
چیزی که یافتم بگذاشتن ملک بلخ این بود و وفات ایشان شانزدهم جمادی الاول در سال  
کلیف و شصت و دو یا شصت یک هجری بوده و قبر ایشان در حبله شام است و بر دایسته  
لقد اد و قول اول واضح است

### حضرت خواجه حذیفه مرعشی رحمہ اللہ

مرعش شهر است از توابع شام از کبار مشائخ متقدم و از مریدان سلطان ابراهیم او هم  
قدس الله سره فرمودند که اخلاص آنست که افعال او در ظاهر و باطن یکسان باشد  
وفات ایشان در چهاردهم ماه شوال بوده است

### حضرت خواجه بیره بصری رحمہ اللہ

اصل ایشان از بیره است از اکانبر وقت و مرید خواجه حذیفه مرعشی اند و صاحب خوارق  
عالی و مقامات ارجمند بودند و وفات ایشان هجری دهم ماه شوال است

## حضرت شیخ علوی دینوری رحمه الله

مرید خاص خواجه سیرة لهری از اجلة مشایخ وقت و صاحب علوم ظاهری و باطنی بودند  
خوارق و کرامات عجیبه از ایشان سرزده چنانچه گویند از روزیکه تولد نموده اند تمام عمر صائم  
بودند و در ایام طفولیت روزه شیر نمیخوردند آنچه در تذکرة الاصفیاء و بعضی رشحات مشایخ چشت  
نوشته اند این است که شیخ علی دینوری و شیخ ممشاد دینوری یکی است و شیخ ممشاد علوی  
و دینوری می نویسند اما از نفحات الانس و بعضی کتب چنین مفهوم میشود که شیخ علوی و دینوری  
غیر شیخ ممشاد دینوری اند و ذکر شیخ ممشاد دینوری در سلسله سهروردیه نوشته خواهد شد

## حضرت شیخ ابوالسحاق شامی قدس الله سره

از اقطاب وقت بوده اند و مرید شیخ علوی دینوری اند و رحمة الله و وفات ایشان چهارم  
شهر ربیع الاخر است و قبر در مکه واقع است که از توابع شام است

## حضرت خواجه احمد ابدالی حقی رحمه الله

سلسلة شتیانند و پسر سلطان فرسافه اند از شهر فارحشتی است و امیر آن ولایت  
بوده اند و مرید شیخ ابوالسحاق شامی اند گویند چون شیخ ابوالسحاق بقصبة چشت رسیده اند  
خواجه دست ارادت بدامن شیخ زدند و نقلت که روزی خواجه ابو احمد در سن بیست  
سالگی همراه پدر خود سلطان فرسافه بقصد شکار جانب کوه رفتند و در اثنای شکار از پدر  
و اتباع جدا افتادند و کوهی رسیدند که چهل از رجال الله برنگی ایستاده بودند و شیخ  
ابوالسحاق شامی نیز در میان آن جاء بود حال برایشان گشت از اسب فرود آمده در پای  
شیخ ابوالسحاق افتادند اسب و سلاح هر چه داشتند بگذاشتند و شپینه پوشیده با ایشان روان  
شدند هر چند پدر و مردم طلب کردند ایشان را نیافتند بعد از چند روز خبر آوردند که با شیخ  
ابوالسحاق اند در فلان موضع پدر ایشان جمعی را فرستاد تا بیابان دهند هر چند دادند  
و بیندند باز نتوانستند آورد و سب و مند نفیاد گویند پدر ایشان را نمیدادند روزی فرست  
یافت با بناد در آمدند و در اسیت خمسه را شکستن گرفت پدر ایشان را خبر کردند و بیام بآمدند  
و از غایت غضب سنگی بزرگ برداشت که از روزنه بالای بام برایشان ریزند روزنه را بستم

و سنگ را گرفت بانگ در یهو اعلیٰ بایشاد چون آنکالت را مشاهد نموده بردست ایشان  
تو به کرد و امثال این کرامات و خوارق عادات از ایشان نه چند ان ظاهرا شده که به تفصیل بیان  
توان کرد ولادت ایشان در سال دوصد و شصت و شصت هجری بوده وفات در دهم جمادی الآخر  
سال ترمصد و پنجاه و پنج روی داده و قبر ایشان در حشر است

### حضرت خواجه محمد چشتی قدس سره

ایشان سپردم به خواجه ابو احمد ابدال چشتی اند و تحصیل علوم دینی و معارف عینی کرد اند و در  
زهد و ورع کامل بوده اند گویند در غزوه سونسات همراه محمود سلگیلین در سن هفتاد و سالگی بدر  
کاری محمود باشارت و بشارت رفته بودند و پیرکت اقدام ایشان فتح سونسات شده وفات  
ایشان در غزه رجب سال چهارصد و یازده هجری بوده و قبر ایشان در حشر است

### حضرت خواجه یوسف بن اسمعان روح

لقب ایشان ناصر الدین است و خواهرزاده و مرید و تربیت یافته خواجه محمد بن خواجه ابو احمد  
چشتی اند گویند که خواجه محمد همیشه داشتند که سن او بچهل رسیده بود و کجبت خدمت برادر  
ارادت نزوح نه داشتند و بطاعت و عبادت خدای تعالی مشغول بودند و شی خواجه محمد  
بزرگوار خود خواجه ابو احمد را در خواب دیدند که فرمودند در ولایت شام فلان مردیست  
محمد اسمعان نام تحصیل علوم کرده و صالح است خواهر خود را باده عقد کن خواجه او را طلب داشته  
همیشه را باده عقد کرد و خواجه یوسف در حشر از ایشان متولد شدند و بر ایشان در آخر عمر  
سکر و حیرت حیات چنان غلبه کرده بود که گاه بودی که خادم آب و وضو ریختی در انشای وضو  
از خود غائب می شدند و ساعتی در ان غیبت میمانند و باز حاضر می شدند و وضو را  
باتمام میرسانند وفات ایشان در چهارم ربیع الآخر در سال چهارصد و پنجاه و نه روی داده  
و مدت عمر هشتاد و چهار سال بوده و در وقت رحلت خواجه قطب الدین مودود و پسر کلان  
خود را قائم مقام خود ساختند و قبر ایشان در حشر است

### حضرت خواجه مودود چشتی رحمه الله

لقب ایشان قطب الدین است و در سن هفت و سالگی تمام قرآن را با قرآه آن حفظ کرده

بیتحیل علوم مشغول می بودند چون بن بست و شش سالگی رسید مدو والد بزرگوار ایشان خواهر  
یوسف وفات یافتند و بموجب وصیت پدر تمام مقام ایشان گشتند و بمجال حمیده و افعال  
پسندید و موصوف و معصوف بودند و مردم آن ولایت همه در مقام ارادت و اعتقاد ایشان  
الکرچه مرید پرند و بودند لیکن بعد از وفات پدر وقتی که حضرت شیخ الاسلام احمد جام به هرات  
رسیدند و قضیه که در میان خواهر بود و حضرت شیخ جام گذشته در نفحات الانس مذکور است  
و چون خواهر بود و التماس تربیت و اخلاص خویش بخدمت ایشان نمودند حضرت شیخ احمد جام  
است ایشان را اگر فتنه و برکنار چار بالمش خود بنشانند و سه بار فرمودند بشرط علم بشرط علم  
بشرط علم و سه روز بخدمت حضرت شیخ جام بودند و قائمه با حائل نموده و سلسله بحشیه از خواهر  
مود و بکفرت شیخ جام نیز میرسد وفات ایشان در عرفة رجب در سال پانصد و بیست و هفت  
هجری بوده و قبر ایشان نیز در مزار است که حشت است

### حضرت خواهر احمد بن مود و حبشی رحمه الله

بسیار بزرگ و قطب وقت بودند و مرید پدر خویش در علوم ظاهری و باطنی قدرت تمام داشته اند  
حضرت رسالت پناه صلعم را در واقعه دیدند که فرمودند ای احمد اگر تو مشتاق مانعی مشتاق  
توایم چون بلند شد سه بار موافق اختیار کرده بود شیخی که کسی ایشان را نه شناسد بزیارت  
حرمین الشریفین متوجه شدند و چون از شرکاء طحج فارغ شدند به یمنه منبره رسیدند و شش ماه  
مجاورت کردند و گویند که داشت ایشان بر مجاوران آن حرم گران آمد خواسته اند که ایشان را  
بر بجانند در روضه شریفه آوازه که مرعانه این را که یکی از مشتاقان ماست چنانچه همه  
ماضیان شنیدند و بعد از مراجعت ببغداد آمدند در خانقاه شیخ شهاب الدین سهروردی فرود  
آمدند و شیخ ایشان را تعظیم و احترام بسیار کردند و ولادت ایشان در سال پانصد و هفت هجری  
بوده وفات در سال پانصد و هفتاد و هفت رومی داده و قبر ایشان در حشت است

### حضرت شاه سبجان رحمه الله

لقب ایشان رکن الدین است و نام محمود و اصل ایشان از ده سبجان خوانده بوده و مرید خواهر  
مود و حبشی اند و شاه لقبی است که خواهر مود و دعایت فرموده اند گویند در مدتی که بکشت

اتاق است و در زندان نقص طهارت در آنجا نگه داشتند چون احتیاج میشد از پشت بیرون رفته طهارت  
مینمودند و میفرمودند که اینجا جای ادب است و فوات ایشان در سال اولی نصیب من و دوست هجری بود

حضرت خواجہ حاجی شریف زندلی رحمه الله

مرید خواجہ بود و چندی اند و سلسله خواجہ معین الدین چشتی از جانب ایشان تجوید بود و چشتی میرسد  
نقل است که شخصی سلطان بنجر را بعد از وفات خواجہ دید پرسید که خدای تعالی با تو چه کرد گفت که مر  
فزان شده بود که فزندگان عذاب بد و زنج بر بند و در همین اثنا فزان رسید که فزان روز در شوق  
سعادت ملازم حاجی شریف زندلی را دریافت و از برکت آن بیا مرزیدم و فوات ایشان  
بیشتر حجب است

حضرت شیخ عثمان ہارونی قدس سرہ

ایشان مرید حاجی شریف زندلی اند و طلب وقت و بگانه عصر بوده اند و صحبت بسیاری از اکابر و  
بندگان رسیده اند و از حضرت خواجہ معین الدین چشتی منقول است که روزی شیخ عثمان ہارونی  
در ایام سیاحت بجای رسیدند که مسکن مغان بود و در آنجا آنشکده بود و کتبی نسبت ارباب میر  
در آنجا انداخته و آتش آن سہرگونی مرید از نیکی پرسیدند که پرسیدند این آتش چه فائده دارد  
چرا خدای را نمی پرستی که آتش مخلوق دوست جواب داد که در کیش آتش شیخ را بسیار بزرگ داشتند شیخ  
فرمودند که توانی دست و پای خود را در آتش اندازی جواب داد که خاصیت آن سوختن است که آتش  
باشد که نزدیک آن تواند رفت حضرت شیخ طفلی که در کنار شیخ بود گرفتند و بسم الله الرحمن الرحیم قلنا یا نار کو  
برو آ و سلا ما علی ابن ہم گفت در آتش در آمدند و چهار ساعت در میان نماند بر آمدند چنانچه بخود  
ایشان و جان آن طفل سیبی ز سید بود از مشاہدہ این کرامات جمیع مغان بر قدم شیخ سہنہا اند و ہمیشہ  
اسلام مشرت شدند و آن پدر و پسر از جلایای گشتند و ہم حضرت خواجہ معین الدین فرموده اند  
که شیخ عثمان ہارونی میفرمودند که حق سبحانہ تعالی را دوستا نند که اگر یک ساعت در دنیا از محبوب مانده  
نابود کردند و ہم شیخ فرموده اند که در ہر کہ این سہ خصلت باشد تحقیق بر آنک حق تعالی او را دوست  
دارد سخاوت چون سخاوت در با شفت چون شفت آفتاب و نوافع چون نوافع زمین  
وفات ایشان در شانزدهم ماہ شوال است و قبر در مغلط است

## حضرت خواجہ معین الدین حسنی رحمہ اللہ

مولد و اصل ایشان بختان است و نشو و نما در دیار خراسان نام پدر بزرگوار ایشان خواجہ  
 غیاث الدین حسن است کہ از سادات حسینی بودہ اند مرید شیخ عثمان بارونی بودہ اند  
 در ہندوستان مسلسلہ شریف حضرت چشتیہ ایشانند قدس اللہ تعالیٰ و شیخ عثمان بارونی  
 می فرمودند کہ معین الدین ما محبوب خداست و مرا فخرست بر مریدی او و قطب وقت و صاحب  
 نصرت و نیرالوار معرفت و مشرت القلوب و زبدۂ مشائخ اجل و قدوۂ اولیائے اکمل بودہ  
 بودہ اند اہل ہند را روی ارادت بخدمت ایشان بودہ و در جمیع علوم ظاہری و باطنی بیکانہ  
 زمان بودہ اند کرامات و خوارق عادات عجیب و غریب کہ از ایشان بظہور آمدہ زیادہ  
 از حد و بیان است گویند کہ چون حق تعالیٰ ایشان را توفیق نو بکرامت فرمود املاک و اسباب  
 خود را صرف در ویلشان نمودہ متوجہ سمرقند و بخارا شدند و در آنجا حفظ قرآن مجید و کتب علوم  
 نمودہ اند و از آنجا بطرف عراق عرب غریمت کردند چون بقصبہ بارون کہ از نواحی مینا پور است  
 رسیدند حضرت شیخ عثمان بارونی را ملازمت نمودہ اند و بہت سال در خدمت شیخ بودند و حضرت  
 خواجہ در سیاحی اکثری از مشائخ کبار در یافتہ اند چنانچہ بہبست حضرت غوث الثقلین  
 رضی اللہ عنہ در جلیان رسیدہ پنج ماہ و ہفت روز با ایشان بودہ انواع فوائد ربودہ اند  
 و شیخ الدین کبریٰ را در سجار و خواجہ یوسف ہدانی را در ہدان و شیخ ابوسعید تبریزی را  
 در تبریز و شیخ حسین زنجانی را در اہور دیدہ اند و از پنج بلاہور آمدند و از آنجا بہ دہلی و از  
 دہلی با جمیع رفقہ متوطن شدہ اند و جمع کثری از کفار بہرکت قدوم ایشان می فرستادند  
 شدند و جماعہ کہ مسلمان نہ شدہ بودہ و فتوح دینار بید بخدمت ایشان می فرستادند  
 و سنہوز کفاری کہ دران نواحی اند زیارت ایشان می آیند و مبلغا بجا و ران رو فرستادہ  
 میکنند و رانند و لاوت حضرت خواجہ در سال پانصد و سی و ہفت و خات ایشان رونوشت  
 ششم ماہ رجب سال شش صد و سی و سہ ہجری بودہ و بروایتی سیم ذی الحجہ سال مذکور  
 و قول اول اصح است و بعد از رحلت بر پیشانی حضرت خواجہ نوشتہ یافتند کہ حبیب اللہ  
 مات فی حب اللہ و عرس ایشانرا مشائخ ہند و ستان در ششم رجب میکنند و در ہمین ماہ

از اطراف وجانب مسلمان و کافر خواص و عوام از راه های دو جمع و کثرتی که در آن از هزار  
 بیش است هر سال بروضه سترگه ایشان رفته حاضر میشوند مدت عمر شریف کیصد و چهار سال و غیر  
 حضرت خواجہ در دارالاسلام اجمیر است و این فقیر چندین مرتبہ زیارت آن روضہ منورہ مشرف  
 گشته و اجمیر شہریت پر فیض و پر نور و خوش آب و ہوا متصل تالابی عظیم کہ بحیرہ دریا کے محیط است  
 و نام آن ساگر تال منادہ اند واقع شد و ولادت این فقیر و خطہ اجمیر ملائے ساگر تال رسد  
 و اوہ در سلخ منصرف شب روز دوشنبہ سال یکہزار و بہت و چہار ہجری چون در خانہ والد  
 ماجدہ نقبرتہ صبیہ شدہ بود و پسر نی شد و سن مبارک آنحضرت بہت و چہار سالگری رسیدہ  
 بود از روی عقیدہ و اخلاص کہ آنحضرت نسبت بحضرت خواجہ داشتند ہزاران مذکور بنام و در نماز  
 پس نمودند و برکت ایشان حق تعالی این کترین بندہ خود را بوجود آور و اسید کہ توفیق نیکو کاری  
 و رضا مندی خود و دوستان خود نصیب گرداند آمین یا رب آمین

### حضرت شیخ حمید الدین الصوفی السعدی الناکوری رح

کینت ایشان ابو احمد است و لقب سلطان الناکین است و ناگور شہریت از شہر باکے  
 ہندوستان و سلطان الناکین از خلفای حضرت خواجہ معین الدین چشتی اند در تجرید و فقر پر  
 و یکایک عصر و از متقدمان مشائخ ہند و جامع میان علوم ظاہری و باطنی و صاحب کرامات  
 و مقامات علیہ بودہ اند ایشان را با شیخ بہاء الدین زکریای ملتانی در باب فقر و غنا مراسلات  
 بسیار واقع شدہ و رناگود طلب زمین احیای داشتند و آنرا بہت مبارک خود زراعت  
 میکردند و قوت عمالی می ساختند و ذات ایشان در بہت و نعم ربیع الآخر سال شش صد و ہفتاد  
 و تہ ہجری بودہ و قبر و قصبہ ناگور است

### حضرت خواجہ قطب الدین اومئی کاکلی رحمہ اللہ

نام ایشان مجتہار بن احمد بن موسی و مولد و اصل ایشان از اوش فرغانہ است و آن قصبہ  
 است از توابج اندجان و کاکلی از ان جہت گویند کہ چون در دہلی متوطن شدہ اند  
 و متوح از کس قبول نمی نمودند و خود ہمیشہ مستغرق می بودند و بر فرزند ان ایشان عبرت  
 میگرفتند و آنہا از زن تہالی کہ در ہمایہ ایشان بود بعد از افتاقا جزو سے قرض نمود

اوقات گذاری خود می نمودند روزی زن آن بقال گفت اگر من در همه سالگی شمانی بودم کار  
 شما بسلامت می رسید این سخن طبیعت ایشان گران آمد عمد کردند که از وقتش نگیرند روزی این  
 قضیه را بعضی خواجه رسانیدند فرمودند که هرگز من از کسی قرض نمی گیرم و در وقت حاجت  
 بطایقی که در حجره ماست دست اندازنده بقدر حاجت نان نخفته بردارند و صرف خود کنند و بهتر  
 خواهند بدیند بعد از آن هرگاه که میخواهند از آن طاق نان میگرفتند و این نان را کاک  
 میگویند نقل است که حضرت قطب الدین یک نیم ساله بودند که پدر ایشان وفات یافت و خضر  
 علیه السلام ایشان را به شیخ ابو حوصه رسانیدند که تعلیم علوم ظاهری و باطنی نماید چون حضرت خواجه  
 معین الدین در چشمپتی بادش رسیدند در آنجا بخدمت خواجه معین الدین مرید شدند و حضرت خواجه  
 را کمال شفقت و عنایت در باره ایشان بود و صحبت و از خضر علیه السلام بودند قطب زمان و گما  
 و در آن و جامع فضل و فضائل صوری و معنوی و صاحب خوارق و کرامت عالمیه بوده اند  
 نویند که در سن بست سالگی پیش از آنکه مرید شود بخدمت خواجه بریاضت و مجاهدات اشتغال  
 و سیاحی بسیار کرده اند نقل است که چون به بغداد رسیدند صحبت شیخ شهاب الدین سهروردی  
 را دریافتند و چون کمال اشتیاق و اخلاص بخدمت شیخ کبیر ایشان باشند داشتند از آنجا  
 معاودت نموده بطرف هند و متان آمدند و چون به ملتان رسیدند با شیخ بهار الدین زکریا  
 ملتانی قدس سده ملاقات نمودند و در ملتان حضرت شیخ فرید شکر گنج رحمه الله بخدمت  
 ایشان رسیده مرید شد و چون بدلی رسیدند عریضه بخدمت پیر خود که در اجیم تشریف  
 داشتند رسیده مرید شد و چون بلازمست برسم خواجه معین الدین در جواب نوشتند  
 که اگر چه در ظاهر بعد است اما در باطن قرب است هانجا باید بود و بعد از چند روزی  
 در دلی توقف نموده باز با جمیع معاودت کردند چون خواجه قطب الدین سر راه گشتند که  
 با جمیع بر و بد مردم دلی از فراق و جدائی ایشان بفریاد آمدند چون حضرت خواجه این  
 معنی را مشاهده نموده خواجه قطب الدین را فرمودند که شهر را دور پناه تو گذاشتم در دلی  
 باش که دلهای مردم از جبرائی تو آزرده میشوند ایشان بفرموده حضرت خواجه  
 بشهر مراجعت نمودند حضرت خواجه قطب الدین را که بسیار توبه و روزه و سلسله عقیقه



سماع متعارف است و در بعضی ممنوع مثل سلسله مستبر که قادریه و سید الطائفه نیز سماع نمی فرمودند و بعضی از اکابر گروه چنانچه شیخ الاسلام گفته اند که دو النون مصری و شیخ شبلی و خوار و لوزنی و دلچ همه در سماع رخصت نموده نقل است از سلطان الشانج که در خانقاه شیخ سبستانی مجلس سماع بود و در ایشان صاحب حال و اهل حاضر بودند درین آثار قول این بیت را که از حضرت شیخ احمد جام است خواند بیتی گفتگان خنجر تسلیم را به هر زمان از غیب جانی دیگر است به خواجه قطب الدین را حال متغیر شد و از بهوش رفتند مشاکسانی که در آن مجلس حاضر بودند از آنجا که قاضی حمید الدین ناگوری و شیخ بدر الدین غزنوی ایشان را بجانانه آوردند و قولان همان بیت را تکرار میکردند و حضرت خواجه سماع میفرمودند چنانچه شبانروز همین حال داشتند تا حال بر ایشان درگرفت گشت روز دوشنبه چهاردهم ربیع الاول سال شش صد و سی و سه رحلت نمود

### حضرت شیخ فرید کبیر شکر قدس سره

نام ایشان سعد بن عزالدین محمود است و از اولاد حضرت امیر المومنین عمر خطاب است رضی الله عنه از جانب پدر و مادر ایشان دختر مولانا و حید الدین خجندی است در کمال عصمت و عفت و صاحب کرامت اند و حضرت شیخ صائم الدهر بوده اند و صمت و من افطار نمی‌دویند و مرید و خلیفه حضرت خواجه قطب الدین بختیار اند و گنج شکر از آن گویند که حضرت شیخ را هفت روز گذشته بود که افطار نگرفته بودند و صنعت بر ایشان غالب شد بخدمت پیر خود روانه شدند و در آن راه از صنعت پای ایشان بلغزید چنانچه بر زمین افتادند و در دهن مبارک ایشان پاره گل درآمد و تمام شکر شد از آنجا برخاسته بخدمت پیر خود رفتند و خواجه فرمودند فرید گلی که بدینت رسید حق تعالی وجود ترا گنج شکر گردانیده است همواره شیرین خواهی بود چون از خدمت پیر خود بیرون آمدند هر کس که ایشانرا میدید گنج شکر میگفت ایشان بخدمت حضرت خواجه معین الدین حشمتی نیز رسیده بودند حضرت خواجه معین الدین در باب ایشان فرموده اند که بختیار شاه بازی عظیم را تقبید آورده است که خیر سبزه السنه ایشان بگیرد و این شمع است که اما خانه در ایشان را منور سازد و قطب و غوث وقت بوده اند و حواری عالیه از ایشان بسیار بوده و ظهور رسیده و آنقدر که آما

از ایشان بطور آمده که درین سلسله از کسے کم آمده باشد و حضرت خواجه قطب الدین را کمال عنایت و مهر بلی بایشان بود چنانچه گویند وفات حضرت خواجه نزدیک رسید ایشان را از آنسی که در نواحی حصار است طلب داشتند و وصیت نمودند که جانشین ایشان باشند بعد از وفات پیر خود در قبه اجدادین که نزدیک دیپال پور و از توابع ملتان است اقامت ورزیدند و جمع کثری از بزرگ مقدم شریف ایشان به بنیض رسیدند و حضرت شیخ فرید بهجت بیاری از مشایخ صیده اندکی از آنجمله شیخ بهار الدین زکریا ملکانی اند و مشهور است بعد از اینکه حضرت شیخ ریاضت و محامدات را بحال رسانیده اند روزی فرموده اند که هر چه خدا کند میشود و با توفیق آواز داد که هر چه فرید سیکوید میشود و فقر و فاقه بر ایشان و اهل ایشان را چنان غالب بود که روزی یکی از حرهای ایشان بخدمت آمده گفت که فلان پسر ثا سبب گر سگی بمعرض هلاکت رسیده است شیخ فرموده که بنده سعادتمند چه کند اگر تقدیر حق در رسیده و از جهان سفر کند رسانی در پای او بنده و بیرون انگیند و هم شیخ فرمودند که چون فقیر حاسبه پوشد چنان پندار که کفن می پوشد و ولادت ایشان در قبه کهو وال که از توابع ملتان است بوده وفات ایشان روز شنبه پنجم ماه محرم سال شش صد و شصت و چهار هجری روی داده و مدت عمر نود و پنج سال و قبر در مین است مابین ملتان و لاهور زار و تبرک

### حضرت شیخ نظام الدین اولیا رحمہ اللہ

نام ایشان محمد بن احمد بن دانیال بدائونی است و بدائون قبه ایت از مضافات سنبل و لقب ایشان سلطان المشایخ از جانب الهی است و مرید و خلیف شیخ فرید الدین گنج شکر اند و حضرت سلطانی المشایخ کامل و عامل بوده اند و جمیع علوم را بحال داشتند از مشایخ کبار در هندوستان نامدار و عالی مقدار بوده و سلاطین وقت را بمواظب و عوام روئے ارادت بخدمت ایشان بوده و همه کس اعزاز و اکرام ایشان را واجب و لازم میدانستند و در دار السلطنت دہلی اقامت فرموده به تعلیم مریدان و تربیت ایشان اشتغال داشتند و خوارق و کرامات زیاده از شمار خلق از ایشان مشاهده نموده و

گویند و ستمی تجدید و ضوکرده بودند خواستند که محاسن مبارک راشانه کنند شانه در طاق بود  
 کسی نبود که شانه را بدست ایشان رساند شانه از طاق بجبت و خود را بدست ایشان رسانید  
 و حضرت سلطان المشائخ مہر مجلس و عظم و دجہ و سماع می نهادند و قوالان می خواندند و خود  
 بر خاصہ سماع مینویدند و اگر کسی را سید پند کہ تقلید ہم سماع میکند بجبت ادب سماع  
 می ایستادند و تنظیم می نمودند نقل است کہ شخصی را برات او گم شدہ بود نزد سلطان  
 جیو آمدہ عرض نمود فرمودند علوا بروح پاک حضرت گنج شکر فاختہ بدہ آن شخص  
 علوا پرواز رفتہ قدر سے علوا آورد و در کاغذ پیچیدہ چون کاغذ کشودہ برات او  
 بیش بود نقل است کہ پیش از وصال پھل روز چیز سے حوزون ترک کردند  
 و باقیال فرمودند آنچه در انبار است مہرا ایتار کن کہ جب نامد ولادت ایشان و قصبہ  
 بد اوان است سال سنی و شش ہجری و قات وقت چاشت روز چہار شنبہ ہشرد ہم  
 ماہ ربیع الاخر سال ہفتصد و سب و پنج روی دادہ مدت عمر شریف ایشان نو و چہار سال  
 و نماز جنازہ ایشان را شیخ رکن الدین ابوالفتح بن صدر الدین عارف گذاردہ و فرمود  
 کہ از ملتان بر اسے مہین نماز آمدہ بودم و قبر ایشان در دہلی نو بموضع است کہ در ان سکونت  
 داشتند وین فقیر چہ دین بار زیارت آن روضہ منورہ رسیدہ بود ہر روز چہار شنبہ خلقے انوہ  
 زیارت ایشان جمع میشوند و آثار فیض ازان مکان متبرکہ نما ہر است و الحال مذرو  
 نیاز بسیار بروضہ شریف ایشان میرسد و در سال کیا بر عرس ایشان میشود و قوالان  
 مینخوانند صحبت و مجلس عظیم برپاست اکثر سے از مشائخ سلسلہ ایشان جمع میشوند و ایشان  
 سماع و دجہ میکنند و حضرت سلطان المشائخ را اگر چہ مریدان بسیار اند اما چہار مرید  
 فاضل و کامل مشہور و معروف اند امیر شہزاد شیخ نصیر الدین چراغ دہلی و شیخ برہان الدین  
 عزیز و شیخ حسن دہلوی

حضرت امیر خسرو دہلوی رحمہ اللہ

از ائمرا زادہ سے پیرا : لا حین اند و ترک بودہ اند از تہکان نواحی پنج مولد ایشان  
 مومن آباد است کہ مشہور رہ پٹیا لے است از توابع سنبل است جامع انواع علوم و فنون

صنایع بوده اند مرید و مشوق و نفس ناطقه و منظور نظر سلطان المشایخ اند گویند که میر از پیر خود آیت  
 نمودند که حسنه نام بادشان است و من در و ششم مرا نام دیگر باید شیخ فرمودند که امر و زاز  
 بر اے توانای التماس خواهم نمود و دیگر چون میر بخدمت ایشان آمدند فرمودند که ما  
 چنین نمودند که روز قیامت ترا محمد کاسه لیس خواهند گفت سلطان المشایخ را کمال عبادت  
 و مهر بانی نسبت بهمیر بوده و از جمیع مریدان خود زیاده میخواستند و میفرمودند که روز قیامت  
 از هر کس خواهند پرسید که چه آوردی از من بپرسند خواهیم گفت که سوز سینه ابن ترک  
 الله و میر را سوز سینه بمرتب بود که پیر ابن مبارک ایشان نزدیک سینه همیشه سوخته بود  
 گویند میر چهل سال صائم الدهر بوده اند و همراه سلطان المشایخ بطریق طری ارض حج  
 گذارده بوده و سلطان المشایخ در باب میر فرموده اند بهیت این خسرو ماست  
 ناصر خسرو نیست و زیر که حد اے ناصر خسرو ماست و گویند که تصانیف میر از نظم و نثر فواید  
 است و اشعار میر آنچه مشهور است از پنج لک کم و از چهار لک زیاده است و اے  
 المصانیف بندی و از بهت آب دهن مبارک سلطان المشایخ این قدرت طبیعت  
 و شیرین سخنی حق تعالی با ایشان داده بود و در شعر چنان قادر بودند که مطلع انوار را که در جواب  
 مخزن اسرار است در دو سنه تمام کرده اند و در اشعار ایشان یک بیتهاست که کم کس  
 بآن خوبی گفته باشد و این بیت از یک بیتهاست ایشان بهیت زلف زهر  
 صاحب نو نریز یا ششان است و چیزی نمیتوان گفت و اے نور میان است و بهیتها  
 تازه عالی در اشعار میر آقدر است که اگر همه را جمع کنند از تصانیف بعضی زیاده نشود  
 و همین طور در اقسام زبان و فنون علم هند بمیشل بوده اند و بهجاسیت ایشان که  
 گذشته چون پیر ایشان را بهماع و نغمه کمال ذوق بوده و در  
 قوالی که الحال در هندوستان مشهور است پیش ازان نبود اختراع نمودند  
 و خود میخواندند و سلطان المشایخ سماع میفرمودند نقل است که چون شیخ سعدی  
 بهندوستان آمدند در دلی میراثات نمودند و یک شب با میر بود و میر کدوم خدمت شیخ  
 آوردند گفتند آنچه از یال دنیا داریم این است هر چه قرائد مهیا سازیم شیخ فرمودند و غنای خیر

که امشب با تو صحبت دارم گویند که میرزا بخدمت پیر خود اخلاص و محبت بمرتب بود که بالاتر از آن  
نیاشد چنانچه نقل است که در ویشی بخدمت سلطان المشائخ بجهت گدائی رفت فرمودند که باز  
چیزی حاضر نداریم امروز آنچه فتوح آید بخواهم بیاورم چون در آن روز پنج فتوح رسید فرمودند  
ایچنین چند روز گذشت فتوح از بجائی رسید کفش مبارک خود را بآن درویش دادند او نیز  
با اعتقاد تمام گرفته از شهر دلی روان شد در اثنا سه راه حضرت امیر خسرو که با پادشاه عصر بجا  
رفته بودند و از آنجا بدلی می آمدند دو چهار شدند میرزاان درویش پرسیدند که از سلطان المشائخ  
خبر داری گفت بصحت و عافیت اند فرمودند که ثانی از ایشان داری گفت کفش مبارک  
خود را بمن داده اند گفتند سفروشی گفت بلی پنج لک روپیه در صله قصیده که سلطان محمد بایشان  
داده بود همه را بدان درویش دادند و کفش پیر خود را گرفته بر سر نهاده بخدمت سلطان المشائخ  
رسیدند سلطان فرمودند ای خسرو از آن حزبی چون سلطان المشائخ بر حمت حق پیوستند  
میر و دلی حاضر بنمودند و مردم از ایشان این قصه را پوشیده میداشتند چون  
بدلی رسیدند و این قضیه ناگزیر را شنیدند سر خود را تراشیدند و روئے خود را بپناه  
نمودند و مقابل قبر پیر خود آمده ایستادند و گفتند سبحان الله آفتابی در زیر زمین و خسرو  
زنده بر روئے آن این را گفته سر را بر قبر ایشان زدند بهیوش افتادند تا شبش ماه  
بعد از ایشان همیشه در غم و اندوه بودند تا هفتاد و چهار شب بهیوش شوال در سال  
هفت صد و هشت و پنج هجری رحلت نمودند و قبر ایشان پایان قبر پیر ایشان است

### حضرت شیخ نصیر الدین چیراغ دلی رحمه الله

نام ایشان محمود و اصل ایشان از شهر اوده است و از اکمل خلفای و مریدان سلطان المشائخ  
نظام الدین اولیا اندرین بست و پنج سالگی ترک و تجرید اختیار نموده ریاضتی عظیم  
میکشیدند و در چهل سالگی بخدمت سلطان المشائخ رسیدند و حضرت شیخ را کمال محبت و اتحاد  
با ایشان بوده و اندر خوارق و کراماتی که از ایشان بنظر رسیده از هیچ یک از مریدان  
سلطان المشائخ ظاهر نشده با وجود آنکه درین سلسله سماع و وجد میکردند اما شیخ نصیر الدین  
را معنی فرمودند و می گفتند که خلافت سنت است و حضرت شیخ نظام الدین اولیا را

این سخن بدینی آمد و می فرمودند راست میگوید نقل است که قلندر می یازده زخم بوجود مبارک ایشان زد و ایشان در استغفراتی که بودند ازان باز نیامدند و خون مبارک ایشان از زانو و روان شد چون مریدان را از خیال خبر شد آمده قلندر را گرفتند خواستند که ایذا کنند فرمودند که بچکس مزاحم او نگردد و مبلغ با و انعام دادند که مبادا در وقت کار هزدن آزاری بدو رسیده باشد و بعد ازان این قضیه بیست سال وفات در شهر دهم رمضان وقت چاشت سال منفعت پنجاه و هشت هجری روی داده و قبر ایشان در بیرون دلی نواست و این فقیر بر آنجا رسیدند و گیسو در از از خلفای ایشان اند

### حضرت شیخ برهان الدین غریب رحمه الله

از مریدان سلطان المشایخ اند حضرت شیخ ایشان را بطرف برهان پور ودوت آباد بکشت و روح اسلام و ارشاد ساکنان آن حدود فرستادند و شیخ حسن دهلوی را با بعضی از مریدان خود با ایشان همراه کردند و از بکشت قدم ایشان اکثری ازان جامه شرف اسلام مشرف گشته مرید و متفقد گشتند و اخلاص و ادب ایشان به پیر خود بدرجه بود که تا بوقت وفات هرگز پشت بجانب موهض غیاث پور که توطن سلطان المشایخ بود نگذاشته بودند و وفات و قبر ایشان در ودوت آباد دکن است و این فقیر با آنجا رسیده

### حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمه الله

از فرزندان حضرت امام اعظم اند رضی الله تعالی عنه مرید شیخ محمد بن شیخ عارف بن شیخ محمد عبدالحق و صاحب علم ظاهر و باطن و وجد و سماع بودند و از روحانیت شیخ احمد عبدالحق نیز تربیت یافته اند و شیخ را اولاد بسیار شدند همه پسران عالم و عامل گشتند خصوصاً شیخ رین که در پیش قدم بر قدم والد خود می نهادند کرامات زیاده از حد و نهایت انرا ایشان بظهور پیوسته و فای ایشان در سال نه صد و چهل و پنج هجری بوده و قبر در گنگوهه است که از توابع دلی است

### حضرت شیخ جلال محضامیری قدس سره

از جانب پدر و مادر فاروقی بوده اند و اصل ایشان از پنج است و نام پدر ایشان قاضی محمود در سن هفت سالگی قرآن را حفظ کرده و در مفسر و ساکی اکثر علوم را تحصیل نموده و در سن سی و هفت

وفات می نوشتند و مرید شیخ عبد القدوس گنگوہی اندوایشان مرید شیخ محمد عارف وایشان مرید  
 پیر رحمة عارف احمد عبد الحق وایشان مرید پیر خود شیخ احمد عبد الحق وایشان مرید شیخ جلال بابانی  
 وایشان مرید شیخ شمس الدین ترک بابانی وایشان مرید علی صابر وایشان مرید شیخ فرید الدین گنج  
 قدس الله ارواحهم گویند و در احوال حال روزی سخن غزلی با آواز خوش میخواند چون آواز گوش شیخ  
 جلال رسید بهوش شده از بام افتادند و مانند کبوتر نیم بسمل می طپیدند و می غلطیدند بعد از مدتی بحال آمدند  
 درین طریق آمدند ایشان را کرامات و خوارق عادات علیه روی نموده و استغراق ایشان بمرتبه بود که  
 چون وقت نماز میرسد مریدان الله اکبر الله اکبر میگفتند تا از استغراق بحال آمده به نماز مشغول میشدند  
 اکثر و جود و سماع میفرمودند و در قصه تہانیر متوطن بوده اند و از مشائخ متاخرین در سلسلہ ششستہ از ایشان  
 بزرگتر نبوده گویند که یکی از مریدان شیخ جلال چندین سال خدمت ایشان کرد و هیچ واردی بر وظایف  
 نمی شد روزی شیخ سخن میگفت در خاطر او گذشت که در زمان سابق شیخ نجم الدین کبری چنان بود که  
 هر که نظر میکرد بمرتبه ولایت میرسد و امروز این چنین کس نیست شیخ بر سر او مطلع شد و بجانب او نیز دیدند  
 فرمودند که امروز هم چنین مردم هستند که بیک نگاه ایشان مرتبه ولایت حاصل شود درین اشار آن مرید  
 بخود افتاد و بمرتبه اعلی رسید و فعلاً مذکور شدی رحلت نمود شیخ فرمودند که هر کسی را تاب برداشت این کار  
 نیست وفات شیخ در روز جمعہ بست و پنجم ذی الحجہ سال ۸۵۰ هجری بود و مدت عمر شریف  
 نود و شش سال و قبر ایشان در تہانیر است تمام شد ذکر مشائخ سلسلہ شریفہ ششستہ قدس سرہ  
 بیان سلسلہ سترکہ کبرویہ کہ منسوب است بحضرت شیخ نجم الدین کبری قدس الله تعالی  
 سرہ حضرت شیخ ابوبکر بن عبد الله نساج رحمہ الله

اصل ایشان از طوس است و مرید عبد القاسم گرگانی اند و ذکر نسبت ارادت شیخ ابو القاسم  
 گرگانی در ذکر خواجہای بزرگوار نوشته شده و سلسلہ کبرویہ با سلسلہ خواجہای بزرگوار  
 شیخ ابو القاسم کجا میشود و شیخ ابوبکر نساج با ابوبکر دینوری صحبت داشته اند و از شیخ ابونساج  
 پرسیدند کہ دیدار مطلوب را بچہ توان دید گفتند بیک صدق در آئینہ طلب

حضرت شیخ احمد غزالی رحمہ الله تعالی

اصل ایشان از طوس است و مرید شیخ ابوبکر نساج اند و برادر رحمتہ الاسلام امام محمد غزالی رحمہ الله

عالم بوده اند و علم ظاهر و باطن و فوات ایشان در سال پانصد و نه صد و هجری واقع شده و قبسه ایشان در قزوین است

### حضرت شیخ ابوالنجیب رحمه الله

نام ایشان عبدالقاهر است و لقب صیقل الدین و نسب ایشان به دوازده واسطه بحضرت امیرالمؤمنین ابو بکر صدیق رضی الله عنه میرسد و نسبت ارادت ایشان بدو جانب است یکی به شیخ احمد غزالی چنانچه درین سلسله مذکور شد و دیگر به شیخ وجیه الدین عم ایشان که در سلسله سهروردیه مذکور خواهد شد ایشان در جمیع علوم کامل بوده اند و تصنیفات بسیار دارند و بصحبت حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر گیلانی رضی الله عنه مشرف گشته بودند نقل است که روزی به بغداد میگذاشتند بدو کان قصابی رسیدند که گوشتی آلوده بود و ایشان گفتند این گوشت را میگویند مرده ام نه گشته قصاب بخود و بیفتاد و چون بخود باز آمد بصحبت قول شیخ اقرار کرد و تائب شد آنچه بخاطر فقر میرسد این است که اطهار کرد است شیخ را درین محل ضرور بود و در آن دو حکمت است یکی آنکه گوشت غیر حلال جمعی از مسلمانان نخورند و دیگر اینکه ساعت توفیق توبه قصاب نیز رسیده بود و فوات ایشان در شب شنبه دوازدهم ماه جمادی الثانی سال پانصد و شصت و سه هجری بوده و قریب در بغداد است

### حضرت شیخ عمار یا سمر قدس سره

مرید شیخ ابوالنجیب سهروردی اند و در ترتیب مریدان و کشف وقایع ایشان کمال تمام داشته اند در وقت خود بزرگ و صاحب کرامات بوده اند

### حضرت شیخ نجم الدین کبری قدس سره

کنیت ایشان ابوالنجاب است و این کنیت را پیغمبر صلعم در واقعه بایشان عنایت فرموده اند و نام احمد بن عمر الجنونی و لقب نجم الدین و لقب دیگر کبری است و کبری از ان جهت گویند که در او اهل جوانی که تحصیل علوم مشغول بودند با هر که مناظره و مباحثه میکردند بر وی غالب آمدند بدین سبب طایفه الکبری می گفتند و لفظ طایفه بحسب کثرت استعمال حذف شده و ایشان را شیخ ولی تراش نیز گفته اند بسبب آنکه نظر مبارک ایشان در و مبدی هر که افتادی



بمرتبه ولایت میرسد بی چنانچه روزی سوداگری بخانقاه ایشان درآمد و حضرت شیخ حالت قوی داشتند نظر مبارک تمام اثر بر او افتاد و در حال بمرتبه ولایت رسید پرسیدند از کدام مملکت گفت از فلان مملکت اورا احازرت ارشاد نوشند تا در ولایت خود خلق را بحق ارشاد کند روزی که بازمی در هوادنبال گنجشکله کرده بودند ناگاه نظر یکبار اثر حضرت شیخ بران افتاد و گنجشک گریخت و باز را گرفته پیش ایشان را فرود آورد و روزی بدرخانقاه ایستاده بودند ناگاه سله آغاج رسید و نظر انور حضرت شیخ بروی افتاد و در حال بخشش یافت متحیر و بجزو شد و از شهر گجراتان رفت و سرزمین می مالید و هر جا که می آمد دریافت همه سگان شهر گرد او حلقه کرده میایستند و دست بردست نهاده پیش اوی ایستادند چون دران نزدیکی بمرد و بفرویده حضرت شیخ اورا دفن کردند و بر سر قبر او عمارتی ساختند و حضرت مولوی فرموده اند بیت یک نظر فرما که مستغنی شوم ز انبای جنس سنگ که شد منظور نجم الدین مغانر اسد و راست و حضرت شیخ در فضیلت و طریقت و تنویر یگانه دینی نظیر بوده اند و خوارق و کرامات ایشان در عالم مشهور است و نسبت ارادت ایشان به وطن ست کی از شیخ عمار با سر به ترقی که درین کتاب مذکور شد شیخ ابوالقاسم گرگانی میرسد و طریقت دیگر از شیخ اسماعیل قفزی به محمد انیس و از ایشان کعبه بن داود و از ایشان بابو العباس ادریس و از ایشان بابو القاسم بن رمضان و از ایشان کعبه ابو یعقوب طبری و از ایشان بابو عبد الله بن عثمان و از ایشان بابو یعقوب نهرجوری و از ایشان بابو یعقوب سوسی و از ایشان بعبده اواحد زید و از ایشان نکیل بن زیاد و از ایشان کعبه امیر المومنین علی کرم الله وجهه باین ترتیب پیغمبر صلعم میرسد و از شیخ روز بهان بهره یافته بودند وفات ایشان دهم جمادی الاولی در سال ششم صد و نهمه واقع شد چون ملاکو بخوارزم رسید و در آنوقت عمر ایشان زیاده بر هشت بود شیخ اصحاب حوزة اشل شیخ سعد الدین حموی و شیخ رضی الدین علی لالا و غیر ایشان را طلبه داشته فرمودند نزد برخیزید و به بلاد خود روید که آتش از مشرق برافروخت تا مغرب را غارت سوخت و مرا اینجا شنید باید شد این بلا نیست مبرم که علاج ندارد و نیزه بردست با یک خود گرفته و سنگ در بغل بر کرده با کفار مقاتله و مجادله نموده در وجه شهادت رسیدند گویند که در وقت شهادت کامل کافر می را گرفته بودند بعد از شهادت

حضرت شیخ محمد الدین بغدادی رحمہ اللہ

حضرت شیخ سعد بن جموی رحمہ اللہ

حضرت شیخ سیف الدین بابنری رحمہ اللہ

ابن جابر بدان شیخ نجم الدین است چون حضرت شیخ در او اهلای ایشان را در بعین نشانند  
در اربعین دوم با بخار رسیده دست مبارک بر در خلوت ایشان زدند فخر نمودند بر خیر و بر  
ای میت منم عاشق مرا غم ساز و ادا است به تو معشوقی ترا با غم چه کار است به وفات ایشان  
در سال شش صد و پنجاه و هشت هجری روز دوشنبه بمقتضای سال و قبر در بخار است

## حضرت شیخ نجم الدین رازی رحمه الله

المشهور به اسم الکبیر مدین شیخ نجم الدین کبری اند و شیخ صدر الدین قوسینوی و مولانا جلال الدین محمد رودی ملاقات نموده اند تفسیر حکم الحقائق که مملو است از درو قاتین در بیان اشارات و رموز قرآنی ثانی مزار و از قصایف ایشان است و بر کمال حضرت شیخ بهیج شامی به از آن نیست و قات ایشان در سال شش صد و پنجاه و چهار قمر ایشان در بغداد شریف است

## حضرت شیخ رضی الدین علی لالا رحمه الله

لقب ایشان رضی الدین است و نام علی بن سعید بن عبد الجلیل لالا و اصل ایشان از غزنی است و پدر ایشان سچم سنائی غزنوی است و مرید حضرت شیخ نجم الدین کبری اند و بصحبت شیخ احمد بسوی و خواجه ابویوسف همدانی رسیده اند و بیاری از مشایخ را در باب فتنه اندازند و چهار شیخ کامل کمال حرقه داشته اند و در علوم ظاهر و باطن جامع و از بزرگان وقت بوده اند و سفر هندوستان کرده بصحبت ابوالرضا رتن سندی رضی الله عنه که قبر ایشان در بمبده است از توابع حصار فیروزه مشرف گشته امانت رسول صلعم را شانه محاسن مبارک باشد از ایشان گرفته اند و قات ایشان در سوم ربیع الاول سال شش صد و چهل و دو هجری بوده و قبر ایشان در غزنی است مابین روضه سلطان محمود و ابن فقیر با بخاریه تا عصر دوران روضه بمبر که گذارده و درها نوزد اکثر مزارات مشایخ غزنی را طواف نموده مثل ملک بار پرند و خواجه شمس عارفین و شیخ اهل سرزری و حکیم سنائی و امام محمد حدادی و محمد اعرابی و خواجه محمد باغبان که در ربیع الاول سال چهار صد و چهل و هفت فوت کرده اند و خواجه علی فی نازد خواجه احمد کی و شیخ بلول و خواجه ابی بکر بلخاری که میگویند از فرزندان صدیق اکبر اند و بر فیض ترین مزارات غزنین مزار ایشان است و شیخ عثمان ولد پیر علی هجوری و شیخ حاجی بلیدی ختم الاولیا و خواجه لقبال و تاج الاولیا شاه سیر فالیر بان و غیر هم قدس الله ارواحهم

## حضرت شیخ جمال الدین احمد جورقانی رحمه الله

مرید شیخ رضی الدین علی لالا اند بسیار بزرگ و مرتبه عالی داشتند شیخ رضی الدین بنی فرموده اند هر که باغوشی احمدی آنچه از بنید و شبلی یافته اند از زیارت و قات ایشان در پنج ربیع الاول سال شش صد و شصت و نه هجری بود

**حضرت شیخ نور الدین عبد الرحمن اسفرانی کسرفی رحمه الله**  
 اصل ایشان از کسرفی است و آن متوفی است از توالی اسفراین مرید شیخ احمد جرقانی انداز بزرگ  
 و عارفان وقت بوده اند ولادت ایشان در ماه شوال ششصد و سی و هفت یا نه وفات در شب  
 یکشنبه چهار دهم جمادی الاولی سال هفتصد و سی و هفت و در نجف بود

**حضرت شیخ رکن الدین علاء الدوله سمنانی**  
 کنیت ایشان ابوالمکارم است و نام احمد بن محمد بابا بلی و اصل ایشان از ملوک سمنان بود  
 و در سن پانزده سالگی با سلطان وقت می بوده اند و در سال ششصد و هفتاد و هفت در نجف بود  
 مرید شیخ نور الدین عبد الرحمن کسرفی شدند صاحب ریاضت و مجاهدت و مقامات علمیه  
 بوده اند گویند که در مدت عمر با صد و سی و هفت سال نشسته اند ولادت ایشان در سال ششصد  
 و پنجاه و نه وفات شب جمعه بیست و دوم رجب سال هفتصد و سی و شش هجری روی داده  
 و مدت عمر ایشان هفتاد و هفت سال است و قبر ایشان در مقبره علاء الدین عبد الوهاب است  
 درین ایام رساله بنظر در آمده که می گفتند تصنیف و خط شیخ علاء الدوله سمنانی است که در عقائد  
 خود نوشته و بعضی سمنان در آن رساله خلاص اهل سنت و جماعت بوده و با جهاد خود نوشته  
 اگر فی الواقع آن رساله تصنیف و خط شیخ است پس پناه ببرم بخدا و عرض کنم که خط  
 باشد و اصول و فروع از آنکه از رجوع رضی الله عنهم

**شیخ نجم الدین محمد الاوکانی رحمه الله**  
 مرید شیخ علاء الدوله سمنانی اند و صاحب کشف و کرامات اند وفات ایشان در سال هفتصد و  
 هفتاد و هشت واقع شده و مدت عمر هشتاد و سال و قبر ایشان در حصار علی زاعمال اسفراین است

**حضرت شیخ محمود مزده کانی رحمه الله**  
 لقب ایشان شرف الدین است و نام پدر ایشان عبد الله و از اکل مریدان شیخ علاء الدوله سمنانی است

**حضرت امیر کبیر سید علی مهدانی قدس سره**  
 امیر سید علی مهدانی رحمه الله قاضی نام پدر ایشان شهاب الدین بن محمد است و میر سید علی مرید  
 شیخ شرف الدین محمود مزدقانی اند و کتب طریقت از شیخ تقی الدین و دستیک ایشان نیستند

مرید شیخ علاء الدین سمنانی بوده نموده اند و غیر موده پیر خود حضرت شرف الدین محمود سته نوبت  
 پنج مسکون را اسیر کرده اند و صحبت هزار و چهار صد ولی را در یافته و چهار صد ولی را در یک مجلس  
 دیده اند و ابتدای اسلام در کشمیر بزرگت مقدم شریف ایشانست و معروف خانقاه ایشان در کشمیر موجود است  
 و فاته ایشان در ششم ذی الحجه سال هفتصد و هفتاد و هجری روم نموده و قبور خلایان است

### حضرت شیخ بهار الدین ولد

بعضی گفته اند مرید شیخ نجم الدین کبری اند نام ایشان محمد بن حسین بن احمد الخطمی الکبری است  
 از فرزندان حضرت امیر المومنین ابوالمکر صدیق رضی الله عنه اند و مادر ایشان دختر علاء الدین محمد  
 بن خوارزم شاه است که با اشاره حضرت رسالت پناه صلعم دختر خود را بکسین بن احمد نکاح  
 کرده بود و شیخ بهار الدین ولد از ان متولد شدند بسیار بزرگ و صاحب کشف و کلمات  
 بوده اند و شیخ شهاب الدین سهروردی ملاقات نموده بودند و فاته ایشان در سال  
 شش صد و بیست و هشت هجری بوده و قبور توین است

### حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمه الله

مشهور بمولوی رومی اند نام ایشان محمد بن بهار الدین محمد و اصل ایشان بلخ است  
 و نشو و نما در دم بوده مرید پدر خود اند بسیار بزرگ و عالم و صاحب حال و وجد بوده اند گویند  
 که چهار صد طالب علم هر روز به درس ایشان حاضر میشدند و اشعار ایشان سر اسرار حضرت گفتند  
 است گویند که در سن شش سالگی بعد از سه چهار روز یکبار افطار نمی کردند و در همین سن روزی  
 با کودکی چند بر با همای خان ناسیه بیکر و در نیکی از کو دکان گفت بیات ازین بران جیم مولانا  
 فرمودند این نوع حرکت از سرگ و گریبی آید این باشد که آدمی با دنیا مشغول شود اگر در جهان  
 شاقوتی هست بیاید تا سوی آسمان ببرد و این اشار از نظر کو دکان غائب شد ند کو دکان فرمود  
 بر آوردند بعد از سخط رنگ و گریه و چشم متغیر شده باز آمدند گفتند در زمانی که با شما سخن میگفتیم  
 دیدیم که جاستی بزرگواران مرا زمینان شگرفتند و گرد آسمان ها گردانیدند و محابب ملکوت را  
 بمن نمودند چون فریاد و فغان شنیدند باز آوردند و مولوی فرمودند مرغی که از زمین  
 پرداگر چه آسمان نرسد اما این قدر بزند که از دام دور تر باشد و بر بد بچسبند

اگر کسی در پیش شود کمال آن نرسد اما اینقدر باشد که از زمره خلق و اهل بازاری ممتاز گردد و از این جهت دنیای بره و کسب کار گردد و ولادت ایشان ششم ربیع الاول سال شش صد و چهارده و در وقت غروب آفتاب عظیم جمادی الآخر سال شش صد و پنجاه و دو هجری واقع شده قبر ایشان در قریه

حضرت شیخ حصام الدین طلی رحمة الله

امام ایشان حسن بن محمد بن حسن بن انخی ترک است حضرت مولوی رودی را کمال عنایت و اعتنا و تعلق با ایشان بوده از کبار خلفای مولوی بودند چون مولوی بکوار رقت حق پوشتقدیر و زینم طلی حصام الدین با جمیع اصحاب پیش سلطان و لدر رفتند و گفتند میخواستیم که بعد ازین بر عباسی و پور بنشینیم و مخلصان را و مریدان را ارشاد کنی و شیخ را ستن مایاشی و من در رکاب تو غاشیه رودیش نهاده بندگی تو کنم و این بیت بخواند مذمیت برخانه دل ای جان آن کیت ایاده به خیرت مشک باشد جز شاه شاه نهاده به سلطان و لدر بسیار بگریستند و فرمودند که الصوفی اولی بحر قسره و الهیم اجری بحر قسره همچنان که در زمان و ابد خلیفه و بزرگوار بودی همچنین خلیفه و بزرگوارمانی وفات ایشان در سال شش صد و پنجاه و سه هجری بوده است

حضرت سلطان و لدر رحمة الله

فرزند خلق مولانا می جمال الدین رودی اند و مرید و صاحب سجاده ایشان و علوم ظاهر و باطن را از والد بزرگوار خود و از مولانا حصام الدین طلی و شیخ شمس الدین تبریزی قدس سر را کسب نموده اند و حضرت مولوی در شان ایشان گفته اند که غرض از ظهور ما وجود است از سخنان قول من است و تو فعل منی و گفته اند روزی والد من گفتند که ای هبای الدین اگر خواهی که دایم در بهشت برین باشی با همه کس دوست شو و کین کسی را در دل مدار و این رباعی را بخوانند رباعی میثی طلبی ز بهیکس پیش میباشی چون مرا هم و موم باش و چون نیش میباشی به خواهی که ز بهیکس نبوی ز سر بدی گوئی و بد آموز و بد اندیش میباشی به ولادت ایشان در لارنده سال شش صد و هشت و وفات شب شنبه دهم رجب سال سفتصد و دو از ده هجری واقع شده گویند که در شب رحلت خود این بیت میخواند مذمیت اشب شب آنسب که بنیم شادی به و در یابم از حدای خود آزادی به تمام شد ذکر مشایخ سلسله علیه کبر و به قدس الله تعالی اسرار هم

ذکر مشایخ سلسله شریفه سهروردیه که منسوب است بحضرت  
شیخ شهاب الدین سهروردی رحمه الله قدس الله ارواحهم  
حضرت تمشاد دینوری رحمه الله

دینور شهریت از شهرهای جبل نزدیک فریبین از بزرگان مشایخ عراق اند و در علم ظاهری  
و باطنی و کرامات یگانه آفاق و از اکمل مریدان سید الطایفه حضرت شیخ جنید بغدادی اند و از اقربا  
روم و نوری اند و هم ایشان فرمودند چهل سال است که بهشت را با هر چه در دست برین  
عرض میکنند گوشه چشم بجا ریت بآن نداده ام وفات ایشان در سال دویست و نود و نه

حضرت شیخ احمد اسود دینوری رحمه الله

نام پدر ایشان عطارد است از کبار مشایخ و مرید تمشاد و دینوری بودند وفات ایشان در ماه  
دوی هجده سال به صد و شصت و هفت هجری بوده

حضرت شیخ محمد عموی رحمه الله تعالی

نام پدر ایشان عبد الله است از اجله مشایخ زمان خویش بوده اند و مرید شیخ احمد اسود دینوری

حضرت شیخ ابوشیخ رومیم رح

کنیت ایشان ابو محمد است و ابو بکر و ابو الحسین و ابوسنیان نیز گفته اند و نام پدر ایشان احمد بن یونس  
بن ریم است و اصل ایشان از بغداد بوده عالم و فقیه و بسیار بزرگ و علوم ظاهری و باطنی را کسب  
نموده بودند و آنرا پوشیده میداشتند و مدیکامل و شاگرد رشید سید الطایفه حضرت شیخ جنید از خواجگان  
عبد الله نصاری گفته اند اگر چه رومیم خود را شاگرد جنید مینمود اما وی بهتر است از حضرت جنید و  
سوی از وی دوست تر دارم از صد جنید حضرت شیخ ابو عبد الله خفیف فرموده اند که هرگز ندیده  
کس ندیده است بجز رومیم که در توحید سخن گفتی که گویند در اواخر عمر در میان دنیا داران خود را  
پنهان کردند اما بان مشغل محبوبانی گشتند سید الطایفه فرموده اند که ما فارغ مشغولیم و رومیم مشغول  
فارس و وفات ایشان در سال به صد و ده هجری رومی داده و قبر در شوشنیز به بغداد است

حضرت شیخ ابو عبد الله بن حنفی رحمه الله

نام ایشان محمد است و اصل از شیراز و از انبای ملوک بوده اند قطب وقت و مفتی دای

اہل طریقت و در ریاضت و مجاہدت تائبیل بودہ اند و مدبر و دم اند و منصور حلاج را دریافتہ بودند  
و با ابو الحسن مالکی و ابو الحسن مزین و ابو الحسن و راج صحبت داشتہ اند و در علوم ظاہر و باطن  
کامل و شافعی مذہب بودہ اند و در تصوف ایشان را تصانیف بسیار است و طریقہ خفیہ منسوب است  
بایشان و طراز مذہب شیخ حضور و غیبت است نقل است کہ شیخ ابو عبد اللہ خفیف فرمودہ اند  
و را بتدا خواستم کہ بیج روم بہادیر رسیدم رسی و دوی و ششم اشکبار بر من غلبہ کرد چاہی دیدم آن  
ازان آب بخورد چون بسر چاہ شدیم آب بقعر چاہ فرو شد گفتم خداوند را عبد اللہ را قدر کم ازین آہل  
آوازی شنیدم کہ این آہورسن نہ داشت اعتماد بر ما داشت و تود و دورسن و اری و قسم  
خوش گشت و دورسن را بنیاد ختم باز آوازی شنیدم کہ ما تر تجربہ کردیم اکنون باز گرد آب خو  
باز گشتم آب سر چاہ آمدہ بود خورد و طہارت کردم و نیز فرمودہ اند کہ وقتی مرا نشان دادند  
کہ در مصر جوآنہ و پیری ہمیشہ مراقب می باشند آنجا رفتم دیدم ہر دو قبلہ نشستہ اند سہ بار  
بر ایشان سلام گفتم جواب نہ دادند گفتم بخدا سو گند کہ سلام مرا جواب دہید آن جوان سر  
بر آورد و گفت یا ابن خفیف دنیا اند کہیت و ازین اندک اندکی مانده ازین اندک  
نصیب بسیار تان یا ابن خفیف مگر فارغی کہ سلام مای پروازی این گفت و سر فرود من  
گر سنہ و تشہ بودم گر سنہ و تشہ را فراموش کردم و دل مرا اثری عظیم شد توقف کردہ  
با ایشان نماز پیشین و نماز عصر گذاردم و گفتم مرا پندے دہید گفتند یا ابن خفیف ما را  
از زبان پند بنو دسے باید کہ اصحاب بصیبت را پند دہند و ز آنجا بودم درین مدت بخورد  
و خشن در میان نبود با خود گفتم چہ سود کند و ہم تا مرا پندی دہند جوان سر بر آورد  
و گفت صحبت کسے طلب کن کہ دین او ترا از عذای یاد دہد و بصیبت بر دل تو آئند و ترا  
بزمان فعل بندد و نہ زبان گفتار و فوات ایشان در سال سہ صد و ہفتاد و یک ہجری  
بودہ و قبر ایشان در شیراز مدت عمر بقولے نود و پنج سال و بقولی یکصد و چہارست

حضرت شیخ ابو العباس ہناوندی رحمۃ اللہ علیہ

نام ایشان احمد بن محمد بن الفضل است و اصل ایشان ہناوند است شہر جعفر قندہ  
و مدبر شیخ ابو عبد اللہ خفیف اند شیخ ابو العباس فرمودہ اند آنانکہ خداوند است



اگر دست چپ ایشان را از مشغول دارد بدست راست دست چپ خود را ببرند و هم فرموده اند که در ابتدا که مراد و این کار گرفت و دوازده سال سر به گریبان خود فرو بردم تا یک گوشه دل مرا بمن نمودند و نیز گفته اند که همه عالم در آرزوی آنند که حق تعالی یک ساعت ایشان را بود و من در آن روزم آنم که حق تعالی یک ساعت مرا بمن دهد تا بیدار بشوم که خود چه چیزم و کجایم و فوات ایشان در سه صد و هفتاد و هجری بوده است

### حضرت شیخ اخئی فرخ زنجانی رحمه الله

مرید شیخ ابو العباس هنادی اند و از کبار شیخ و فاضل ایشان را کرامات و خوارق بسیار است و فوات ایشان روز چهارشنبه غره ربیع سال چهارصد و پنجاه و هفت هجری

### حضرت شیخ وجه الدین رحمه الله

از اجله مشایخ اند و صاحب کشف و کرامات نسبت ارادت ایشان بدو طرف است و هر دو طرفه بسید الطائفة میرسد یکی از شیخ عمویع بمشاد و دیگری از اخئی فرخ زنجانی بروم و ایشان پیر شیخ ابو النجیب سهروردی مذوقیر ایشان در بغداد است

### حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی قدس سره

کنیت ایشان ابو حفص است و لقب شیخ الشیوخ و نام عمر بن محمد البکری سهروردی اند از اولاد ابو بکر صدیق اند رضی الله عنه شیخ الشیوخ و قطب و غوث زمان عالم و عامل و فاضل و کامل و پیشوای وقت بوده اند و مذهب امام شافعی داشتند طریقه ایشان تمام متابع مشرع و سنت پیغمبر صلعم بوده و در بغداد مشهورترین متاخران بوده اند مریدم خود اند شیخ ابو النجیب سهروردی و ذکر شیخ ابو النجیب در سلسله کبری و مذکور شده و حضرت قطب ربانی غوث محمدانی شیخ محی الدین عبد القادر گیلانی رضی الله عنه را در یافه اند و بزرگت ملازمت آنحضرت فوائد عظیم و بهره تمام حاصل نمودند و خواص و عوام بغداد را روئے ارادت بخدمت ایشان بودند نقل است که شیخ شهاب الدین فرموده اند در جوانی تعلم کلام مشغول بودم و کتاب چند دران یاد گرفته و عم من مرا ازان منع میکرد روزی عم من بزیارت حضرت شیخ عبد القادر رضی الله عنه آمد و من با وی بودم مرا گفت حاضر باش که بر مردی میرودیم که دلش

از خدای تعالی خبر میداد و منتظر باش برکات و پادشاه و پیر چون ششم شیخ ابو انجیب گفت  
 یاسید این برادر زاده من بعلم کلام مشغول است هر چند منع میکنم ازان باز نمی ایستد غوث این  
 فرمودند ای عمر کدام کتاب حفظ کرده گفتسم فلان کتاب و فلان کتاب دست مبارک  
 خود را بسینه من فرو آورده اند که یک لفظ ازان کتب بر حفظ من مانده بود و خدای تعالی  
 همه مسائل آنها بر خاطر من فراموش گردانید و از علم لدنی معلوم ساخت و مرا فرمودند که پنجم  
 یافته ام از برکت حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی است نقل است از شیخ  
 بنعم الدین مرید شیخ شهاب الدین که وقتی نزد یک شیخ خود در خلوت نشستم رز رحیم و دوا  
 دیدم که حضرت شیخ شهاب الدین بر کوهی بلند نشسته اند و جواهر بسیار پیش ایشان و خلق  
 بسیار و در زمان آن کوه جمع آمده اند شیخ آن جواهر را بر خلق می آندازند و آنها می چینند  
 و همین که رود کمی کرد باز زیاد میشود گو یا که پیش شیخ چشمه است از جواهر چون از خلوت برآمده  
 پیش شیخ رخم پیش از آنکه ازیں واقعه خبر کنم فرمودند آنچه در واقعه دیدی حق است این  
 و امثال این از برکت انفاس شیخ عبدالقادر است رضی الله عنه و ولادت شیخ الشیوخ  
 در رجب سال پانصد و سی و نه هجری بوده و فات در عرّه محرم سال ششصد و سی و دو  
 روئے داده و قبر ایشان بدون شهر بغداد است و حضرت شیخ الشیوخ را مریدان بسیار  
 بوده اند همه فاضل و کامل و مشهور چون شیخ بهار الدین زکریای ملتانی و شیخ نجیب الدین طایفه  
 برغش و شیخ حمید الدین ناگوری و حضرت شیخ الشیوخ را نیز تصانیف بسیار

حضرت شیخ حمید الدین ناگوری رحمه الله

نام شیخ محمد بن عطار است و اصل و مولد ایشان بخارا است و از اکل مریدان شیخ الشیوخ اند  
 و در فضیلت و طریقت یگانه عصر و سبب ترک ایشان این است که در واقعه دید که حضرت رست  
 پناه علم ایشان از ابوی خود طلب فرمودند فردای آن ترک تعلقات نموده سفر بغداد اختیار  
 کرده بعد از رسیدن آنجا مرید شیخ شهاب الدین سهروردی گشتند و با خواجه قطب الدین  
 بختیار اوشی و گنج شکر محبت داشته اند ناگوری ازان جهت گویند که پیش از ترک  
 و تجزید قاضی شهر ناگور بودند و فات ایشان در سال ششصد و چهل و سه هجری بوده

وقبر ایشان موجب وصیت پایان خواجه قطب الدین بختیار کاکی در دلی است و این فقیه

در بارت ایشان رسیده

حضرت شیخ نجیب الدین علی برغش رحمه الله

مولد ایشان شیراز و اصل از شام گویند از ابتدای حال محبت فقرای در زیدند و با ایشان می بودند پدر هر چند لباسهای فخریه می ساخت و طعامهای لذیذ میداد بآن التفات نمی کردند و میگفتند من جابه دنیا داران نمی پوشم و طعام نازکان نخورم و پشمینه می پوشیدند و مرید شیخ الشیوخ شهاب الدین سهروردی اندوخت و کمال و عالم بوده اند ایشان را سخنان لطیف و رسالهای شریف بسیار است و فوات ایشان در سال شش صد و هشتاد و هشت هجری بوده و قمر در شیراز است

حضرت شیخ عبدالرحمن بن علی برغش رحمه الله

لقب ایشان ظهر الدین است مرید و خلیفه رشید پدر خود بودند و صاحب مقامات بلند و کرامات اربعند چون ایشان متولد شدند شیخ الشیوخ پاره از خرقه مبارک خود فرستادند که آنرا بپوشانند اول خرقه که در دنیا پوشیده اند آن بود و فوات ایشان در سال نهصد و بیست و نوزده هجری بوده است

حضرت شیخ بهار الدین و کرامی لسانی رح

کنیت ایشان ابو محمد است و ابو البرکات و نام پدر ایشان و حبیه الدین بن کمال الدین علی شاه قریشی و با اصل از لمان در علوم ظاهر و باطن و فقه و حدیث و اصول و فروع عالی و کامل و قطب و غوث وقت و در عهد شیخ الاسلام و از بنی نظیران روزگار حنفی مذہب بوده از کمال بزرگی و اهل خلفا و جانشین شیخ الشیوخ شیخ شهاب الدین سهروردی اند و صاحب کرامات عالی و مقامات و حواری ظاهر بودند گویند که چون از سفر حج مراجعت نموده بغداد رسیدند شیخ الشیوخ را در باخته مرید شدند و طریق حرقه پوشیدن ایشان چنین است که بعد از آنکه بخدمت شیخ الشیوخ رسیدند منتظری بودند که کی خرقه بپوشانند روزی در واقعه می بینند که سوار کائنات خلاصه موجودات پیغمبر صلعم در خانه نشسته اند و شیخ الشیوخ در پیش ایشان

برای ایشان در آن زمانه طایفه و خرقه چند بر آن طناب آویخته است و آنسر در مرطوبید و اند  
 و شیخ اشیرخ دست مرا گرفته و قد رسول آنحضرت صلعم مشرف گردانیدند آنسر و بر اشارت بخرقه  
 از خرقه‌ای که آن بزرگوار فرموده گفتند عمر و این خرقه را به بهار الدین بیوشان و شیخ که شیخ آنگهان  
 کرد و علی الصبار شیخ اشیرخ را اندرون طلبیدند چون بخدمت ایشان رسیدیم بهان خانه  
 بهان خرقه بطناب آویخته دیدیم شیخ اشیرخ برخاسته خرقه که حضرت رسالت پناه صلعم  
 اشارت فرموده بودند مرا پوشانیده گفتند ای بهار الدین این خرقه رسول است صلعم من  
 در میان واسطه میشنیم و کسی را بی اجازت نتوانم داد و به رخصت شیخ اشیرخ بلیان  
 آمده متوطن شده بارشاد طالبان مشغول شدند و خلق بیاری از برکت قدوم ایشان پدید  
 رسیدند و اهل آن دیار تمام مرید و معتقد ایشان شدند و احوال نیز در آن دیار بر مریض  
 و کرامات و خوارق ایشان ظاهر است و ولادت ایشان در سال پانصد و شصت و شش  
 و رتبه کوکب گردیده و وفات روز پنجشنبه بعد از ادای ظهر هفتم ماه صفر سال شصت  
 و شصت و شش هجری بوده بدت عمر یکصد سال و قبر ایشان در شهر لمان است و حضرات

### حضرت شیخ فخر الدین عراقی رح

از اکمل مریدان شیخ بهار الدین ذکر یا اند و صبیحه حضرت شیخ بهار الدین نیز در خانه ایشان بود  
 و اصل ایشان از بهان است و در صغر سن حفظ قرآن کردند و در هفده سالگی تحصیل علوم  
 نموده درس میگفتند و دیوان ایشان مشهور است لغات نیز از تصانیف ایشان است  
 صاحب کرامات و خوارق عادات بوده اند و وفات ایشان ذی قعدة سال هشت صد  
 و هشتاد و هشت هجری بوده و بدت عمر هشتاد و دو سال و قبر ایشان در ققاس قبر  
 شیخ محی الدین ابن العربی است در صالحیه و شش

### حضرت امیر سینی سادات رح

نام ایشان حسین بن عالم بن ابی الحسین است و اصل ایشان از غور عالم بوده اند و در علوم  
 ظاهر و باطن و کتاب کثر الموز و زاد المسافرین و نزهة الارواح و سوالات  
 و گلشن راز از ایشان است و مرید حضرت شیخ بهار الدین زکریای طنابی اند و وفات ایشان

در دهم شوال سال هشتصد و هفتاد و هجری بوده و قبر در فخر سرت است

### حضرات شیخ صدرالدین محمد رحمه الله

کنیت ایشان ابوالفتح است فرزند رشید و مرید کمال و خلیفه حاشین شیخ بهارالدین زکریا اند و در ملتان بمجا نغاه والد بزرگوار خود مشهوره سال بعد از ایشان بارشاد و تمیل طالبان و مریدان اشتغال داشتند ایشان را کرامات و خوارق بی نهایت است وفات شیخ در نرسه شبانه بست و سوم ذیحجه سال ششصد و هشتاد و چهار هجری بوده و قبر ایشان در ملتان است نزدیک قبر بزرگوار ایشان رحمهما الله

### حضرت شیخ رکن الدین رحمه الله

کنیت ایشان ابوالفتح است و لقب ایشان فضل الله فرزند خلعت و مرید رشید و خلیفه پدر بزرگوار خود شیخ صدرالدین محمد بن شیخ بهارالدین زکریا اند پنجاه و دو سال بر سجاده پر و حیدر بزرگوار نشسته بارشاد طالبان قیام داشتند و صاحب علوم ظاهر و باطن و کشف و کرامات و بس عظیم القدر و جلیل الشان بوده اند نقل است که وقتی والدۀ ایشان بسلام حضرت شیخ بهارالدین آمده بودند در آن ایام که شیخ رکن الدین هفت ماهه در شکم ایشان بودند حضرت شیخ برخاسته تعظیم نمودند والدۀ شیخ رکن الدین را تعجب آمد که سبب تعظیم برای شخصی است که در شکم شماست او چراغ خاندان و شفیع دو دمان ماست وفات ایشان در نهم جمادی الاولی سال ستمصد و سی و پنج هجری روی داده مدت عمر شهادت و نبوت سال و قبر ایشان نیز متصل قبر پدر و جد بزرگوار است

### حضرت مخدوم جہانیاں رحمه الله

نام ایشان سید جلال بخاری است و ا فوق نام جد ایشان است اول بار کسی که از بخارا ازین قبیله هندوستان آمد جد ایشان است که سید جلال بخاری شیخ میگفتند چون از بخارا آمدند مرید حضرت شیخ بهارالدین زکریا کے ملتان شہزاد بزرگان صحیح است جلیل القدر و جامع علوم ظاہر و باطن بوده اند و ایشان راستہ فرزند بوده است یکی سید احمد کبیر دوم سید بهارالدین سوم سید محمد و سید احمد کبیر را دو فرزند رشید قابل و سعادت مند بوده یکی قطب و غوث وقت شیخ المشائخ و مشرف اہل زمانہ در روزگار گمانہ معز و اندر بیان واعیان مخدوم جہانیاں دوم

سید را جوی قتال ایشان هم از ادویای بوده اند اگر چه مخدوم جهانیان را تربیت ظاهر و باطن  
 پدر ایشان نموده اند اما مرید شیخ رکن الدین بن شیخ صدر الدین ابن شیخ زکریای لمائی نام  
 در هر وادی از برکت تربیت ایشان کمال رسیده اند بگانه روزگار گشتند و مخدوم جهانیان  
 از ان جهت گویند که روز عیدی بروضه حضرت شیخ بهار الدین و شیخ صدر زین رفته التماس  
 عیدی کردند و آواز آمد که حق تقاضای ترا مخدوم جهانیان گردانید و عیدی تو این است و چون برقیه  
 شیخ رکن الدین رفتند از آنجا نیز همین آواز آمد چون بیرون آمدند همگی مخدوم جهانیان میگفتند  
 خوارق و کرامات زیاده از حد ایشان بطور رسیده و در آنکه معتقد که رفتند با امام عبداللہ باغی  
 ملاقات کردند و میان این دو عزیز اتحاد و محبت بر تیره رسیده که بالاتر از ان نباشد و از آنکه  
 معتقد که باز بنیدوستان آمدند و در دلی بحضرت شیخ نصیر الدین چراغ و علی ملاقات نمود و چون  
 متبرکه حشمت را از ایشان پوشیدند ولادت ایشان اول شب جمعه برات سال منفعت و منفعت  
 هجری و وفات وقت غروب آفتاب روز چهارشنبه عید الفصحی سال منفعت و شهادت و پنج و پنج  
 و مدت عمر شریف هفتاد و هشت سال و سه ماه و بیست و شش روز و قمر و راجه ملتان است

### برهان الدین قطب عالم رحمه الله

کنیت ایشان ابو محمد است و نام عبداللہ بن ناصر الدین محمد بن مخدوم جهانیان درین قبیلہ  
 اکثرے بزرگ و صاحب حال و در علم ظاهر و باطن بکمال و مرید آبای کرام خود بوده اند  
 و خوارق و کرامات علیہ از ایشان بطور پیوستہ نقل است که شبی بحسب تلمذ برخاسته بودند  
 چون شب تاریک بود پاس ایشان بچوبی رسیده آزار یافت و ایشان ندانستند که  
 آن چیست فرمودند سنگ است یا آهن چوب یا چه چیز است چون صبح شد و مردم آنرا  
 دیدند بدوشی که از زبان ایشان پرسیده بود آن چوب پار و بکالت اصلے نمانده و شمه هم  
 سنگ و هم آهن و هم چیز دیگر که تشخیص آن نمیتوان کرد شده بود تا مردی که سال هزار و  
 چهل و نه هجری است نزد فرزندان ایشان در احمد آباد که مسکن ایشان بود موجود است  
 ولادت ایشان چهاردهم رجب سال منفعت و وفات وقت طلوع آفتاب هشت  
 و پنجاه سال هشت صد و پنجاه و شش هجری بوده و مدت عمر شریف و هشت سال و چهار ماه

دست و پیرایه و ذوق ایشان در موهج تنوّه از مضامین احمد آباد و کجرات واقع است فقهه

### حضرت سراج الدین شاه عالم

کرامت ایشان ابو البرکات است و تمام محمد بن قطب عالم مرید خلیفه رسید پیر بزرگوار خود اندوخت  
کرامات بلند و مقامات ارجمند بوده اند بظاهری باطن سیدت خود گویند که علیه ایشان صلوات  
سپارک میسر مسلم شایسته و موافق بوده و عمر و نام و الدین و اویه ایشان نیز سلطان عمر شریف تمام  
والدین و مرتبه آنحضرت بوده علیه الصلوة والسلام نقل است که ضعیفه مرید ایشان بود و یک  
پسر داشت چهارمخ ساله یاری بهم رسانده فوت شد آن ضعیفه خبر غم و فزع تمام آمده  
دست پیرامن ایشان زود الحاح نمود که تا فرزند مرا بمن باز ندهید دست از دامن ششما  
باز غارم چون جزع و فزع از حد گذشت نسلی او نموده بدرون رفتند و ایشان را نیز فرزند  
بود و ضمیر آن طفل را بر داشته بدو دست روسی باسان کردند و گفتند آئی آن طفل نشاندین  
طفل فی الحال بدست ایشان جان به سپرد و بیرون آمده آن ضعیفه را فرمودند برو که فرزند  
تو زنده است چون آن زن بخانه رفت فرزند خود را زنم یافت و ولادت ایشان  
بعدیم و یقعه سال هشت صد و یقعه و فوات شب شنبه بیستم جمادی الاخری سال هشت صد  
و هشتاد و هجری بوده و مدت عمر شریف شصت و سه سال و قبر ایشان در شهر احمد آباد دراز و کبر  
الحمد الله که با تمام رسید و با ختام انجاسید بمیاسن امداد روح مقدس مظهر حضرت پیر و شکر  
غوث اقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه ذکر اکابر و اولیای پنج سلسله مشهور و معروف  
که سلسله منظمه قادریه و سلسله مبتکر نقشبندیه و سلسله علیه حشیتیه و سلسله شریفیه کبرویه و سلسله کرم  
سهروردیه قدس الله سرهم باشد تبانی که مدار استقامت عالم و انتظام اسرار خودی نبی آدم  
ازین سلسلهای عالییه است و اکثر اهل اسلام از خواص و عوام خارج ازین سلسلهای نیستند  
چرا که ملی و ملی و دگرگیری این بزرگان دین رسیدن بطلب اصلی و سلاست بردن ایالت  
جهان بس دشوار است و بجات در عقبی بے آنکه کسی درین سلسلهای عالییه نشلم باشد آسان  
متصور نیست چنانچه در خبر است از حضرت رسالت پناه صلعم که روز قیامت بنده نو سید مانده  
باشد از مفلسی کردار خود حق سبحانه و تعالی گوید بنده سن فلان و دانشمند را در فلان محله

می شناختی فلان عارف را می شناختی گوید می شناختم گوید برادر تو ای بخشیدم پس وقتیکه  
شناخت نسبت پیوند و سبب سجات میگردد و بهر دوستان او گرفتن سیرت ایشان  
و بی بردن با ایشان بیشتر و اولی تر کند انکه پس خود را در یک سلسله مشاک میاندازد و این  
فقیر خود را در سلسله منبرک منظم قادر بر تنظیم گردانیده و دست در دامن با سعادت قطب را بی  
غوث صمدانی پادشاه مشایخ امام انکه پیر و دستگیر شاه محمدی الدین عبدالقادر جیلانی  
رضی الله عنه زده امیدوار است که از برکت آن سید السادات سجات کونین حاصل نماید و  
حق تعالی این کینه بنده خود را با ایشان به بخشید بر آنکه اسامی بزرگان که درین سلسله مذکور  
شده اند عدد ایشان مخصر درین نیست بلکه از اکابر و مشایخ این سلسله بسیاری از اکابر و اولیا  
و صاحب مقامات علیا بوده اند اما چون تا یسخر ولادت و وفات ایشان بهم نرسید و نیز  
برای رعایت ترتیب ارادت و نسبت خرقه دست بدست که از ربط نیفتد این فقیر بزرگترین  
بزرگان مالی شان و عالیجاه اختصار نمود ذکر مشایخ متفرقه و اکابر که سوای سلسله  
مذکور اند چه از متقدمین و چه از متأخرین چون ترتیب سلسله ای ظاهر نشد اما تا یسخر تولد و  
وفات بهم نرسید ازین جهت احوال ایشان را در فصل طبعه به ترتیب سال وفات نوشت

### حضرت مالک دینار رحمه الله

از تبع تابعین و متقدمای وقت و پیشوای زمان خود و در تحریر و توکل یگانه بودند و بحضرت  
شیخ بصری صحبت داشته اند و مالک اذان جنت گویند که وقتی بر کشتی سوار شد ند چون میان  
دریا رسیدند اهل کشتی مزد طلب کردند گفتند هیچ ندارم ایشان را چندان زدند  
که بهیوش افتادند چون بهیوش باز آمدند بار دیگر مزد طلبیدند بار دیگر جواب گفتند ندارم  
و دیگر بار ایشان را بزدند گفتند پایی ترا گرفته و در دریای اندازیم چون این را گفتند با ایشان  
از دریا برآمدند و در دهن هر یک و نیاری ایشان دست را دراز کرده یک دنیا گرفتند  
و با هم انداختند چون اهل کشتی این واقعه را مشاهده نمودند در پایی ایشان افتادند و عذر گناه  
خواستند مالک دنیا از کشتی فرود آمده بالای آب روان گشتند و از نظر اهل کشتی غائب شدند  
نقل است که سیفر نمودند حق تعالی امت حضرت سید المرسلین را دو چینه داده است



که نه جبرئیل را داده و نه میکائیل را یکی اذکر و فی فا ذکر کم یعنی چون یاد کنید مرا من شمارا یاد کنم دوم آنکه  
استجب لکم و از من بطلبید تا من قبول کنم فرموده اند در بعضی کتب آسانی دیده ام که حق تعالی  
سفیر باید هر عالمی که دنیا را دوست دارد و کثرتی چیز که با وی کنم آن بود که حلاوت ذکر  
و مناجات خویش از دل او بردارم و فات ایشان در سال یکصد و هفت هجری بوده

### حضرت شیخ حبیب عجمی قدس سره

کنیت ایشان ابو محمد است و اصل از فارس و ایشان را حبیب عجمی می گفتند مر شیخ حسن بصری  
اند و بسیاری از ائمه و مشایخ کبار را در یافته اند نقل است که خونی را بر دار کردند و در آن شب  
خونی را بخواب دیدند و در هشت خزان باطلها برسیدند و قتالی بودی این درجه از کجایانته گفت  
در آن ساعت که مرا بردار کردند حبیب عجمی گذشت در حق من دعا کرد این همه از برکت است  
و فات ایشان در سال یکصد و پنجاه و شش هجری بوده و قبر ایشان در بصر است

### حضرت شیخ سفیان توری رحمه الله

کنیت ایشان ابو عبد الله است و نام پدر ایشان سعید کوفی الاصل بوده اند از بزرگان  
و مقدسای و پیشوای اهل زمان بوده اند در علم ظاهر و باطن یگانه و از مجتهدان پنجگانه و شاگرد  
حضرت امام اعظم رضی الله عنه بوده و بسیاری از مشایخ را دیده اند و سبب و سه سال متصل  
شب نرفته اند فرمودند هرگز حدیثی نه شنیدم از پیغمبر صلعم که بران عمل نکرده ام نقل است که ایشان  
هرگز از کسی چیزی نمی گفتند که اگر دادم در آن جهان در نمی مانم می گیرم و روزی ایشان می آمدند  
خلیفه طیب ترسانی داشت حاذق پیش ایشان فرستاد چون طیب قاروه بدید گفت که از  
خوف آلهی جلبر این مرد خون شده و پاره پاره گشته از سانه بیرون می آید و در دنیا که چنین مرد بود  
آن دین باطل نباشد این گفت و فی الحال اسلام آورد و خلیفه گفت پنداشتم که طیبی بر این بیاید  
سفیرم خود بیا پیش طیب فرستادم شیخ عبد الله مبارک فرموده اند که از هزار و صد بزرگ  
شنیده ام که می گفتند فاسلتری از سفیان ندیده ام گویند جوانی راج فو ت شده بود آبی کشید  
ایشان گفتند چهار حج کرده ام همه به تو دادم تو این آه بمن ده گفتا دادم آن شب بخوابیدند که ایشان را  
میگویند که سود کردی اگر همه این عزاف قسمت کنی تو نگر شو نقل است که سفیر مودند اگر به ده خردست

نه از ان ریاست و یکی از بهر خدا اگر از ان یک جزو که از بهر خداست در سالی یک قطره از چشم بیاید  
بسیار بود و هم فرموده اند زهد نه پلاس پوشیدن و نه نان جو خوردن است لیکن دل در دنیا  
نه بستن است و ال کوتاه کردن است و هم فرموده اند که اگر به نزد یک خدای شوی با گناه تب  
که میان تو و خدا بود آسان تر از آنکه یک گناه میان تو و چندگان او بود و فرموده اند یقین نیست  
که متهم نداری خدای را در هر چه بتو رسید و فات ایشان به صبره سوم ماه شعبان سال یک صد  
و شصت و یک هجری بوده و بقولی شصت و دودست عمر شریف شصت و سه سال چون ایشان را  
غسل سپردند در پیشانی ایشان نوشته دیدند بیکدیگر الحمد

### حضرت داود بن نصر طائی رحمه الله

کنیت ایشان ابوسلمان است شاگرد ائمه سلیمین ابو حنیفه کوفی اندر رضی الله عنه و مرید صبیحی  
و از قدامی مشایخ و جامع علوم ظاهر و باطن و فقیه الفقه بودند با تفصیل عیاض سلطان انجم  
و هم صحبت داشته اند نقل است که یکی در پیش ایشان نشسته بود و در ایشان می نگریست  
فرمودند نه دانی چنانچه بسیار گفتن که اوست دارد بسیار دیدن نیز کرده است ایشان فرمودند  
ای پسر اگر سلاست خواهی دنیا را تو و داع کن و اگر کراهت خواهی بر آخرت تکبیر گوی  
که این هر دو محل محابست و فات ایشان در سال یک صد و شصت و دو بقولی پنج هجری بود  
و قبر ایشان در بغداد است

### حضرت عتبه بن غلام رحمه الله

نام پدر ایشان ابان بن صمعه است از مستقدمان و نه رگان مشایخ و معتقدای این قوم و صاحب  
احوال و مقامات عالی بوده اند از تبع تابعین و مرید حضرت شیخ حسن بصری اند و صاحب الدھر  
می بودند روزی با شیخ حسن بصری بکنار دریا سیرفتند ایشان بر آب روان شدند شیخ  
تعجب نموده گفتند ای عتبه این مرتبه بچه یافتی فرمودند که تویی سال است که آن می کنی که  
سیفرایند و من آن میکنم که او میخواهد و این اشارت به تسلیم و رخصت گویند شبی تار دزد  
سختند همین گفتند اگر غذا بکشی نزد دوست دارم و اگر عفو کنی دوست دارم روزی  
شخصه پیش ایشان آمد و گفت ای شخص میخواهم که از تو چیزی به منم گفتند بخواب آنچه می خواهی

گفت خرمای ترمینوا هسم وقت خرمای تر بنو زرنیلی بدست او دادند که پراز خرمای تر بود  
وفات ایشان در سال یک صد و شصت و هفت هجری بوده

### حضرت امام عبداللہ بن مبارک رح

شاگرد حضرت امام اعظم اندر منی اللہ عنہ در فنون علوم جامع و صاحب کشف و کرامات و از  
معاصران سفیان ثوری و فضیل عیاض بوده اند و مشایخ کبار را در یافته اند نقل است  
که روزی در کوچه میگید شتند تا بنیای را گفتند که عبد اللہ مبارک می آید هر چه می باید  
بخواه نابینا گفت دعا کن تا حق تعالی چشم من باز و پدر ایشان دعا کردند همان لحظه حق تعالی  
چشم را باز و او صاحب کشف المحجوب نوشته اند که والدہ امام عبد اللہ روزی بیاض بمطلب  
ایشان رفت و ایشان را خفته یافت و دید که مار بزرگ شاخ ریحان در دهن گرفته گسی از رو  
ایشان میراند و لاوت ایشان در سال یکصد و شصت و شش در ماه رمضان سال یکصد و شش و یک هجری بود

### حضرت محمد بن محبوب المشهور بابن سماک حمہ اللہ

کنیت ایشان ابو العباس است از قدامی و علمای این قوم و صاحب مقامات علیہ السلام  
جلیه بوده اند و با سفیان ثوری صحبت داشته اند فرموده اند بهترین تواضع آنست که خود را  
بر یکس فضل نه نهد و فرموده اند طبع رسی است در گردن و ندبیت بر پای بردار تا بر سر  
وفات ایشان در سال یکصد و شش و دو هجری بوده

### حضرت شفیق بن ابراہیم بنی قدس سرہ

کنیت ایشان ابو علی و اصل ایشان از بنی سست از قدامی مشایخ و صاحب کرامات و مجتهد  
و مقامات بلند و مقتدای زمان خود بوده اند حضرت امام موسی کاظم را در یافته اند و با سلطان  
ابراہیم اوهم صحبت داشته اند و خفی مذہب بوده اند روزی از سلطان ابراہیم اوهم پرسیدند  
که شما در معاش چه می کنید گفتند چون می یابیم شکر میکنیم و چون نمی یابیم مسکینیم شیخ شفیق فرمود  
سگان خراسان نیز چنین میکنند سلطان گفت پس شما چون میکنید فرمودند ما چون یابیم  
بیار کنیم و چون نیابیم شکر کنیم سلطان بوسه بر پیشانی ایشان دادند و گفتند استاد توئی رود  
تخصی بخدمت ایشان آمد و گفت ایها الشیخ من گناه بسیار دارم و میخواهم که توبه کنم

گفتند که دیر آمدی گفت نه زود آمدم گفتند چه گفت هر که پیش از مرگ آید اگر چه دیر آمده باشد زود آمده است شیخ فرمودند نه چیز قرن فقرست فراغت دل و یکی حساب و احوال نفس سه چیز لازم بود نگرانیست ریختن و شغل دل و سختی حساب شهادت ایشان در سال یکصد و نود و چهار هجری بوده قبر ایشان در ختلان است

### حضرت شیخ یوسف اسباط رحمه الله

صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند جامع در علوم ظاهری و باطنی و در تجرید و توحید یگانه بوده اند و شیخ فرید الدین عطار ایشانرا از زهاد و تابعین نوشته اند گویند مقتدا و نهاده مردم میراث یافته اند و هیچ از آن صرف خود نموند بفقرا دادند برگ فرامی یافتند و مرز آنرا قوت خود میکردند وفات ایشان در سال یکصد و نود و شش هجری واقع شده است

### حضرت ابوسلیمان دارانی

نام ایشان عبدالرحمن بن احمد بن عطیه است و از قدهای مشایخ شام اند و علمای ابن نوم و رزبه و ورع یگانه و پیشوای زمانه خود بودند و داراوی است از ده های دمشق از ایشان پرسیدند که حقیقت معرفت چیست گفتند آنست که مراد جزئیکی نبود در دو جهان وفات ایشان در سال دصد و پانزده هجری بوده و قبر در موضع دارا

### حضرت شیخ بشیر ربی رحمه الله

نام پدر ایشان عیاش است که مولانا ی زهدین و خطیب بوده از متقدمان مشایخ اند و اصل ایشان از مرسیس است و آن قریه ایست از توابع مصر گفته اند که در دلی که دنیا مقام کند بیرون می رود از آن دل آخرت و نیز گفته اند از سخنان این طایفه هیچ چیزی بدل من قرار گرفت تا آنکه دو گواه عدل از کتاب و سنت بران نیافتیم و نیز گفته اند افضل اعمال خلافت خواستن نفس است وفات ایشان در یکصد و نود و شش هجری و بقول نو زده بوده است

### حضرت شیخ فتح بن علی موصلی رحمه الله

اصل ایشان از موصل است و از متقدمان مشایخ موصلی بوده اند و باسی کس از بزرگان صحبت داشته اند که همه ابدال بودند ایشان فرموده اند که ادل بار که عبد الله حق را رحمه الله

دیرم مرا گفت یا خراسانی چهار چیز پیش نیست چشم و زبان و دل و هوا بچشم حالی سگر که نشاید و زبان  
 شسته گوی که خدای در دل تو بجلافت آن داند و دل نگاه دار از خیانت و کبر بر مسلمانان و هوا  
 نگاه دار در هیچ مجوی باد و اگر این هر چهار بدین صفت نباشد خاکستر بر سر باید کرده آن در شقاوت  
 تو بود و فاته ایشان روز عید یعنی سال دو صد و سست هجری بوده گویند روز عید و پند که  
 مردم قربان میکنند گفتند ای صیدانی که چیزی ندارم که برایت تو قربان کنم من این دارم پس  
 آگست بر گوناوند و بیفکادند چون مردم گزینند بر حمت حق پیوسته بودند و خط سبز  
 بر گوی ایشان ظاهر بود

### حضرت شیخ بشیر حافی قدس سره

کنیت ایشان ابو نصر و نام پدر ایشان سارث بن عبد الرحمن بن عطاس بن یحیی بن عبد  
 و اهل ایشان از مرد است از خدای متعالی و بزرگان این قوم و صاحب مقامات بلند و کرامات  
 از مجتهدین بغداد و از اولاد عراق بوده اند مرید خال خود اند علی خیرم صحبت داشته اند با  
 احمد بن حنبل رضی الله عنه فضیل عیاض قدس الله گویند تا ایشان در حیات بودند هیچ چهار پا  
 در راه های بغداد روث نکرد و بجهت حرمت تعظیم ایشان که همیشه پا برهنه می بودند روزی  
 مردی راستوری روث انداخت فریاد بر آورد که بشیر از عالم برفت چون تحقیق کردند چنان  
 نقل است که پیغمبر صلعم را بخواب دیدند که می فرمایند ای بشیر صیدانی که خدای تعالی چرا ترا  
 برگزیده از میان اقران بلند گردانید مرتبه ترا گفتند یا رسول الله نه فرمودند از بهر آنکه متابعت  
 سنت من کردی و حرمت داشتی صالحا زان نصیحت کردی برادران را و دوست داشتی  
 مراد اصحاب و اهل بیت را و ولادت ایشان بقول ابن کثیر شامی در بغداد سال دو صد  
 و پنجاه هجری است و فاته ایشان روز چهارشنبه دهم محرم سال دو صد و سست و هفت  
 هجری بوده و قبر بیرون شهر بغداد است و چون بر حمت حق پیوستند آواز نوحه جنیان  
 از خانه ایشان بگوش مردم میرسید و بعد از وفاته ایشان را بخواب دیدند پرسیدند  
 که خدای تعالی با تو چه کرد فرمودند که آمرزید مرا و آنرا که بر جنازه من حاضر شدند  
 و آنرا که مراد دوست دارند تا بقیامت

## حضرت شیخ احمد بن الحواری رحمه الله

کنیت ایشان ابو الحسن است و اصل از دمشق مرید ابوسلیمان دارانی اند و الدایان نیز از  
شورغان و عارفان بودند خاندان ایشان خاندان زهد و ورع بوده و از بزرگان  
این قوم ممدوح مشایخ اند گویند ایشان را ابوسلیمان دارانی عهده کرده که هرگز غفلت  
فرمان او نکند روزی سلیمان در مجلس سخن میگفتند ایشان آمدند و با ابوسلیمان گفتند تنور  
آفتاب شد چه میفرمائی ابوسلیمان جواب داد وندسته بار کرد گفتند ابوسلیمان را دل به تنگ آمد گفتند  
برو و دور آنجا بنشین ابوسلیمان ساعتی مشغول شدند بعد از آن یاد ایشان آمد که باهم چه گفته  
باز فرمودند احمد را بجویند و تنور خواهد بود چون حینند در تنور یافتند و یک موی ایشان نه  
سوخته بود و فات ایشان در سال دوهصد و سی و دو هجری بوده است

## حضرت شیخ حاتم بن عنوان ص

کنیت ایشان ابو عبد الرحمن و اصل از بلخ حقیقی نازیب و مرید شیخ شقیق بلخی و صاحب  
علوم ظاهر و باطن بوده اند گویند ایشان اصم بنوده اند ضعیفه با ایشان سخن میگفت و راغب  
سخن از وی بادی جدا شد کجاست دفع حجات او گفته آواز بلند تر کن که من نمی شنوم و خود را  
چنان فراموشد که گوش ایشان کراست و آنرا نشنیده اند ضعیفه شادمان شد و این  
لقب بر ایشان باز گویند به سفر میرفت یکی از ایشان وصیت خواست فرمودند اگر بایز خواهی  
خدای بس و اگر همراه خواهی کرام کاتبین بس و اگر عبرت خواهی دنیا بس و اگر بونس خواهی  
قرآن بس و اگر کار خواهی عبادت خدا بس و اگر وعظ خواهی مرگ بس و اگر ایگه بگنم پندیده  
نیست و نوح ترا بس فرموده اند شتوت الله قسم است کی در طعام و دیگر در گفتار و دیگر در نظر  
بس نگاه دار خویش را با عطا و خداوند و زبان را برابر است گفتن و چشم را بعبادت نگریستن  
وفات ایشان در سال دوهصد و سی و هفت هجری بوده بود وضع ما هجری که از نوای بلخ است

## حضرت شیخ احمد بن حضویه قدس سره

کنیت ایشان ابو حامد است و اصل ایشان از بلخ مرید حاتم اصم داز بزرگان مشایخ  
خراسان اند سلطان ابراهیم اویم و حضرت شیخ بابری سلطانی و ابو تراب بخشی و ابو حفص حداد

و طریقۀ ملائیمه داشتند و جامیه بروی لشکر بایان داشتند شیخ احمد فرموده اند هر که در ایشان را خدمت کند به چیز کرم شود و توافع و حسن ادب و سخاوت و گفته اند هیچ خواب گران نیست از خواب غفلت و فاته ایشان در سال دوصد و چهل هجری بوده و مدت عمرش دویست و پنج سال است و قبر در بلخ است

شیخ ابو العباس حمزه بن محمد حارث بن اسد محاسبی رحمه الله

از متقدمان مشایخ بهرات و سنجاب الدعوات بودند فرمودند هر که صحبت او را آراسته سازد بهیچ بند آراسته نگردد و وفاته ایشان در دوصد و چهل و یک هجری بوده

حضرت شیخ ذوالنون مصری رحمه الله

کنیت ابو عبد الله است اصل از بصره از طلای و قدای مشایخ و جوخ ادبیای وقت بایشان بوده گویند چهل سال روز و شب پشت بدیوار نهاده اند تپه بود از نشستند پرسیدند این محنت چیست فرمودند شرم دارم که در خیابانم اتقی بنده دارم و شرم طایفه محاسبه بایشان است منسوب و سخن ایشان اندر توحید و تجرید بود و مذمب مذلتش رفا است و از جمله مقامات و فاته ایشان در نصد و سال دوصد و چهل هجری رومی داده نیز چنین آوردند که حضرت ذوالنون مصری رحمه الله کنیت ایشان ابو الفیض است و نام ثوبان بن ابراهیم و اصل ایشان از اصحاب مصر است مشاگرد حضرت امام مالک و مرید اسرافیل و از بزرگان این قوم و کبار مشایخ و پیشوای اهل طاعت و صاحب ریاضت و کشف و کرامات و در تجرید و توحید بگام و سر عارفان زمانه بوده اند تا در حیات بود و خود را چنان پنهان داشتند که بر حقیقت حال ایشان هیچکس واقف نگشت بزرگی و خوارق حضرت شیخ زیاده ازان است که در قید ضبط در آید روز سه همراه جماعتی و کشتی نشستند بازرگانان را گوهری که شده همه اتفاق کردند که ایشان برده اند میر بخانیند و امانت میر ساینند چون کار از حد گذشت گفتند خداوند تو سیدانی که من ندیده ام هزاران مایه سر از دریا بر آوردند و در دایان هر کجی گوهری یکی از آنها گرفتند و بایشان دادند اهل کشتی چون این واقعه را دیدند در پائے ایشان می افتادند و عذر میخواستند و همین نقل را

صاحب کشت الحبوب از زبان ذوالنون مصری قدس سره نسبت بخوان مرقد داری که اندر یک  
کشتی با ایشان بوده می نمایند فرمودند هرگز از نان و آب سیر نخورم تا نه معصیت کردم خدای را  
و نه قصد معصیت در من پیدا آید گویند چون میخواهند باز مشغول شوند میگفتند بار خدایا بکدام  
قدم آیم بدرگاه نود بکدام زبان گویم راز تو و بکدام دین گرم به قبله تو و بکدام لغت  
گویم نام تو از بی سرماگی سرمایه ساختم و بدرگاه تو آدم فرمودند راه راست آنراست  
که از خدای ترسان است چون ترس بر خاست از راه افتادی و فرمودند دوستی  
با کسی کن که بتغیر تو متغیر نگردد و فرمودند معرفت قرار نگیر و در شکمی که از طعام پر باشد و نیز  
فرموده اند که توبه عوام از گناهان است و توبه خواص از غفلت فرموده اند علامت  
محبت خدای آنست که متابعت حبیب خدا کند در اخلاق و افعال و او امر و سنن  
حضرت شیخ را پرسیدند که از مردم پر بهر کار کیست فرمودند آنکس که زبان خود را در  
پرسیدند علامت توکل چیست فرمودند طمع از خلائق منقطع گردانیدن پرسیدند اندوه  
آرامی بیشتر فرمودند بدتر خودترین مردمان را پرسیدند دنیا چیست فرمودند هر چه ترا از  
حق مشغول نماید از پرسیدند منزه کیست فرمودند آنکه بخدای راه نداند دنیا و دوزخ  
فرمودند ای مردمان علما را ملاقات کنید کجمل یعنی اسرار خود را از ایشان پوشیده دارید  
و زبانه را بر غیبت که رغبت شما دید بعضی از عبادت را بشما بیاموزند و اهل معرفت بسو  
یعنی پیش عارف حرف گفتن خوب نیست وفات ایشان در سب و ششم شعبان  
سال دوهصد و پنجاه و پنج هجری واقع شده نقل است که چون بر حمت حق پیوستند آن شب هفتاد  
کس رسول صلعم را بنجواب دیدند که آنحضرت میفرمایند دست خدا که ذوالنون خواهد  
آمد با استقبال او آمده ام چون جنازه ایشان را می بردند مرغان بسیار بر جنازه پرده  
بافتند چنانکه همه خلق را بپایه خود پوشیدند و یکس از آن نسیم مرغان را ندیده بود  
و خلق از آن کاری که نسبت با ایشان داشتند باز آمدند و تاسف گشتند و قبر حضرت  
شیخ در مهرانست و بر قبر ایشان نوشته یافتند چنانکه بخط آدمیان مانده بود و ذوالنون  
حبیب الله من اشوق قتل الله و بعضی از مکران هرگاه آن نوشته را بر تراشیدند باز نوشته می یافتند



### حضرت شیخ ابوتراب بنی قدس سره

نام ایشان عسکرن الحسین است و بقولی عسکرن محمد بن الحسین از اهل مشایخ خراسان بوده اند و باو حاتم عطار بصری و حاتم المصم صحبت داشته اند و بر قدم تجرید سیاحت بسیار نموده اند گفته اند توکل آنست که خود را در دریای عبودیت الکنی و دل در خدای سبیه داری اگر در شکر کنی و اگر باز گیر و صبر کنی و گفته اند نیت از عبادت چیزی منفعت تر از اصلاح خواطر و لما فرود عیبر خلد کردی دامن تست به غبار گرز دلمارفته با شنی به وفات ایشان در سده پنجم جمادی الاول سال د و صد و چهل و پنج هجری بوده چون در بادیه بصره رحمت حق پیوستند بعد از چندین سال جماعه با آنجا رسیدند و ایشان را دیدند و به قبله ایستاده و خشک گشته و عصاره دوست در کوه و رمیش نهاده و ازورنده با پیچ ضروری نه رسیده

### حضرت شیخ ابراهیم بن عیسی رحمه الله

اصل ایشان از اصفهانست با معروف کرخی صحبت داشته اند و از مقتدایان مشایخ و صاحب کشف و کرامات بوده اند فرموده اند هرگاه خواهی کسی را از اولیای حق بشناسی این بگوئی هو الاول و الآخر و الظاهر و الباطن و هو کل شیء عظیم و فات ایشان در اصفهان سال د و صد و چهل و هفت هجری واقع شده

### حضرت شیخ زکریا بن محمد الهروی

از کبار مشایخ مستجاب الدعوات بودند امام احمد حنبل زعمی الله عنه فرموده اند زکریا یکی از جمله ابدالست وفات ایشان در سهرات ماه ربیع سال د و صد و پنجاه و پنج هجری بوده

### شیخ ابو عبد الله النجری رحمه الله

از بزرگان مشایخ خراسانند و با ابو حفص صحبت داشته اند و بارها بر قدم تجرید سفر کرده اند شخصی ایشانرا گفت یک دیار زرشور دارم میخواهم که توبه بهم مصلحت چه می بینی گفتند اگر بدی ترا بهتر و اگر ندی ترا بهتر فرمودند بر اعطی که تو فکر از مجلس او نه درویش بر نیز د و درویش نه تو فکر او نه و اعطاست وفات ایشان در سال د و صد و پنجاه و پنج هجری بوده

## شیخ محمد بن علی حکیم الترمذی قدس سره

کنیت ایشان ابو عبد الله است طریقه حکیم منسوب است بایشان و سخن ایشان در اثبات ولایت است از مقتدایان و محتشمان مشایخ اند و صاحب تصانیف بسیار در احادیث اسناد عامه داشتند و از خواص یاران امام اعظم رضی الله عنه صحبت دارن فرمودند علیه السلام و هر روز یکشنبه با خضر علیه السلام ملاقات می کردند و واقعات از یکدیگر می پرسیدند گویند یک بار تصایف خود را در آب انداختند خضر علیه السلام آن همه را پیش ایشان باز آورده و گفت خود را پیش بدین مشغول میدار ایشان گفته اند صد شیخ گرسنه در رفته گوشتند آن چندان تباه میکند که یک ساعت شیطان کند و صد شیطان آن تباهی نکنند که یک ساعت نفس آدمی نقل است که در جوانی صاحب حسن بوده اند زنی صاحب جمال ایشان را بخود دعوت کرد با و اتفاقات نکردند وقتی آن زن خبر یافت که با غ رفته اند خود را بیار است و آنجا رفت از باغ برگرفتند وزن در عقب میدوید با و توجه نکردند بعد از مدتی که سخن گفتند این سخن بیاد ایشان آمد و در خاطر گذشت چه بودی اگر حاجت آن زن را کردی بعد از آن تاب گشتی چون این در خاطر منظر کردانده ناک شده گفتند ای نفس غیبت در جوانی در خاطر این نبود اکنون بعد از ریاضتهای بسیار در پیری پیشانی چه سود بخت این خطر سته روز ماتم داشتند بعد از سته روز بنیبر صلعم را بخواب دهند فرمودند ای محمد رنجور شونه از آن است که در روزگار قدحی است بگو آن خاطر از آن بود که از ایام جوانی تا حال چهل سال دیگر بگذشت و مدت ما از دنیا دورتر گشت و دور افتادیم تر اجر می نیست و در حال توقیر نه رفقه و آنچه دیدی از دراز کشیدن مدت مفارقت ماست و ازین باید دانست که درین ایام که سال هزار و چهل و نه هجری است و از زبان بنیبر صلعم در تر گشته و در دلها و علما و شیت با خصوصاً در دنیا داران چه قدر تفاوت رفته باشد وفات ایشان در سال دوصد و پنجاه و پنج هجری واقع شده

## حضرت شیخ یحیی بن معاذ رازی قدس سره

کنیت ایشان ابو زکریا است و لقب و اعظم باب ایشان بعضی از اکابر گفته اند خدا را

یحیی بود یکی از انبیاء دیگر از اولیا و اول کسی که از شاخ پس از خلفای راشدین بر منبر شد  
ایشان بودند با ایشان گفته قومی اند که میگویند با بجای رسیدیم که ما را نماز نباید کرد گفتند که بگوید  
رسیده اند اما بدو رخ گویند که روزی بایم ادر بهی بیکد شتند برادر ایشان گفت خوش دمی  
است فرمودند خوش تر ازین دل آکس است که ازین ده فارغ است و گفته اند با مردمان  
سخن کم گویند و باندای بسیار گفته اند یک گناه بعد از تو به زشت تر بود از هفتاد گناه پیش از  
تو چه گفته اند به نیت از صفات اولیا است اعتماد بر خداست در همه چیز دبی نیاز بودن به و از  
چیز و رجوع کردن با و در همه چیز و گفته اند منتهای تنشین صدیقان است پرسیدند نشان چیست  
فرمودند آنچه بیکوی زیاده نشود و بیخای نقصان نه پذیرد و شخصی گفت مراد صیت کینه ز مودند  
سبحان الله چون نفس من از من قبول نمی کند دیگر چه چون قبول کند و گفته اند آنگهی تو دوست  
سیداری که من ترا دوست دارم با آنکه بی نیازی پس من چگونه دوست نه دارم با اینهمه  
احتیاج و گفته اند آنگهی اگر من نتوانم که از گناه باز اتم تو میتوانی که گناه بیا مرز و گفته اند  
آنگهی مرا عمل بهشت نیست و طاقت روزی ندارم اکنون کار بفضل تو افتاده و فاسد  
ایشان در سال دو صد و پنجاه و هشت هجری روی داده و قبر ایشان در نیشاپور  
است در قبرستان محمد

### حضرت شیخ ابو حفص محمد ادرحمه الله

شعبت

نام ایشان عمرو بن سلمه است و اصل ایشان از نیشاپور است از بزرگان زمان و شیخ و راه  
مرید بعد از او ردی و استاد ابو عثمان جبری اند با سیه الطائفه جنید ملاقات کرده اند گویند  
روزی یکی گذشتند یکی را متحیر و گریان دید پرسیدند چه حال داری گفت خری داشتم کم شد  
جز آنکه داشتم ایشان توقف کردند و گفتند بعزت تو که گام برندارم تا خرا و باز نرسد  
در راه مرا وای به آمدن نقل است که یکی از ایشان طلب وصیت کرد و گفتند یا خلی لازم  
آید در اثر تنه در باز تو کشاده گردد و لازم یک سید باش تا همه سادات ترا گردانند  
آنگونه اند که مرا در سخن دنیا است برای کسی که بآن محتاج است نقل است که حضرت  
ایشان را از راه راهی کردند و هر یک را عاریه و طعامی دیگر میخواستند و چون

بود افع رفتند و گفتند یا شبلیه اگر بنیشتا پور آئی میزبانی و جوار مرغی بجا آید: هم گفته یا شخص  
چه کردم فرمودند تکلف کردی و تکلف جوار مرغی بود: همان را چنان بایست داشت که خود را  
تا بآین همان گران نه آیدت و بر رفتن شادمانی نه چون تکلف کنی آمدن بر تو گران آید  
رفتن بر دل آسانی شود هر گرا با همان حال این بود جوار مرغی نبود وفات ایشان در سال  
شصت و چهار هجری و بقولی دوصد و شصت و پنجم واقعه شد

حضرت شیخ علی بن موفق بغدادی رحمة الله

از قدمای مشایخ عراق و بزرگان این قوم بوده اند و حضرت شیخ ذوالنورین مصری را هم  
اند و سفر بسیار کرده و بنقاد حج گذارده اند و وقتی بعد از حج با خود و تاسعه هجده به مدینه  
ومی آیم نه دل و نه وقت من خود در چه شمارم آن شب حتی قیالی را با خود و تاسعه هجده به مدینه  
گفت ای پسر موفق تو بخانه خویش خوانی کسی را که بخوابی اگر من ترا نخواستمی نخواهی بگریه  
روزی در راه کاغذی یافتند در آستین خود نگاه داشتند چون از آستین برآوردند و دیدند یک  
دران کاغذ نوشته اند این موفق از خرمی ترسی و حال آنکه پروردگار تو ام و ایشان  
خداوند اگر من ترا از بیم آتش دوزخ می پرستم در دوزخ فرود آیم یا در بهشت می پرستم  
هرگز در اینجا جای مده و فرود بسیار اگر بمرمی پرستم یکدیگر از بنای و پس از آن رفتند  
بکن وفات ایشان در سال دوصد و شصت و پنج هجری بود و قبر ایشان در مدینه است  
نزدیک بارغ سفیر و گویند که شیخ الاسلام خواجه عبد الله الفارسی هر وقت که راه آنجا  
رسیدی فرود آیدی و باد بگذشتی

حضرت شیخ احمد بن وهب رحمة الله

کنیت ایشان ابو جعفر است و اصل ایشان از بصره گفته اند هر که بخواهد وفات ایشان  
نام فقر از و برخاست وفات ایشان در سال دوصد و شصت و چهار هجری بود و بنیشتا

حضرت شاه شجاع کرمانی قدس سره

کنیت ایشان ابو الفوارس است و از ابائی ملوک بوده اند و مرید ابو نعیم حداد  
صحبت بسیاری از مشایخ رسیده اند چون ابو تراب بنحشی و ابو ذراع ممری و ابو عبد الله ممری

گویند شاه تاج چهل سال مخفیه وقتی در خواب شدند حق تعالی را بخواب دیدند پس از آن پتو خواب کردند و پنجاه ایشان را نخته یا در طلب خواب می یافتند شاه گفته اند علامت صبر و شکیست ترک شکایت و صدق رضا و قبول قضا بدل خوشی و فوات ایشان بعد از سال دوصد و هفتاد و بجزری واقع شده

### حضرت حمرون قصار قدس سره

کنیت ایشان ابو صلح است و نام پدر ایشان عماره و طریقه قصار به منسوب بایشان است و درین طریق اظهار و تشریف و صاحب کرامات و امام اهل ملامت و در مذہب سفیان تور بودند و بایو تراب بخشی و علی نصر آبادی و ابو حفص صحبت داشته اند اول مسئله که از ایشان در خواب بعراق بردند و احوال گفتند سیل تسری و سید الطائفه گفتند اگر ر. ابو دمی که پس از پیغمبر صلعم پیغمبری بودی حمرون بودی ایشان گفته اند هر چه خواهی که پوشیده بودی بر کس آشکارا کن و گفته اند من شمار ابد و چیز وصیت کنم صحبت علما و اجتناب از جهال و گفته اند تو کل دست بخدای زدن است و گفته اند اگر توانی که کار خود بخدای بازگذاری بهتر است از آنکه بحیل و تدبیر مشغول شوی و گفته اند من نیک خوئی را ندانم الا در سخاوت و بد خوئی را نشناسم مگر در بخل و گفته اند تو اضع آن بودی که کس را بخود محتاج نبینی در دو جهان و فوات ایشان در سال دوصد و هفتاد و یک بجزری بوده و قبر ایشان در هرات است

### شیخ فتح بن شجرت قدس سره

کنیت ایشان ابو نصر است و اصل از مرو از قدما می مشایخ خراسان اند گویند در حالت نزع بان خود چیزی میگفتند مردم گوش داشتند میگفتند آئی اشد شوقی الیک فبعل قدومی علیک بار خدا یا بسیار شده شوق من بسو تو تعجیل کن رفتن مرا نزد خود چون ایشان می شستند بر ساق پای نوشته دیدند که الفتح لثقات ایشان پانزدهم شعبان سال دوصد و هفتاد و سه بجزری بوده و بر جنازه ایشان سی هزار کس نماز گذاردند

### حضرت شیخ ابو عبد الله مختار

نام پدر ایشان محمد بن احمد و اصل ایشان از هرات است و از متقدمان و بزرگان مشایخ هرات اند

و پیر شیخ ابویعلی بن مختار العلوی آیینی فرموده اند طعام جان خور که اورا خورده باشی نه  
او ترا اگر تو اورا خوردی همه نوز شود و اگر او ترا همه دو گردد و وفات ایشان در سال

۱ دوصد و هفتاد و نه هجری بوده و قبر در هرات است

حضرت شیخ ابو عبد الله مغربی رحمه الله

نام ایشان محمد اسماعیل است استاد ایراییم خواص و ابراهیم بن شیبان کرمان شاهی و  
مرید ابو الحسن علمای این اند و ایشان مرید خواجہ عبد الواحد زید و ایشان مرید شیخ محسن مصری  
اند قدس الله اسرارهم گفته بر سر کوه سینا سخن میگفتند سخن بجای رسید که گفته بنده پا او  
چندان نزدیک بود که فرودماند و سنگ از کوه می چید و پاره پاره میشد و بهامون می آمد  
و گفته اند چون خوارترین مردم در ویشی بود که با توکل ان مداهنه کند و عظیم ترین خلق  
را تواضع کند و وفات ایشان در سال دوصد و هفتاد و نه هجری بوده و مدت عمر یکصد و شصت  
دو سال و قبر ایشان بر سر کوه سینا است

شیخ ابو عبد الله التامکان الصوفی رحمه الله

از کبار سوفیه بعد از امام وفات ایشان در سال دوصد و هفتاد و نه هجری بوده و

حضرت اسماعیل بن عبد الله تستری قدس سره

کنیت ایشان ابو محمد است و مخفی مذہب مرید ذوالنون مصری و از کبار علمای این طائفه  
و او تادم احوال و جامع بودند میان حقیقت و شریعت طریقه سبیله منسوب بایشان است  
و بنای این طریقه بر اجتهاد و مجاہدہ نفس است صاحب کشف الحجب نومشته اند اسماعیل  
بن عبد الله تستری آن روز که از مادر او صائم بودند و آن روز که از دنیا بردند  
صائم از ایشان پرسیدند که نشان بدیختی چیست گفتند که ترا علم دهد و توفیق عمل ندهد و عمل  
دهد و اخلاص ندهد که عمل کنی بیکار کنی و دیدار و صحبت دهد باینکهان و ترا قبول ندهد  
گفته اند که در شانہ روزی هر که یکبار خورد این خوردن صدیقان است گفته اند هر که  
مهر سنگی کند شیطان گرد او گردد و بکلم خداے تعالی گفته اند و سر بهم آفتاب سیر خوردن است  
و گفته اند هر وجدی که کتاب و سنت گواه آن نبود باطل باشد و گفته اند بیج معیشتی خطی تر

از جهل نیست و گفته اند بزرگترین کرامات آنست که غوی بد خود را بخوی نیک بدل کنی و گفته اند هیچ محبتی بزرگتر نیست از فراموشی حق و گفته اند خداوند اهر روزی دیشی و ساعتی عطای است و بزرگترین عطایا آنست که تر از خود الهام کند و گفته اند هیچ یاری دهی نیست الا خدا و هیچ مددگری نیست الا رسول خدا می طلسم و هیچ زادی نیست الا تقوی و هیچ علی نیست الا صبر و گفته اند خدا می باطن را بیافزید و فرمود بن راز گویند و اگر راز نمی گویند بن نکر دید و اگر این نه کنی عا از من باز خواهم و گفته اند هرگز دل زدن نشود تا نفس نگیرد و گفته اند نقیصت اندک خوردن است و با خدا آرام گرفتن و از خلق گریختن و گفته اند توکل آنست که اگر چیزی بود و اگر چیزی نبود و در هر دو حال ساکن باشی و گفته اند جودیت رضادادن است بفعل خدا و گفته اند نفس از سه صفت خالی نیست کافراست یا منافق یا مرای و فالت ایشان در ماه محرم سال دو صد و هشتاد و سه هجری بوده و این قول اصح است و مدت عمر شریف شریف هشتاد گویند و زنی که جنازه ایشان را برداشتند مردم بسیار جمع بودند جو و هفتاد ساله که آن مشغله را شنید بیرون آمد چون به جنازه رسید آواز بر آورد که ای مردان آنچه که من می بینم شامی بینید گفتند چه می بینی گفت فرشته ها از آسمان می آیند و خود را بر جنازه می مالند و مسلمان شدند

حضرت شیخ ابوسعید خراز روح الله

تمام ایشان احمد بن میسی است و لقب خراز و اصل ایشان از بغداد و طریقه خرازیه منسوب است بایشان و اول کسی که در قن و بقا عبادت کرد ایشان بودند و از بزرگان و قدره شایخ اند اندر علم توحید و اشارت امام و یگانه مشایخ بودند شیخ الاسلام فرموده اند که در علم توحید بهر پیرومانند و از مشایخ به یکس از وی نشناختم و نزدیک است که خراز پنجمی بودی از بزرگی و مرید محمد بن منصور طوسی و در او شاد مریدان آیتی بوده اند و با ذوالنون مصری و سری سقطی و بشرحانی و غیر ایشان از اجله اکابر محبت داشته اند گویند وقتی در عرفات بودند حاجیان دعای کردند و می زاریدند ایشان گفتند مرا آرزو آمد که من هم دعا کنم باز گفتم چه دعا کنم چیزی نمانده که با من نکرده باز قصد دعا کردم باز

آواز داد که پس وجود حق دعا میکنی یعنی پس از یافت ما از چیزی خواهی ایشان گفتند وقت عزیز خود را خبر بفرزترین چیزها مشغول کن و گفته اند علم آنست که در عمل آورد ترا و یقین آنست که برگردد ترا و اوقات ایشان در سال دوم و هشتم و دوشش هجری بوده و بقولی دوم و هشتم و پنجم و یازدهم و قهر در که معظم است

حضرت شیخ عباس بن حمزه نیشاپوری رحمه الله

کنیت ایشان ابو الفضل است و باذوالنون مصری صحبت داشته اند و حضرت باقر بسطامی را دیده و اوقات ایشان در ماه رجب الاول سال دوم و هشتم و دوشش هجری

بوده

حضرت شیخ ابو حمزه بغدادی رحمه الله

نام ایشان محمد بن ابراهیم است بابشرحانی و سری سقطی و ابو تراب بخشی صحبت داشته اند و مرید عارفی است و از قرآن ابو الحسین نوری و غیره نساج بودند و قتی او را بغداد از قرب آلتی چیزی می اندیشیدند از خود و غائب گشتند همچنان در رفتن ایستادند چون باخویشتن آمدند خود را در یادیه دیدند زیر پیل

حضرت شیخ ابو حمزه خراسانی رحمه الله

اسل ایشان از نیشاپور است و از اجله مشایخ و در توکل یگانه بوده و ابو تراب مختص به و شیخ ابو سعید خراسانی صحبت داشته اند و از معاصران سید الطائفة بوده اند صاحب کشف المحجوب نوشته اند که روزی در بیابانی ایشان در جاهای افتادند چون سه روز بگذشت کرد تا بنهار رسیدند با خود گفتیم که ایشان را آواز دهم باز گفتند که خوب نباشد که از غیره دخواهم شکایت کنم که خداوند من را در چاه انداخته شما برآید آن گروه بر سر چاه آمدند گفتند این چاه در میان راه است مباد ای خبری بیاید و بینند تا بجهت ثواب سر این چاه را بپوشم ابو حمزه گفتند نفس من با اضطراب آمد و از جان خود نومید شدم چون آنها سر چاه پوشیده رفتند من باقی مناجات کردم و از غیره اونا امید گشتم چون شب شد از سر چاه آوازی شنیدم چون دیدم سر چاه را کسی بکشد با نوری عظیم مثل از دما



دستم خود را درون پناه انداخت دانستم که سبب نجات من است و فرستاده حق است  
 آنرا بگرفتم و در لهریون کشید باقی آواز داد که نیکو نجات یافتی یا ابو حمزه که تبلیغی از تبلیغی تر  
 داد و نقل است که روزی سید الطائفه شیخ جنید ابلیس را دیدند برهنه برگردن مردم می  
 گفتند ای ملعون شرم نداری ازین مردم ابلیس گفت که ام مردم اینها مردم نیستند مردم  
 آنها اند که در مسجد شونیزیه اند و بگرم سوخته اند چون در مسجد رفتند ابو حمزه خراسانی و ابو اسحاق  
 قوری و ابو بکر دقاق را فریاد مردم را بشنیدند ابو حمزه سر بر آورد و گفت دروغ گفت آن  
 ملعون اولیای خدا می ازان عزیز تر اند که ابلیس را بر حال ایشان اطلاع باشد و  
 ایشان دو سال دو صد و نود و هجری بوده

### حضرت شیخ ابو بکر دقاق رحمه الله

نام ایشان محمد بن عبد الله است صاحب علوم ظاهری و باطنی بوده اند و با سید الانا نشسته  
 صحبت داشته اند و از اقران ابو اسحٰنین قوری و ابو حمزه خراسانی اند و فوات ایشان  
 در سال دو صد و نود و هجری بوده

### حضرت شیخ ابراهیم الخواص رحمه الله

کنیت ایشان ابو اسحق و اصل از بغداد است صاحب صحو و در طریق توکل و تجرید یگانه  
 و از خاصان درگاه الهی بوده اند و از اقران سید الطائفه جنید و قوری و صحبت دار خضر  
 علیه السلام شیخ الاسلام گفته اند که شیخ ابو اسحٰنین خرقانی گفت در میان سخنانی که از  
 خواص با من میگفت این بود که اگر با خضر صحبت یابی توبه و اگر از هر شیخی بگردی  
 ازان توبه کن مشاهدین قوری فرموده اند نیم خواب بودم در مسجد بمن نمودند و خواهی  
 که دست راستی از دوستان مابینی بر خیزد بر سر تل توبه شویدی ارشدم برت می بارید آنجا رفتم  
 و ابراهیم خواص را دیدم مرع نشسته و گروهی مقداری از سری سبزه تری از برت  
 و با هم برت که بر سر دی آمده بود در عرق غرق گفتم این منزلت بچه یافتی گفت از خدمت  
 فقیر وفات ایشان در سال دو صد و نود و هجری بوده و یوسف بن حسین ایشان را نه  
 ششصد و دهن کرده بعلت شکم رحمت حق پیوستند گویند هر باری که مشا رخ

می گشتند غسل می کردند و آن روز که از دنیا رفتند بمقادیر غسل کرده بودند و سر اسرار عظیم بود بار آخر در آب بر فتند و قبر ایشان در زیر صهار طبرک صفایان است

حضرت شیخ زکریا می بن دلویر

کسیت ایشان ابویحیی است و از اهل نیشاپور بودند و از کسب خود قوت می یافتند و قاتل ایشان در نیشاپور سال دویصد و نود و چهار هجری بوده

حضرت شیخ ابوالحسن نوری رحمه الله

نام ایشان احمد بن محمد و لقبی محمد بن محمد و مشهور اند باین لغوی و پدر ایشان از بغشور است که مابین هرات و مرو واقع شده مولود و منشاء ایشان بغداد است و نوری ازان جهت گویند که چون در خانه تار یک سخن میگفتند از نور باطن ایشان غادر و شن می شد بنوع حق اسرار مریدان میداشتند مرید سر می سقطی اند و النون مصری را دیده بودند و با محمد علی قصاب و احمد بن الحواری صحبت داشته اند و از اقران سید الطائفة اند در طریقت بجهت و صاحب مذهب بوده اند ایشان را مشایخ وقت امیر القلوب گفته اند و وجد و حالتی عظیم داشتند طریقه ایشان را نوری گویند و سعادت ایشان موافق جنیدیان است و قاعده مذهب ایشان تقصیل بقصوف باشد بر فقر و در صحبت اشیاء میفرمودند که یک نفس در دنیا نزد یک من دوست تر از هزار سال آخرت است از بهر آنکه این سرای خد متیست و آن سرای قربت و قربت بخدمت باشد نقل است که روزی شیخ غسل میکردند و زدی جامه ایشان را برد و هنوز از آب بیرون نیامده بودند که باز آورد و عذر خواست و هر دو دست او خشک شده بود و گفتند آلی چون این جامه باز آورد و دوست این را باین باز ده شیخ فرمودند بقصوف ترک کردن جمیع حظوظ نفس است و نیز فرموده اند من لم یعرف الله تعالی فی الدنیا لم یعرفه فی الآخرة هر که نه شناخت خدا را در دنیا نمی شناسد او را در آخرت از اکمل مریدان و اکابر ایشان بود مشایخ فرموده اند که بیکس در زمان ابوالحسن نوری چون او نیکو طریقت و عالمی سخن نموده شیخ الاسلام گفته اند جوانی خراسانی نزد ابراهیم قصاب آمده گفت بخوابم

نوری را به بنیم گفت او چند سال نزدیک ما بود و بیچ از دہشت بیرون نیامد یک سال دیگر که دہش میگشت و با کس نیامیخت و در سال دیگر در ویرانه خانه بگرفت و بیچ بیرون نیامد گرہ نماز و معالی خاموشی گزید و با هیچکس سخن نہ گفت آن جوان گفت بخوابیم البتہ اورا بنیم ابرائیم اورا بنوری دلالت کرد چون به شیخ رسید از و پرسیدند باکہ صحبت داشتہ گفت با ابو حمزہ خراسانی شیخ گفتند آن مرد کہ از قرب نشان میدہد و اشارت میکند گفت آری گفتند چون به اوری ویر اسلام کوئی گو کہ اینجا ایم قرب بعد بعد است شیخ ابن عربی فرایند قرب نمونید تا سافت نباشد و تا سافت بود و دو کاکی بجای پس قرب بعد بود و نشان ایشان در سال د و صد و نود و پنج ہجری بودہ و بقولی د و صد و ہشتاد و شش و صبح قول اول است چون شیخ ابو الحسن نوری رحمت حق پرستند سید الطائفہ فرمود و چہ کہ پس در حقیقت صدق سخن بہ گفت تا نوری بر د کہ صدق زمانہ او بود پنا

### حضرت شیخ محمد بن عثمان ملی الصوفی رحمہ اللہ

کنیت ایشان ابو عبد اللہ است مرید سید الطائفہ و استاد حسین بن منصور علج اندک صحبت داشته اند با ابو سعید خراز و عالم بودہ اند بہ علوم حقائق چون سخن ایشان باریک شد مردم بکلام منسوب داشتند و مجبور ساختند و از کہ معظمہ بیرون کردند چون بجدہ رفتند اہل آن دیار ایشان را قاضی آنجا نمودند اصل ایشان از زمین است از بزرگان و نشان این قوم اند بزرگان این طائفہ گویند ہر چہ حسین آمد بسبب دعای عمرو بن عثمان است کہ ویرا از خود بر بنجایند و فات ایشان در ہفتاد سال د و صد و نود و شش ہجری بودہ و بقولی د و صد و نود و یک و بقولی د و صد و نود و ہفت کہ سال وفات حضرت سید الطائفہ است و قول آخر اصح است

### حضرت شیخ ابو عثمان واعظ رحمہ اللہ

نام ایشان سعید بن اسمعیل بن منصور است و مولد و نشان وی بودہ بعد از ان بنیشتا انتقال نمودند و ہسم در آنجا رحلت فرمودند و فات ایشان در سال د و صد و نود و ہشت ہجری است

## حضرت شیخ سمعون بن محب الکذاب

کنیت ایشان ابو الحسن است و یقوی ابو القاسم خود را کذاب کرده بودند بسبب که در فضیلت الانس مذکور است و تا کذاب نمی گفتند ایشان را باز نمی گریستند و در علم محبت یگانا بودند با سری سقلی و محمد بن علی قصاب و ابو احمد فلا نسجی رحم الله صحبت داشته اند و از اقران حضرت شیخ بنفید و حضرت شیخ ابو الحسین نوری بوده اند هر شبانه روزی پانصد رکعت نماز میکردند حضرت شیخ ابو احمد فلا نسجی گفته اند مردی بر فقر او در بغداد هزار درهم نفقه کرد سمعون گفت یا ابو احمد ما استطاعت این نفقه نیست بر غیر ما بگوشت رویم و این درمی یک رکعت نماز بگذاریم پس بدائن رفتیم و چهار هزار رکعت نماز گذاردیم و قات ایشان در سال دو صد و نود و هشت هجری رومی داده شد

## حضرت شیخ ابو عثمان حسینی قدس سره

تمام ایشان سعید بن اسمعیل نیشابوری است و صیره عمله ایست از محلات نیشابور اما اصل ایشان از رومی است مرید شاه شجاع و ابو حفص حداد و یحیی بن معاذ رازی صاحب کشف المحجوب فرمایند که حق سبحانه و تعالی مرا و ابو عثمان را از سته پیر سته مقام عنایت نمود مقام رجا از یحیی ساز یافت و مقام عزت از صحبت شاه شجاع و مقام شفقت از صحبت ابو حفص و در عین محل صاحب کشف المحجوب می نویسد مرید را و او باشد که به صحبت شیخ پنج یا شش یا بیشتر ازین برسد و از هر چیزی و صحبتی ویرا کشف مقامی کرد و با سید الطائفه در دیم و یوسف ابن حسین و محمد فضیل بلخی صحبت داشته بودند و در ریاضت اندر وقت خود یگانا و در راجد احوالی بست سال را اندو بیابانها عزت گزیدند چنانکه حسن آدمی نه شنیدند و از مشقت پیما ایشان بگذشت و چشمها مقدار سور اخ جوال و دوزی مانده و از صورت آدمیان بگشتند پس از بست سال فرمان صحبت آمد گفتند ابتدا صحبت با اهل خدا می و مجاوران خانه می کنیم تا مبارک بود و قصد که معظمه کردند مشایخ از آمدن ایشان بدل آگاه بودند با استقبال آمدند و ایشان را بصورت مبدل شده و بحالی که بجز رتق چیزی نمانده بود یافته زک گفتند یا ابو عثمان بست سال برین صفت

زیست که آدم و هوش در روزگار تو مایه زندگویی که چارفتی و چه دیدی و چه یافتی و چه باز آمدی گفتند بیکدیگر میفرم و آفت بگردیدم و نو میدی یافتیم و بجز باز آدم جمله مشایخ گفتند یا اباعثمان حرام است که بعد از تو بر مبران که عبارت صحو و سکر کنند که انصاف جمله بداد و آفت سکر باز نمودی و از جمله سخنان ایشان است که گفته اند خلافت سنت در ظاهر علامت ریای باطن بود و گفته اند خوف از عدل اوست در جوار فضل او و گفته اند هر که خدای را دوست دارد و آرزو مند خدای و بقای خدا بود و گفته اند عاقل آنست که از هر چه میرسد بیش از آنکه باورسد کار آن بسازد و وفات ایشان در ماه ربیع الاول سال دوصد و نود و هشت بهجری بود

حضرت شیخ احمد بن محمد بن مسروق

کنیت ایشان ابوالعباس و اصل از طوس است از قدماست مشایخ و بزرگان این قوم بوده اند و در بغداد سکونت داشتند و استاد شیخ علی رودباری و شاکر دمارش محاسبی و بابشیر سمرقانی و محمد بن منصور طوسی صحبت داشتند حضرت سید الطائفة شیخ جنید از ایشان حکایات سیکرده اند ایشان فرموده اند هر کس ترک کند از زندگانی نمی کند براحت و نیز فرموده اند که بسیار نظر کردن بسوی باطل می برد معرفت حق را از دل وفات شیخ در سال دوصد و نه بهجری بود

حضرت شیخ طلحه بن محمد صیاح سیلی رحمة الله

از اکمل مریدان شیخ ابویسحاق جبری اند و صاحب مقامات عالی وفات ایشان در سال سه صد و دو بهجری بود

حضرت شیخ یوسف بن حسین راکر

کنیت ایشان ابویسحاق و از قدماست مشایخ کبار و مرید ذوالنون مصری و شاکر و امام احمد بن حنبل اند و عمر درازیافته با بسیاری ازین طائفة صحبت داشتند فرموده اند شنیدم که ذوالنون اسم اعظم میداند مدتی خدمت وی کردم و درخواست تعلیم آن نمودم تا آنکه روزی طبقه با سر پوش که در سفره پیچیده بود بین داد فرمود بفرمان

دوست من برسان طبق را برداشته روانه شدم در راه بخاطر کم گذشت که آیا درین چهار  
خود را نتوانستم ضبط کرد چون واکردم در آن موشی بودید رفت گفتم بمن استنزا کرد غنباک  
باز گشتم چون مرایدی گفت هرگاه دانت داری موشی نتوانستی کرد دانت داری اعم عظم  
را چون توانی نمود وفات ایشان در سال سه صد و سه چهارم هجری بود.

### حضرت شیخ ابوالعباس پستی رحمه الله

نام ایشان عبد الله بن محمد بن نافع بن کرم است و باصل از پست است که در نواحی قند  
است در تاریخ ابن کثیر سطر است که ابوالعباس پستی هشتاد سال پهلوی بر زمین نرسانید و  
بدیوار و ستون نکیه نه کرد و پای بهینه از نیشاپور بحرین المشرقین رفت و مدتها در بیت المقدس  
اقامت نموده وفات ایشان در ماه محرم سال سه صد و چهارم هجری بوده

### حضرت شیخ ابوعبد الله بن جلاق قدس سره

نام ایشان احمد بن یحیی است و اصل ایشان از بغداد بوده و ساکن گشتند بر بله دمشق  
از اجله مشایخ شام اند و در یه ابوتراب بخشی اند باسید الطائفة و نوز صحت داشته  
و قتی ابوالخیر تپانی ایشان را دیدند که در هوا میروند آواز دادند که بشناختم در جواب  
ایشان گفت شناختی شیخ الاسلام فرموده اند ابوالخیر شناخت شخص را  
میگفت و ابوعبد الله شناخت مقام و شرف را وفات ایشان در سال  
سه صد و شش هجری بوده

### حضرت شیخ حسین بن منصور حلاج قدس سره

کنیت ایشان ابوالغیث و اصل ایشان از بیضا ی فارس است و صاحب سلو بودند  
و ملاج ازان جهت گویند که روزی بدو کان حلاجی که دوست ایشان بود رفتند و او را  
بکاری فرستادند بجای او بانگشت اشارت کردند پنبه کیو شد و پنبه دانه کیو در باب  
ایشان مشایخ رحمهم الله را اختلاف است بعضی مثل شیخ عربین عثمان کلمه که  
پیر ایشانند و ابویعقوب زجوری و علی بن سیل اصفهانی و غیرهم از مشایخ متقدمین الحاکم  
کرده اند و مجهو رسانند و نسبت بسرا یکند اما جمعی چون شیخ ابابکر شبلی

ذوالالباس بن علی شیح عبد الله صفت و شیح ابوالقاسم نصر آبادی و شیح ابوسعید ابوالخیر  
 و شیح الانبیا بن محمد بن عبد الله انصاری و شیح ابوالقاسم گرگانی و میر علی بروجردی صاحب  
 کشف المحجوب و خیر ایشان از متاخرین همه معتقد اند و بزرگ داشته اند و گفته اند مجبور معات  
 مجور اصل نبوده صاحب کشف المحجوب فرموده اند من معتقد ویم اما سخن او اقتدار را  
 نشاید حضرت خواجه محمد باقر سارحمه الله در فضل الخطاب آورده اند که اینهم در بعضی کتب نوشته  
 است که سید الطائفة شیخ فخرالدین بن منصور نوشته اند این اقترای محض است بزرگ  
 الطائفة چه وفات ایشان پیش از قتیبه حسین بن منصور یازده یا دوازده سال بوده چنانچه  
 از تاریخ وفات این دو عزیز ظاهر میشود آنچه بر ایشان آمد از غلبه شوق و جذبه عشق و  
 محققان اشتغال مراتب بود و جذبه محقق آنست که چون محبت بمرتبه اعلا رسید ما شوق در  
 بسوزد و او را از خود بفرماند و در نظرش جز یار در نیاید هر چه بیند از یار شناسد و در  
 دیدن او ظاهر و باطن او یار باشد و جز یار در دو عالم هیچ نداند و نه نیست و چون  
 عاشق بدین منوال گردد و یقین که هر چه در نظرش در آید از کثرت یار پندارد چنانچه  
 مولانا عبد الرحمن جامی نسبت بهین حال فرماید نیست بسکه در جان فکار دینیه زارم توئی  
 هر چه پدید آید شود از دور پندارم توئی و نیز بعضی از کبار عارفین فرموده اند نیست  
 چه در خانه دل بغیر از تو کس نیست یا بهر شکل آئی تو باشی بدانم یا پس حسین بن منصور در دنیا  
 بودند که از خبری و جذبه عشق انانیتی گفتند در نظر ایشان هیچ چیز جز یار در نیامد و چون صورت  
 تشائی ایشان نیز بنظر افتاد آنرا هم صورت یار دانستند اگر چه صورت ایشان بود چنانچه  
 بخون از کمال بند به عشق در او اخیری را نشانست و پرسید که این کیست گفتند لیلی است  
 مقصود تو و محبوب تو گفت لیلی خود منم فردگرانی لیلی از خیمه بیرون شود یا همه کوه و صحرا  
 چه بخون شود یا اگر چه در حقیقت بخون لیلی نبود اما در نهایت عشق و فنا و جذبه خود را  
 یار دیده و یار را خود و از کمال یگانگی و کیمیتی دوئی برخاست و الایمیت چه نسبت خاک  
 با عالم پاک که ادراک عاجز است از درک ادراک یا قتیبه قتل ایشان در باب الطائفة  
 بغداد روز سه شنبه بیست و پنجم ذی حجه سال ستمصد و نه هجری و اقصیه

حضرت شیخ ابو العباس بن عطای

نام ایشان محمد بن احمد است بغدادی الاصل و از علمای مشایخ و ظفراء این قوم بوده اند  
شاگرد ابراهیم مازستانی اند و با سید الطائفة و شیخ ابو سعید خراسانی صحبت داشته اند ایشان  
تفسیری است بس نیکو بر تمام قرآن مجید بر زبان اشارات و قفات ایشان در راه ذیقعد  
در سال ستم صد و نهم هجری بوده و بعضی ستم صد و یازده نیز گفته اند و الاصح قول اول  
و زیر قاهره بانه خلیفه چون حسین منصور را کشف از ایشان پرسید که چوئی در حق طالع  
گفته بودی خود و پدر و از دوسیم مردمان بازده و زیر گفت تعریف میکنی و فرمود تا داند آنها  
ایشان را یگان یگان کنده بر سر مبارک ایشان نشاندند و در همین حالت  
بر حمت حق پیوستند

حضرت شیخ ابو بکر رازی قدس ستره

نام ایشان محمد بن زکریا است و از بزرگان این طائفة و زهاد ایشانند گفته اند و در کتاب  
چکس از ایشان گریان تر نبوده و پیوسته عبادت میکردند و قفات ایشان در سال  
ستم صد و ده هجری بوده

حضرت شیخ ابو الحیر تمیمی روح الله در وجه

بار با دیه کعبه را بر قدم توکل و تخریطی نموده اند و قفات ایشان در سال ستم صد و ده هجری

حضرت شیخ ابو محمد حریری رحمه الله

نام ایشان احمد بن محمد بن حسین است و بقولی حسین بن محمد و بقولی عبد الله بن یحیی از  
اکل مردمان سید الطائفة اند چون سید الطائفة و قفات نمودند ایشان را بجای سید الطائفة  
نشانند در فقه و اصول امام بودند و با سیل عبد الله نزاری صحبت داشته اند گویند یکسال  
بکلمه منظمه مقام کردند و خند و سخن گفتند و پشت باز نهاده اند و پای دراز کرده ایشان گفتند  
اخلاص ثمره یقین است و ریاضه شک و گفته اند مریض عارفان بخدا در هدایت بود  
و مریض عوام بعد از نا امید ی و قفات ایشان در سال ستم صد و یازده و بقولی  
چهارده هجری بوده در جنگ قرامط از تشنگی بر حمت حق پیوستند



حضرت شیخ بنان محمد اکمل قدس سره

اصل ایشان از واسطه است و در مصر سکونت داشتند صاحب مقامات و کرامات علیه السلام  
و با سید الطائفة صحبت داشتند و ابراهیم خواص را دیده بودند از استادان نورانی اند  
و ایشان گفته اند هر که نشسته بودم در نزد یک بن جوانی بود شخصی در می چند پیش آید آن  
نهاد و گفت مرا باین حاجت نیست آن شخص گفت بر فقر آن مسکینان قسمت کن چنان کرد  
شب او را دیدم که در وادی برای خود چیزی بجهت گنیمت کاش برای خود از آن درها  
چیزی نگاه میداشتی گفت نمی دانستم که تا این زمان خواهم زیست و فاته ایشان در سال  
سه صد و شانزده هجری بوده و قبر در مصر است

حضرت شیخ محمد بن فضیل قدس سره

کنیت ایشان ابو محمد است و اصل از بلخ مرید شیخ احمد خضویه اند متعصبان بگینا  
ایشان را از بلخ بیرون کردند و روی بشهر کرده اهل شهر را نفرین کردند شیخ الاسلام گفته اند  
پس از آن شهر بلخ صوفی برخواست ایشان گفته اند مریدی که در طلب دنیا باشد آن نشان  
او بار و گونساری اوست و گفته اند زهد در دنیا ترکست و اگر نتوانی اشیار کنی و اگر نتوانی  
خوار داری و فاته ایشان در سال سه صد و نوزده هجری بوده و قبر در سمرقند است

حضرت شیخ ابو الحسین وراق رحمه الله

نام ایشان محمد بن سعد است از کبار مشایخ نیشاپور و قدامی ایشانند و مرید ابو عثمان چری  
و عالم بوده اند گفته اند کرم در حق آنست که یاد کنی گناه یا خود را پس از آنکه عفو کرده باشی  
و فاته ایشان در سال سه صد و نوزده هجری است

حضرت شیخ ابو الحسین وراح قدس سره

اصل ایشان از شهر بغداد است خادم ابراهیم خواص اند و در سماع از عالم رفته اند  
و فاته ایشان در سال سه صد و بیست هجری بوده

حضرت شیخ ابو عمر و دشتی قدس سره

از کبار مشایخ شام بوده اند و ابو عبد الله جلاد اصحاب ذوالنون مصری صحبت داشته اند گفت

تصوف آنست که غیر خدا را در نقصان بیند بلکه چشم پوشد از مساوی او بسبب مشا به  
او که منزله است از جمیع نقصان با وفات ایشان در سال شصت و بیست و هجری بود

### حضرت خیر النساء ح قدس الله سره

کنیت ایشان ابو الحسین است و نام محمد بن اسمعیل و اصل از سامه و مسکن ایشان بغداد و مدینه  
سری سقطی و از اقران سید الطائفة شیخ جنید داشت و نوری و این عطا و حریری اند ابراهیم  
خواص و شبلی هر دو در مجلس ایشان توبه کردند شبلی را نزد سید الطائفة فرستادند و انسج  
نبودند بسبب ساجی ایشان در نفقات الا انش مذکور است گویند وقت نماز شام بود  
که ملک الموت سایه انداخته بر او بالین برداشته گفت عفاک الله و وقف کن که توبه کن  
خدای من بنده خدای ترا گفته اند که جان او بردار و مرا گفته اند چون وقت نماز آید  
بگذار از آنچه ترا فرموده اند فوت نشود و آنچه مرا فرموده اند میشود پس طهارت کردند  
و نماز گذاردند و جان سپردند و وفات ایشان در سال شصت و بیست و دو هجری بوده  
و مدت عمر یکصد و بیست سال

### حضرت شیخ ابو بکر الواسطی قدس سره

نام ایشان محمد است ابن موسی و مشهور اند باین فرغانی از قدما می اصحاب سید الطائفة شیخ  
جنید و شیخ ابو الحسن نوری و از علمای مشائخ و عالم و جامع اند در علم ظاهر و باطن و امام توحید  
و علم اشارت و صاحب مقامات و کرامت بوده اند شیخ الاسلام فرموده اند که از زبان حکیم  
در خراسان آن توحید نیامده که از زبان واسطی و هم شیخ الاسلام فرمایند که واسطی گفته آنکه  
گویند نزد یکم دور است و آنکه دور است درستی از نیست است و وفات در مرید بود و بقول  
صاحب بیانات سلمی بعد از شصت و بیست و هجری و بقول صاحب محاسن الاخبار سال  
شصت و بیست است و قول ثانی اصح است و قبر نیز در مرید

### حضرت شیخ ابو بکر گمانی قدس سره

نام ایشان محمد بن علی جعفر است و اصل از بغداد از مریدان سید الطائفة شیخ جنید اند و سالها  
مجاور بکعبه منظر بودند ایشان را چهره غم می گفتند و در طواف دو اوزه هزار ختم کرده

سی سال در حرم نشسته بودند و درین سی سال شبان روزی یکبار طهارت تازه میکردند و درین سی سال خواب نکردند و صحبت در خضر علیه السلام بودند و حضرت رسول صلعم را اکثر در خواب میدیدند و سواها میکردند و جوابهای شنیده میبخشیدند یک شبی پنجاه و یک مرتبه پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم را بخواب دیدند و وقتی پیغمبر خدا صلعم فرمودند که هر روز چهل و یکبار بگویند یا حق القیوم یا لا اله الا انت چون دلمان ببرد دل وی نیز دایشان گشته اند انفس بخلق محبوسه است و قرب اهل دنیا سبب است و باینان میل کردن مذکور تصوف همه خلق است هر که با خلق بیشتر تصوف و گفته بیشتر و گفته محبت اشیاء است برای محبوب و گفته اند به تن در دنیا باقی و مدل در آخرت و گفته اند شکر کردن در مواضع استغفار گناه است و استغفار در مواضع شکر گناه و وفات ایشان در سال سه صد و بیست و دو هجری بوده و قبری در کعبه معظمه

حضرت شیخ ابراهیم بن داود رحمه الله

نسبت ایشان ابو اسحاق است و از اجله مشایخ ائمه اند و النون مصری و سید الطائفة و ابو عبد الله جلار را دیده اند و عمر بسیار یافته اند ایشان گفته اند عاجز و ضعیف ترین خلق است که عاجز بود از دست داشتن شهادت و قوی ترین آن بود که قادر بود بر ترک آن و گفته اند آنچه کفایت بتو میرسد بی هیچ اما مشغول و ریج در زیاده طلبی است و گفته اند کفایت درویشان توکل است و کفایت توکل ان اعتماد بر مالک و ارباب و گفته اند بس است از دنیا تراد و چیز که صحبت درویشان و دوم حرمت ولی و وفات ایشان در سال سه صد و بیست و شش هجری بوده

حضرت شیخ ابو الحسن بن محمد مزین

نام ایشان علی است و از مشایخ بغداد و انبیا سید الطائفة و سیح بن عبد الله تستری صحبت داشته اند و مجاور که معظمه بودند مزین و اندک بکمزین و نیز و دایم بکیه ایشان مزین میفرمودند شیخ الاسلام گفته اند مزین بشیری رسید گفت ختم امامه فاتحه شیر بر جای خود ببرد چون بر سر که رفت گفت ختم او ائمه انشره شیر بر پای خاست و زنده شد وفات ایشان در سال سه صد و بیست و هشت هجری و بقدری سه صد و بیست و هشت هجری بوده و قبری در کعبه معظمه است

حضرت شیخ ابو علی قفنی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام ایشان محمد بن عبد الوہاب است ابو حفص عداد و حمدون قصار را دیده بودند و وفات ایشان  
در سال ستم و بیست و ہشت ہجری بودہ

حضرت شیخ ابو محمد نقش قدس سرہ

نام ایشان عبد البند بن محمد نیشاپور است متوطن بودہ اند بنزد ادرید شیخ ابو حفص عداد  
و سید الطائفہ را دیدہ بودند شیخ ابو حفص ایشان را سیاحت فرمودند ہر سال ہزار فرسنگ  
سفر میکردند پای بہنہ و سر بہنہ و بیچ شہری زیادہ از دہ روز توقف نمیکردند گاہ بودے  
کہ ستہ روز می بودند ایشان گفتہ اند ہرگز خوشنشتن را با بطن خاص ندیدم تا خود را بظاہر عام  
ندیدم شخصہ بایشان گفت فلان بروی آب میرود و فرمودند تردن شخصہ کہ مخالفت  
نقش کند بزرگتر است از آنکہ در ہوا و بروے آب رود و وفات ایشان در سال ستم صد  
و بیست و ہشت ہجری بودہ

حضرت شیخ ابو یعقوب نمروری رحمہ اللہ

نام ایشان اسحاق است بن محمد از علماء مشائخ بودہ اند بامید الطائفہ و عمر بن عثمان کے  
صحبت داشتہ اند و سالہا در مکہ معظمہ مجاورت کردند مرید ابو یعقوب صوفی اند ایشان گفتہ  
دنیا و ریاست و کثارتہ آن آخرت است و کشتی آن تقوی و مردم ہمہ مسافر و گفتہ اند زول  
فتمتہ را کہ شکر آن کنی و پائندار نیست آنرا کہ کفران کنی و گفتہ اند ہر کرا سیری بطعام بود  
ہمیشہ گرسنہ بود ہر کرا تو نگری بال بود ہمیشہ در ویش بود ہر کرا بہ حاجت خود قصد خلق کند  
ہمیشہ محروم بود و ہر کرا در کار خود یاری از خدای نخواہد ہمیشہ مخدول بود و وفات ایشان  
در سال ستم صد و سی ہجری بودہ و قبر در مکہ معظمہ است

حضرت شیخ ابو الحسن صالح دینوری

نام ایشان علی بن محمد بن سہیل است از کبار مشائخ دینور اند و ساکن بودند بمصر مرید شیخ  
ابو جعفر صیدلانی و پیر شیخ ابو الحسن خرقانی و ابو عثمان مغربی اند وفات ایشان شب شنبہ  
پانزدہم رجب سال ستم صد و سی و یک ہجری و بقولی ستم صد و سی بودہ و قبر ایشان در مصر است

	حضرت شیخ ابوبکر بن طاہر دینوری	
نام ایشان عبداللہ بن حارث طائی است و از کبار مشائخ جمیل و از اقران شبلی اند با بوی بن حسین محبت داشتہ اند وفات ایشان در سال سہ صد و سی ہجری بودہ		
	حضرت عبداللہ متنازل بقدرس سرہ	
یکانہ روزگار و صاحب اسرار بود عالم معلوم ظاہر و باطن و محدث بودہ و مرید حمزون قصا گفته اند یکس فریضہ از فرائض ضائع نکند الا کہ مبتلا گردد و بضاعہ کردن سنتها و ہر کہ تبرک سنت مبتلا گردد زود باشد کہ در بدعت افتد و گفته اند ما باب محتاج ترسیم کہ بسیار علم و گفته اند حیثت فقر الفطاع است از دنیا و آخرت و مستغنی شدن بخداوند دنیا و آخرت و گفته اند عا آنت کہ از بیچ چیزش عجب نیامد وفات ایشان در سال سہ صد و سی و یک ہجری بودہ		
	حضرت شیخ ابراہیم بن شعیان الکرمانی شاہی	
کنیت ایشان ابوالحاق و از مشائخ جمیل و از اصحاب ابوعبداللہ مغربی و ابراہیم خواص بودند و گفته اند ہر کہ حرمت مشائخ نگاہ ندارد و بدعوی ہای دروغ و گزافہای بیفروغ گرفتار شود و آن نصیحت گردد وفات ایشان در سال سہ صد و سی و ہفت ہجری بودہ		
	حضرت شیخ ابو علی مشتولی قدس سرہ	
نام ایشان حسن بن علی بن موسی است و مشتول دہی است برہ و فکی مصر شاگرد ابو علی کاتب و ابویعقوب موسی اند وفات ایشان در سال سہ صد و چہل ہجری بودہ و قبر در شتول است		
	حضرت شیخ ابوسعید اعرابی قدس سرہ	
اصل ایشان از فارس بودہ و در نیشابور سکونت داشتند از بزرگان مشائخ و مقدامی این طائفہ بودند شاگرد شیخ ابوبکر شبلی اند و شیخ ایشان را بزرگ میداشتند و وفات ایشان در نیشابور در سال سہ صد و چہل ہجری بودہ		
	حضرت شیخ جعفر الحذا رجمہ اللہ	
نام ایشان احمد بن محمد است و اصل ایشان از بصرہ و ساکن بودند بکہ معظمہ در وقت خود		

خود شیخ حرم بودند ایشان را تصانیف بسیار است و باسید الطائفة صحبت داشته اند و وفات ایشان در سال ستم صد و چهل و یک هجری بوده

حضرت شیخ ابراهیم بن احمد مولد الصوفی

کنیت ایشان ابو محمد است و صحبت داشته اند باسید الطائفة وفات ایشان در سال ستم صد و چهل و یک هجری بوده و در قبر در شیراز است

حضرت شیخ ابو القاسم الحکیم السمرقندی

کنیت ایشان ابواسحاق از کبار مشائخ طریقت اند با ابو عبد الله جلاله ابراهیم قسار قی صحبت داشته اند وفات ایشان در سال ستم صد و چهل و دو هجری بوده

حضرت شیخ ابو القاسم بن عیسی البغدادی

نام ایشان اسحاق بن محمد بن اسمعیل است و با ابو مکرم در ارق صحبت داشته اند ایشان را تفسیر بر بعضی آیه های کلام مجید و فرقان حمید بسی نکات و اشارات مشائخ سلف در آن جمع کرده اند و روزی میان خلق نشسته بودند و حکم میکردند یکی از بزرگان بزیارت آمد ایشان را در بهمان کار مشغول دید سجاده بر روی حوض انداخت و نماز کردند چون فارغ گشت مراودا گفتند ای برادر این خود کو دکان کنند مرد آنست که در میان چندین غفل دل با خداست عز و جل نگاه تواند داشت وفات ایشان در روز عاشورا سال ستم صد و چهل و دو هجری بوده قبر در موضع جاگرد سمرقند است

حضرت شیخ

نام ایشان فارس است از خلفای حسین بن منصور طالج و صاحب امام ابو منصور اتریدی بوده اند وفات ایشان روز عاشورا سال ستم صد و چهل و دو هجری بوده و قبر در جاگرد سمرقند است

حضرت شیخ ابو العباس سیاری

و دختر زاده احمد بن سیار اند و نام ایشان قاسم بن قاسم بن مهدی است و اصل از مرو و مرید ابو بکر و سلمی اند و طریقه سیاره منسوب ایشان است و بنای این طریقه بر جمع و تفریق است

و صاحب علوم ظاهر و باطن بودند و فات ایشان در سال ستم صد و چهل و دو هجری واقع شد

دقیق در دست

### حضرت شیخ ابوالخیر تنیانی القاطع

نام ایشان حماد است و باصل از ده تنیات بوده اند که از قوال مصر است گویند تنیات از بعضی است از ولایت مغرب و شیخ زبیل می یافتند و ایشان را بد دوست نیز دیده اند باخیر موافقت و صاحب کرامات و مقامات بودند باسید الطائفة شیخ جنید و ابو عبد الله جلا صحبت داشته اند در طریق توکل بجا نبوده روزی یکی را دیدند که بر آب می رود و گفتند این چه بدعت است در خشکی بیا و راه برو دیگر بر او دیدند که بر نهج می رود و گفتند این چه بدعت است بجا می روی گفت بجای فرمودند فرود آئی راه برو گفت دست بریدن ایشان در نقبات الانس مذکور است و فات ایشان

در سال ستم صد و چهل و سه هجری بوده

### حضرت شیخ ابوبکر مصری قدس ستره

نام ایشان محمد بن ابراهیم و استاد ابوبکر و فی دفترانی اند و شاکر ذوق کبیر باسید الطائفة و توری صحبت داشته اند و فات ایشان در سال ستم صد و چهل و پنج هجری بوده

### حضرت شیخ ابو مرزاحم شیرازی قدس ستره

نام ایشان ابراهیم و لقبی بن ابراهیم است و اصل از نیشاپور باسید الطائفة و در دیم و ابو عثمان حیرمی و ابراهیم خواص صحبت داشته اند و چهل سال مجاور مکة معظمه بودند و درین مدت در حرم بول مکة در صحبت تعظیم کعبه و شصت حج گذارده بودند پیوسته می فرمودند که من سی سال غلامی جنید هست خود پاک کرده ام و باین فرخنده گردون مشایخ وقت حلقه میزدند صدر رحمة ایشان بودند گویند در موسم حج عجمی آمد که برات من بده که حج گذارده ام به دو نرخ نخواهم رفت یاران تو مرا بتواضعت داده اند که برات بتانم شیخ سادگی او را دیده دانستند که یاران با و مطایبه کرده اند بجزم که محصل استجابات دعاست اشارت کردند و گفتند آنجا رفته بگوی یارب اعطینی البراءة یعنی ای پروردگار من عطا کن مرا نجات از دوزخ ساعتی نگذشته بود که باز گشت و بدست او کاغذی بخط سبز بران نوشته بودند

بسم الله الرحمن الرحيم نه بر ائمه فلان بن فلان من الناس من اين است نجات نامه فلان پسر  
فلان از آتش و فاسد ايشان در سال سده صد و چهل و هجده بوده

حضرت شيخ ابو عمر و زجاجي قدس سره

كُنيت ايشان ابو محمد است و اصل از بغداد و خلد محله است از بغداد شاگرد سيد الطائفة و  
ابراهيم خواص و پير شيخ ابو العباس نهاذمي اند و با نوري در ديم و قنمون و حريري صحبت  
داشته اند و ايشان بزرگواريات بوده اند و گفته اند دوازده پير را مي شناسم از اين طائفة پنجاه  
و شش حج گز کرده بودند و گفته اند که روزي نزد جنيد رفتم و ايشان را بيار يا فتم گفتم اي  
استاد با حق بگوئى ترا عافيت دهد گفتند دوش مي گفتم بسم نه آند که تن ملک ماست خواهيم در  
داريم خواهيم بيار تو کيستى که ميان ما و ملک ما دخل کنى گفت در در کن تا بنده باشى وفات  
ايشان در سال سده صد و چهل و هشت هجری بوده و قبر ايشان در شونيزيه بغداد است  
نزدیک قبر سرى سقلى و شيخ جنيد است و مدت عمر نود و پنج سال

حضرت شيخ جعفر بن نصير الحذی اخص قدس سره

نام ايشان على بن احمد بن سيل است و اصل ايشان از پستگ که در فوجى هرات از جو انمردان  
شاخ حراسانند ابو عثمان حريرى را دیده بودند و با ابو العباس عطا حريرى و طاهر مقدسى  
و ابو عمر دمشقى صحبت داشته اند ايشان گفته اند مردم سه گروه اند اويا که باطن ايشان بهتر است  
از ظاهر ايشان و علما که ظاهر و باطن ايشان یکسان است و جهال که ظاهر ايشان بهتر است  
از باطن ايشان خود انصاف نمى دهند و از ديگران انصاف مى طلبند کي از ايشان طلب دعا  
کرد گفتند حق تعالى ترا از رفته تو نگاه دارد وفات ايشان در سال سده صد و چهل و هشت هجری  
بوده گر نه بعد از وفات دروشى بسر خاک ايشان ميرفت و از حق دنيا نخواست شئى بخواب  
ميد که ميگفتند اى درویش چون بسر خاک ما آئى دنيا نخواه اگر دنيا خواهى بسر خاک دنيا داران  
رو چون بسر خاک ما آئى همت از دو کون بر بدن خواه

حضرت شيخ ابو الحسين الصوفى القوسجى قدس سره

متوطن بودند بشام و با عبد الله بن جلا صحبت داشته اند وفات ايشان در سال سده صد و پنجاه هجری بوده



## حضرت شیخ ابوبکر بن داود دینوری

کنیت ایشان ابو محمد و نام پدر بن عبد الله است اصل ایشان از ری مولد و نشانیها پور بود  
از مشایخ کبار و عالم علوم ظاهر بودند باید الطائفة و محمد بن فضیل بنی در دیم و سمنون و ابوبکر  
هر جانی و محمد بن دغیر هم صحبت داشته اند و از کبار اصحاب ابو عثمان حیرمی بوده اند  
وفات ایشان در سال سه صد و پنجاه و سه هجری سر داده

## حضرت شیخ بندار بن حسین بن محمد بن هملت سیرازی

کنیت ایشان ابوالحسین است و اصل از شیراز مرید شیخ شبلی و استاد ابو عبد الله حنیف اند  
و با جعفر حداد صحبت داشته اند از ایشان پرسیدیم که تصوف چیست گفتند و قال بعد شیخ الاسلام  
گفته اند و قال بعد آنست که هر چه بر دل گذشت که برای او بکنی آخر کنی وفات ایشان در ارجان  
سال سه صد و پنجاه و سه هجری و شیخ ابو ذرعه طبری ایشان را غسل داده

## شیخ ابو بکر ملک بن علی بن عبد الله بن عمر الکاظمی رونی رحمه الله

کنیت ایشان ابو عمر و اصل ایشان از کاظمی فارس است مستجاب الدعوات بودند  
و از جمله ابدالان و صاحب کشف و کرامات وفات ایشان روز سه شنبه بیست و هشتم ذیحجه  
سال سه صد و پنجاه و هشت هجری بوده

## شیخ علی بن بندار بن حسین الصوفی اصبهانی

کنیت ایشان ابوالحسین است و از بزرگان مشایخ نیشابوریانند باید الطائفة و در کوفه و نیشابور  
و این عطا و حریری صحبت داشته اند و بسیاری از مشایخ را در یافته و در هر یک شایسته بودند و این  
گفتند و در باشد از مشغولی بخلق که امروز در مشغولی خلق سودی نمانده است روزی با شیخ عبید  
حنیف به تنگی بی رسیدند شیخ ابو عبد الله ایشان را گفت پیش رو اس ابو الحسن  
بچه سبب پیش رو من شیخ ابو عبد الله گفتند تو شیخ جنید را دیده و من ندیده ام و این  
را از آنجست گفتند که دیدار مشایخ نسبتی است بزرگ آن طائفة را و مرتبه ایست بلند  
این قوم را که گویند این مرویست فلان پیر را دیده و یا فلان شیخ صحبت داشته و وفات  
ایشان در سال سه صد و پنجاه و سه هجری بوده

	حضرت شیخ ابوبکر الدا قی رحمه الله
نام ایشان محمد بن داود دمشقی است و گفته اند دینوری الاصل اند اما ساکن بودند به شام مرید دقاق کبیر اند حضرت سید الطائفة را دیده اند و گفته در یادیه بنالیدند و گفته آلی از ان خود که مرادادی بهره من چیزی بر دل من آشکارا کن تا جان بیا ساید چیزی برای شان بکشادند و رازی برای شان افتاد نزدیک بود که تباہ شوند گفته آلی بپوش که طاقت ندارم آنرا بشویند و فوات ایشان در شام سال ستم صد و پنجاه و نه هجری و مدت عمر شریف صد و بیست سال	
	حضرت شیخ ابوالحسن بن سالم بصری
استاد ابوطالب کی و مرید سیل بن عبد الله لستری اند و آخر کسی که از مریدان سیل بن عبد الله فوت کردند ایشانند و فوات ایشان در سال ستم صد و شصت و هجری بود و ندیده	
	حضرت شیخ ابوبکر مقید قدس سره
نام ایشان محمد بن احمد بن ابراهیم است و اصل از جرجا بلاد از بزرگان مشایخ بودند سید الطائفة و یوسف بن حسین را دیده اند و با عثمان حیرتی صحبت داشته اند و فوات ایشان در سال ستم صد و شصت و پنج هجری بوده	
	حضرت شیخ اسمعیل نیشاپوری قدس سره
نام ایشان اسمعیل بن محمد بن احمد السملی است جد شیخ عبد الرحمن سملی اند از جانب مادر از اصحاب ابو عثمان حیرتی اند و سید الطائفة را دیده بودند و در حدیث ثقة اند و فوات ایشان در سال ستم صد و شصت و پنج هجری یا شش است	
	حضرت شیخ ابو عمرو بن بخند
نام ایشان محمد بن احمد المقر است یا یوسف بن حسین و عبد الله خراز رازی و مظفر کرمان سگه و ردیم و حریری و ابن عطا صحبت داشته اند گویند پنجاه هزار دنیا میراث با ایشان رسید و هم را بر فقر انقه کرده بود حدیث و تجرید احرام حج بستند و فوات ایشان در سال ستم صد و شصت و شش هجری بوده	

حضرت شیخ ابو عبد اللہ مقرئ رحمہ اللہ
--------------------------------------

حافظ و امام بغداد بودند و در حدیث شاگرد عبد اللہ بن احمد بن حنبل اند رضی اللہ عنہم سیاطه  
شیخ جنید را دیده بودند و وفات ایشان در ذی قعد سال ستم صد و شصت و هجری بوده و قبر  
در بغداد است

حضرت شیخ ابو بکر قطبی رحمہ اللہ
---------------------------------

نام پدر ایشان محمد بن عیسیٰ نیشاپوری است جامع بود در میان ظاہری و باطنی حاکم ابو عبد اللہ گفته  
است و چند سال با ایشان صحبت داشته ام گمان میبرم که فرشته برگزیده ای نوشته باشد وفات  
ایشان در سال ستم صد و شصت و هجری بوده

حضرت شیخ ابو احمد قدس اللہ تعالیٰ سرہ
---------------------------------------

نام ایشان احمد بن عطاء است از کبار شایخ شام اند و ساکن بودند در صور ایشان گفته اند که حدیث  
نوشته جمل از مردی که در وفات ایشان در سال ستم صد و شصت و هجری است  
و قبر در صور بود که الحال آن زمین را آب گرفته

شیخ ابو عبد اللہ رودباری رحمہ اللہ
------------------------------------

نام ایشان محمد بن سلیمان معلوکی الفقیہ و اصل از نیشاپور است در شریعت و طریقت امام وقت  
بوده اند و اشلی و مرتش و ابو علی نقی صحبت داشته اند و صاحب ابن عباد گفته که ابوسہیل مثل خود  
ندیده و انیز مثل او ندیده و ولادت ایشان در سال دوسم صد و نود و هجری وفات در سال  
ستم صد و شصت و هجری بوده و مدت عمر مفاد و سال

شیخ ابوسہیل معلوکی
--------------------

کنیت ایشان ابواسحاق است باسید الطائف صحبت داشته اند شیخ ابو عبد الرحمن سلمی  
گفته اند ایشان را گفتم مرا وصیتی کن گفتند کاری کن که از ان پشیمان شوی وفات ایشان  
در سال ستم صد و شصت و هجری بوده

حضرت شیخ ابراہیم بن ثابت
--------------------------

نام ایشان محمد بن عمر الحکیم است و اصل از ترمذ اند و ترمذی بودند مرید محمد بن علی حکیم ترمذی اند

و با احمد حضوریه صحبت داشته بودند صاحب تصانیف اند و توحید و انجیل و زبور و دیگر کتب آسمانی خوانده بودند و دیوان اشعار نیز دارند و گفته اند اگر طبع را بر سر سبک بیدار تو کیست گوشتک در مقدور و اگر گویند پیشه تو چیست گوید کسب کردن ذل و خواری و اگر گویند نهایت تو چیست گوید نمیدی وفات ایشان در سال ستم صد و هفتاد و هجری بوده و قبر در قم است

### شیخ ابو بکر فر از رحله شد

نام ایشان محمد بن حمدون الفراس است از حلقه شایخ نیشاپور بودند و با ابو علی ثقفی و عباد الله منازل و ابو بکر شبلی و ابو بکر طاهر اهری و مرکش صحبت داشته اند شیخ نموده اند اگر من ابو بکر فر از را نمیدم صوفی نمی بودم وفات ایشان در سال ستم صد و هفتاد و هجری واقع شده

### حضرت شیخ ابو اکسین حسره

نام ایشان علی ابن ابراهیم است و اصل از بصره و ساکن بودند بغداد و شبلی مذہب اند و مرید شیخ شبلی میفرمود که هرگز قمی بی اذن من طلوع نکرده گفته اند سحر گاهی ساجات کردم که آتشی از من راضی هستی که من از تو راضی ام ندانم که ای کذاب اگر تو از من راضی میبودی رضا می طلب نمی کردی وفات ایشان بر روز جمعه ماه ذی حجه سال ستم صد و هفتاد و هجری بود

### حضرت شیخ ابو القاسم نصر آبادی

نام ایشان ابراهیم بن محمد بن حموی است و مولود و مقام نیشاپور مرید شیخ شبلی اند و جامع بودند میان علوم ظاهر و باطن و در حدیث و فقه اند و واسطه را دیده بودند و با ابو علی رودباری قریش و ابو بکر طاهر اهری صحبت داشته اند و در آخر مجاور که منظم گشتند وفات ایشان در قفقاز مذکور است بخط مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره که در سال ستم صد و هفتاد و هجری نوشته اند و بقول امام یافعی و کتاب محاسن الاخبار و رساله امام قشیری در ماه ربیع الاول در سال ستم صد و شصت و هفت است و قول اصح همین است

### حضرت شیخ ابو بکر طرسوسی الحرمی

نام ایشان علی بن احمد بن محمد طرسوسی است چندین سال مجاور که معظم بودند ایشان را

طاووس الحرمین بنخواندند شاگرد ابو الحسن ماکلی اندو یا ابراهیم شیبان کرمان شاهی محبت داشتند  
و بایشان نسبت درست میکردند وفات ایشان در سال سته صد و هفتاد و چهار هجری بوده  
و قبر در کوه معطر است

### حضرت شیخ عبد الواحد بن علی السیاری

ایشان شاگرد و خواهر زاده ابو العباس سیاری اند روزی صوفیان را دعوت کردند و آنها را  
مشغول بودند یکی از ان میان بهو اید شد و ناپدید گشت و هر گویید انیا در سرای خود را بر صوفیان  
وقف کردند و درین کار درآمد وفات ایشان در سال سته صد و هفتاد و پنج هجری  
واقع شده

### حضرت شیخ عبد الله بن قتی ارح

اصل ایشان از برق مضافات خوارزم است و در بخارا متوطن شده اند و در فقه و شعر و لغت  
و نحو و علم معرفت امام بودند وفات ایشان در سال سته صد و هفتاد و شش هجری رومی داد

### حضرت شیخ ابو نصر سراج

نام ایشان عبد الله بن علی الطوسی است و لقب طاووس الفقیر اهل تائف بسیار دارند  
از انجمله کتاب لمع است در علم تصوف مرید ابو محمد مر قش اند و سترهی سقطه و سیل تستری را  
دیدند بودند در شب زمستانی آتش میسوخت و در معارف سخن میرفت ایشان را حالتی پدید  
آمد در میان آتش خدای را سجده کردند و روی ایشان از آتش آسبیده رسید از ان بهو ال  
کردند گفتند کسیکه بدرگاه او آید روی خود در نیمه باشد آتش روی او را نتواند سوخت وفات  
ایشان در سال سته صد و هفتاد و هشت هجری بوده و قبر ایشان در طوس است گفته  
هزاره که از پیش خاک من گذارند مغفور بود و حکم این بشارت اهل طوس بجایزه ما را از  
پیش مرقد ایشان میگذرانند

### حضرت شیخ ابو القاسم رازی قدس ستره

نام ایشان جعفر بن احمد بن محمد است متوطن نیشاپور بودند و با ابن حطّاء و محمد بن الحواری  
و ابو علی رودباری محبت داشته اند مثل نخی گفته اند چار چیز در ابو القاسم جمع است

کہ کسی را بنو جمال و مال و زہد و سخاوت بحال وفات ایشان در سال ستم صد و ہشتاد و ہشت ہجری بود:

### حضرت شیخ ابو القاسم المقرئ

تمام ایشان جعفر بن احمد بن محمد المقرئ است برادر ابو عبد اللہ المقرئ انداز مشائخ خراسان بودند و باین عطا و حریری و ابو بکر بن ابی سعدان و ابو علی رودباری و ابو بکر ممشاط دینوری صحبت داشته اند وفات ایشان پینشاپور در سال ستم صد و ہشتاد و ہشت ہجری واقع شد است

### حضرت شیخ ابو بکر کلابادی قدس سرہ

نام ایشان محمد بن ابراہیم بن یعقوب الکلابا بالنجاری است کتاب تعرفت از تصانیف ایشان و بعضی از بزرگان گفته اند اگر تعرفت نبودی تصوف دانستہ نشدی وفات ایشان در بخارا روز جمعہ نوزدہم جادی الاولی سال ستم صد و ہشتاد و ہشتاد و چہار ہجری روی داده

### حضرت شیخ ابو الخیر جیشی قدس سرہ

نام ایشان اقبال بود و لقب ایشان طاووس الحرمین گویند ہر گاہ بیرون رفتہ مقدسہ حضرت رسالت پناہ صلعم در آمدی و گفتی السلام علیک یا رسول اللہ قلین جواب آمدی و صلیک السلام یا طاووس الحرمین و ایشان غلامی بودند جیشی الاصل در وقت بندگی نیز بندگی حق سبحانہ و تعالی اشتغال تمام داشتند و ہمیشہ خواجہ ایشان سیلفت از من چیزی بخواہ میبخش نمی خواستند روزی الحاج بہ پیار کرد گفتند اگر میخواہی بر اسے خدا مرا آزاد کن خواجہ گفت کہ من چندین سال است کہ ترا آزاد کردم در حقیقت تو خواجہ بودی و من بنده پس خواجہ خود را وداع کردہ روی بنجد آوردند شخصت سال مجاور حرمین شریفین بودند و ہر گز از جکلیل چیزی طلب نکردند ہر گاہ میخواستند از کسے سوال کنند با لقی آواز میداد کہ شرم نمی دارے روی کہ بآن پیش ما سجدہ میکنی آزایشش غیر ما خواہی گردانے شیخ عمود شیخ ابو العباس پدیدار ایشان فخری کردند وفات ایشان بکلمہ معظمہ است در سال ستم صد و ہشتاد و ہشت ہجری

### حضرت شیخ احمد بن ابراہیم المسبوحی قدس سرہ

کنیت ایشان ابو علی است و از اجلہ متقدمان مشائخ بغداد بودند با شیخ سری سقطی صحبت

داشته اند گفته اند ایشان بایک پیرین وردای و فیلیه بی آله ذکوه و کوزه بردارند و میگرد  
و در تمام راه بند اذناکه معظمه بوی سیب یگذاشتند و فوات ایشان در شعبان در سال صد  
و هفتاد و ششش بگری بوده و مدت عمر هشتاد و سه سال

### حضرت شیخ ابوالحسن بن سیمون

نام ایشان محمد است و لقب باطنی و مشهور اند باین سیمون از مشایخ بغداد و معاصر شیخ  
شبلی بودند این سیمون گفته اند هر غنی که از ذکر خالی است لغو است و هر خاموشی که از فکر  
خالی است سست است و هر نظر که از عبرت خالی است لغو است و شیخ الاسلام گفته اند باین سیمون  
نیک نیم چرا که صبری استاد مرامیر بنانید و هر که استاد در اینجا بود و قوا از ترنجی سگ به از تو بود  
و ولادت ایشان در سال شصت و بگری بوده و فوات روز جمعه پانزدهم ذی قعدة یا ذی حجه در  
سال شصت و هشتاد و ششش یا هفت بگری است و ایشان را در خانه که می بودند دفن  
کردند بعد از سی و نه سال خواستند که بگورستان نقل کنند کفن ایشان همچنان تازه بوده

### حضرت شیخ ابوطالب کی

نام ایشان محمد بن علی بن عطیه الحارثی است و منشاء که معظمه است مرید شیخ ابوالحسن بن  
ابی عبده احمد بن سالم البصری اند و فوات ایشان در جمادی الاخره سال شصت و  
هشتاد و ششش بگری بوده

### حضرت شیخ ابوبکر السوسی قدس سره

نام ایشان محمد بن ابراهیم الصوفی السوسی است در شام متوطن بوده اند و صاحب غبارق  
و کرات و فوات ایشان بدشوق در ماه ذی حجه سال شصت و هشتاد و ششش واقع شده

### حضرت شیخ ذوالقاسم دیوری و عطا

نام ایشان عبدالعزیز بن عمرو بن اسحاق است در فقه و حدیث و زهد و ورع و مجاهد نفس  
و صدق امام وقت خود بودند و فوات ایشان از اجرت کوفتن ادویه عطاران بود و فوات  
ایشان روز شنبه بیست و چهارم ذی حجه سال شصت و هشتاد و ششش بگری واقع شده  
و تهرزد کسب بر امام احمد بن حنبل است قدس سره

	حضرت خواجہ محمد بن عمار الشیبانی قدس سرہ
اصل ایشان از عنایت شیخ عبد اللہ خفیف را دیده بودند و شیخ الاسلام حضرت خواجہ عبد اللہ انصاری در ایام طغولیت ایشان را دیده اند و خواجہ محمد بن فرموده اند کہ بعد از مای ما عبد اللہ بن شمسند و محمدان و بتدعان را برآه آورد و شیخ الاسلام گفته اند کہ رسوم علم را بہرات خواجہ محمدی آورد و وفات ایشان در سال چہار صد و دہم ہجری بودہ	
	حضرت شیخ عثمان بن ابو عمرباقلانی
از بزرگان این قوم بودہ اند گویند کہ ہیکل از خانہ خود بیرون نیامد مگر برای نماز جمعہ و درختی چند از خرمادر خانہ داشتند کہ فوت ایشان از ان بود و وفات ایشان در حبس سال چہار صد و دو ہجری دادہ مدت عمر ہشتاد و چہار سال	
	حضرت شیخ ابو علی دقاق
نام ایشان حسن بن محمد بن دقاق است مرید شیخ ابو القاسم نصر آبادی بودند و بسیاری از شاخ را در یافتہ بودند استاد ابو القاسم قشیری داد و شاگرد ایشان بودند و روزی پیرے بہ مجلس ایشان درآمد نیست آنکہ از توکل چیزی پرسد و شیخ دستاری نیکو برداشتند دل آن بہ پیران میل کرد گفت ایہا الاستاد توکل چہ باشد گفت آنکہ طبع از دستار مردم کوتاہ کنی و دستار را باو دادند وفات ایشان بہ نیشا پور بودہ در ماہ ذیقعدہ سال چہار صد و پنج و بقولی چہار صد و شش ہجری	
	حضرت شیخ ابو عبد الرحمن سلمی
نام ایشان محمد بن حسین بن محمد بن موسی السلمی است صاحب تفسیر حقائق و طبقات مشائخ اند تصانیف ایشان بعد رسیدہ مرید شیخ ابو القاسم نصر آبادی مرید شیخ شیلی شیخ ابو سعید ابو انیر قدس اللہ سرہ بعد از وفات پیر ابو الفضل از دست شیخ ابو عبد الرحمن خرقہ پوشیدہ اند و حضرت مولانا عبد الرحمن جامی کہ در نفحات الانس ذکر ہست از مشائخ آوردہ اند کہ بہ علان از طبقہ اولی است علان از طبقہ ثانی بہ کتاب طبقات ایشان است و وفات ایشان در ماہ شعبان چہار صد و دوازده ہجری واقع شدہ	



	حضرت شیخ ابوسعید مالینی	
نام ایشان احمد بن محمد بن اسماعیل بن جعفر است و اصل از مالین و آن موضعی است از توابع هرات از بزرگان این قوم اند و در مدینه شفعه بودند و کثافت عالم را سیر نموده اند و بهت بسیاری از مشایخ رسیده اند و وفات ایشان در مصر شوال سال چهار صد و دوازده هجری رخ داده است		
	حضرت شیخ ابو آسین بن جعفر همدانی	
نام ایشان علی دست شاگرد کوکبی و جعفر غلجی اند از مشایخ حرم بودند و ایشان را کتبی است معتبر بهجه الاسرار نام که در آن خوارق و احوال حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جلی نوشته اند وفات ایشان در سال چهار صد و چهار هجری بوده		
	حضرت شیخ عبداللطیف طائی	
نام ایشان محمد بن فضیل بن الطائی بختانی الهروی است مرید موسی بن عمران حیرتی و از استادان و میران شیخ الاسلام اند و وفات ایشان در غرّمه ماه سال چهار صد و شانزده هجری است و قبر در هرات واقع است		
	حضرت شیخ ابو علی بن داود استانی	
نام ایشان محمد بن علی داستانی و لقب شیخ المشایخ نسبت ارادت ایشان بسته واسطه شیخ عمر بیطامی که برادر زاده و مرید حضرت سلطان بایزید بیطامی اند میرسد و از اقران شیخ ابو الحسن خرقانی اند و وفات ایشان در ماه رجب سال چهار صد و هفده هجری است و مدت عمر پنجاه و نه سال		
	حضرت شیخ ابو منصور صفهانی قدس سره	
از کبار مشایخ زمان و بزرگان صوفیه بودند و وفات ایشان در ماه رمضان سال چهار صد و هفده هجری بوده		
	شیخ سالار مسعود غازی قدس سره	
شیخ عبدالحق دهلوی نوشته اند که از سروران و غازیان لشکر سلطان محمود غزنوی اند در اوائل اسلام در هندوستانی فتوحات بسیار نموده بدرجه شهادت رسیده اند		

و خوارق و کرامات بسیار بعد از وفات از ایشان ظاهر گشته و میگردد خلق انبوی معتقد ایشانند  
شهادت ایشان در سال چهارصد و نوزده هجری بوده و قبر در قصبه بیراج است و جمعی شیرین سال  
در روز عرس زیارت رفته ایشان سلمهای بسیار از اطراف و اکناف هندوستان جمع می شوند و  
نذر دنیا ز بسیار می برده

### حضرت شیخ ابوعلی سیاه قدس سره

از کبار مشایخ مروانند و با شیخ ابوالعباس قصاب و احمد نضر معاصر بودند و به استاد ابوعلی تقی  
صحبت داشته اند در ابتدای ده قانی میگردد سی سال روزه داشتند چنانچه کسی مطلع نه شد  
شخصه بایشان گفت بحکیم باش که حجب خلق دارند گفتند باشد گفت پس الله تعالی اسائر العیوب  
نبود شیخ گفتند خویش را از من بپوش فی الحال آن مرد و اس گرد و جاما و پاره شد و برهنه  
گشت تضرع و زاری نمودند تا دعا کردند آخر بحال خود باز آمد وفات ایشان به مرد در شعبان  
سال چهارصد و بیست و چهار هجری بوده

### حضرت شیخ ابواسحاق بن شهریار گزرونی

نام ایشان ابراهیم و اصل ایشان از فارس است و انتساب ایشان در تصوف به شیخ ابوعلی بن  
بن محمد الفیروز آبادی الاکار است و ابوحسین جعفر را دیده اند و در حدیث گفته بودند و معاصر بودند  
با صاحب کشف الحجب لیکن ملاقات واقع نشده یکی از روزها با شیخ ارادت تمام داشت هر چند جدا  
کرد شیخ از دیگری قبول نکردند پیغام شیخ فرستاد که چون چیزی قبول نمی کنی از برای تو چند بنده را  
آزاد کردم و ثواب آنرا بفرستیدم شیخ فرمودند که پیغام بمن رسیده و شکر نیکوئی تو ادا کردم  
لیکن آزاد کردن بندگان مذہب من نیست مذہب من بنده گردانیدن آزادانست بهرانی  
و احسان وفات ایشان در ذیقعد سال چهارصد و بیست و شش هجری بوده

### حضرت شیخ ابو منصور محمد الانصاری قدس سره

پدر شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری اند و مرید شریف حمزہ حقیل و خدمت ابوالمشرقی  
کرده بودند شیخ الاسلام گفته اند که شیخ احمد کو قانی مرا گفت که در همه عالم بگشتی چون پدر خود  
ندیدی و هم گفته اند که بتاد و چند سال علم آموختم و نوشتم و رنج بردم در اعتقاد و آئین

از پدر خود آموخته بود و فاضل ایشان در راه شبان سال چهار صد و سی و هجری بوده و قبر ایشان  
در یک نزدیک قبر شریف حمزه عقیلی است

حضرت شیخ ابوسعید بن ابوالخیر قدس سره

نام ایشان فضل الله است و اصل از مترین آسان سلطان وقت و سرور اهل طریقت و پیغمبر  
زمره حقیقت بودند و صاحب علوم و طب و طایفه و شرف القلوب و همه اهل آن زمان مخر ایشان بودند  
نسبت ارباب ایشان شیخ ابو الفضل بن حسن مرخسی است و ایشان مرید ابو نصر سراج  
و ایشان مرید ابو محمد مرقدش و ایشان مرید سید الطائفة حضرت شیخ بنید بغدادی و بعد از قوت  
پیر ابو الفضل مرقد از شیخ عبد الرحمن سلمی پوشیده اند و بخت حل بعضی مشکلات یکسال با شیخ  
ابو العباس قصاب آملی بودند گویند شیخ ابو العباس از صومعه بیرون آمدند چون فصد کرده  
بودند برگ کشاده شدند و شیخ ابوسعید از آن حال خبردار شدند از زاویه خود پیش شیخ  
رفتند و دست ایشان را شسته به پستانند و جامه را فرو آورده جامه خود پیش ایشان داشتند  
شیخ گرفته پوشیدند و شیخ ابوسعید جامه را شسته و خشک کرده پیش شیخ آوردند شیخ  
اشارت کردند که پوشش شیخ ابوسعید پوشیده بردا و خود رفتند چون با ماد اصحاب حاضر  
شدند جامه شیخ ابو العباس را در بر شیخ ابوسعید و جامه شیخ ابوسعید را در بر شیخ ابو العباس  
دیدند شجب شدند شیخ ابو العباس فرمودند دو شلوار با رفت و همه نصیب این جوان بنگ  
گشت مبارکش باد و حضرت شیخ ابوسعید را اشارتیکه در قصوف بسیار است و این از انجمله  
است رباعی جسم هم اشک گشت و چشم گریست و در عشق قوی چشم هم باید زیست و  
ازین اثری نماید این عشق از چیست و چون من همه معشوق شدم عاشق کیست و در راه گنجی  
نه کفر است و نه دین و نه یک گام از خود بیرون نه و راه بهین و ای جان جهان تو راه اسلام  
گزین و باارسیه نشین و با خود نه نشین و تار و سه ترا بدیدم اسه شمع طرازه  
نی کار کنم نه روزه دارم نه نماز و چون با تو یوم مجاز من جمله نماز و چون بی تو یوم  
نماز من جمله مجاز و این رباعی نیز از حضرت ایشان است بخت تپ مجرب است  
که به کاغذ نوشته به بند در باگی آملی در صفت ذات تو میران که همه و در جمله جان

خدمت درگاه زنون به طاعت و ستائش و شفاعت توفیق بدیاری بفرموده و به واسطه فضل و تقوی ایشان و به واسطه  
حضرت شیخ پرسیدند که تصوف چیست فرمودند آنچه در سرداری بیهوشی و آنچه در کف داری بیداری  
و از آنچه بر تو آید بخی و بایشان گفتند که فلان کس بر روی آب می رود و فرمودند سهل است  
بزرگنی و صوره بزرگ آب با برود گفتند فلان کس در هوا می رود و گفتند ز غنی و کسی نیز در آبی می  
گفتند فلان در یک لحظه از شهری بشهری می رود و گفتند شیطان در یک نفس از مشرق به مغرب  
می رود این چنین چیز با ارباب سقیم نیست مردانست که در میان خلق نشیند و داد و ستد کند  
وزن خواهد بود و مردم در آینه و یک لحظه از خدای خود غافل نباشد و آدات حضرت شیخ زنون  
یکشنبه غره محرم سال سصد و پنجاه و هفت وفات ایشان در شب جمعه چهارم شعبان سال  
چهار صد و چهل و هجری و مدت عمر شریف ایشان هزاره است حضرت شیخ وصیت کرده بود  
که این ابیات را پیش جنازه بخوانید ابیات خوب تر اندر جهان از آنچه بود کار به  
دوست برد دست رفت یار یار به آن همه اندوه بود این همه شادی به آن همه گفزار  
بود این همه کردار به و قبر در سینه است

### حضرت شیخ عمود قس سمره

نیت ایشان ابو اسماعیل است و نام احمد بن محمد بن حمزه صوفی شیخ ابو العباس نهادندی  
لقب ایشان عمود کرده مشایخ بسیاری را خدمت کرده بودند و با شیخ الاسلام صحبت داشتند  
و کمال ینکائی در میان یکدیگر بوده وفات ایشان در رجب سال چهار صد و چهل و هجری  
است و مدت عمر نود و دو سال و قبر و رگه در گاه هرات است نزدیک مسجد جامع

### حضرت شیخ ابو عبد الله را کور محمد الله

نام ایشان علی محمد بن عبد الله است و معروف باین باکویه در جوانی شیخ ابو عبد الله بنی  
دیدند و استاد ابو القاسم قشیری و شیخ ابو سعید و شیخ ابو العباس نهادندی ملاقات کرده بودند  
وفات ایشان در شوال سال چهار صد و چهل و هجری است

### حضرت شیخ ابو الحسن روری رحمه الله

نام ایشان علی بن محمود بن ابراهیم است از کبار مشایخ وقت بودند مرید شیخ ابو الحسن همدانی

باشیخ عبدالرحمن سلی صحبت داشته اند و ایشان فرموده اند که با هزار شیخ صحبت داشته ام و از هر یک حکایتی یاد دارم رباط روزی بایشان منسوب است که برای پیرو خود ابو الحسن حضری بنا کرده بودند وفات ایشان در رمضان سال چهارصد و پنجاه و یک هجری روی داده و در آن  
عمر شصت و پنج سال است

### حضرت شیخ پیر علی هجویری قدس سره

کنیت ایشان ابو الحسن است و نام پدر عثمان ابن ابی علی الجلالی الغزنوی و ایشان صاحب بودند چنانچه درین باب میفرمایند که شیخ من جنیدی مذہب بودند و میگفت که سکر باز نگاه کردن است و صوفی نگاه مردان و من که علی بن عثمان الجلالی ام بر موافقت شیخ خودم که کمال حال صاحب سکر صواب شد و دگرترین درجه اندر صحو از رویت باز ماند که بشریت بود پس صحوئی که آفت نماید بهتر از سکری که مین آن آنست بود و مرید شیخ ابو الفضل بن حسن اخی اند و ایشان مرید حضری و ایشان مرید شیخ شبلی اند و شیخ ابو القاسم گرگانی و شیخ ابوسعید ابوالخیر و شیخ ابو القاسم قشیری و بسیاری از مشایخ زادیده اند و مخفی مذہب بوده و اصل ایشان از غزنین است و جلابی هجویری دو محل است از محلات شهر از غزنین است که انتقال کرده اند از یکی بدیگری و قبر والد بزرگوار ایشان در غزنین است و مسجدی که خود ساخته بودند محراب آن نسبت بمسجد دیگر اهل به سمت جنوب است گویند علای آفتاب بر شیخ درین باب اعتراض کردند روزی همه راجع نموده خود امام شده در آن مسجد نماز گذاردند و بعد از تمام حاضران گفتند که نگاه کنید که کعبه بکدام سمت است حجابها از میان برخاست و کعبه مجازی نمود از گشت و قبر ایشان موافق مسجد ایشان است و قبر والد ماجد نیز در غزنین است متصل تاج الاولیا که خال پیر علی هجویری اند و خاندان ایشان خاندان زهد و تقوی بوده و حضرت پیر علی هجویری را تصانیف بسیار است اما کشف الحجب مشهور و معروف است و یکپس را بران سخن نیست و مرشدی است کمال در کتب تصوف بخوبی آن در زبان فارسی کتابی تصنیف نموده و خوارق و کرامات زیاده از حد و نهایت و بارها بر قدم تجرید و توکل سفر کرده اند و بعد از سیاحتی بسیار در دار السلطنت لاهور رسیده اقامت در زیدند اهل آن دیار همه مرید و معتقد او گشتند و لاهور شهر نیست

عظم و متبرک فاضل ریح مسکون درین شهر بهم میرسد و امروز مجمع اولیا و صلحا و علما و فضلا است  
و مزارات متبرک که بسیار دارد و از مردم صحیح القول شنیده شد در یک محله طلا که از محلات این  
شهر است قریب پنجاه هزار حافظ قرآن مجید از مردوزن و صنوبر کیر پیش از دیوبانی که درین شهر  
شده بوده اند و اکنون نیز در آن محله حافظ بسیار اند و فوات ایشان در سال چهار صد و سی و چهار  
و بقولی شصت و چهار هجری بوده و قبر در میان شهر لاهور مغربی قلعه واقع شده و خلق انبوه بسیار  
جمعه به زیارت آن روضه منوره شرف میگردند و شهر است که هر که پیل شب جمعه یا پیل روز  
بهیم طواف روضه شریفه ایشان بکنند هر حاجتی که داشته باشد بصمول می انجامد فقیر نیز  
به زیارت روضه منوره ایشان و والدین و فال ایشان مشرف گشته

### حضرت شیخ ابو القاسم قشیری قدس سره

نام ایشان عبدالکرم بن هوزن القشیریست از مشایخ خواص غید و رساله قشیری و تفسیر لطیف  
الاشارات از تصانیف ایشان است مرید و داماد شیخ ابو علی دقاق و استاد شیخ ابو علی قاری  
اند و صاحب کشف المحجوب گفته است که امام قشیری را از ابتدا اے مالش پرسیدم گفت  
وقتی مرگ می بایست از هر روزن خانه هر رنگ که میگردم بموم میشد می انداختم و فوات  
ایشان در ربيع الآخر سال چهار صد و شصت و پنج هجری بوده

### شیخ الاسلام حضرت خواجه عبداللہ انصاری قدس سره

کنیت ایشان ابو اسماعیل است و نام پدر ایشان ابو منصور محمد الانصاری و لقب شیخ الاسلام  
و هر جا که در نفحات الانس و این کتاب شیخ الاسلام مطلق مذکور شده مراد ایشانند مرید پدر  
خود اند و اصل ایشان از بهرات است و از فرزندان ابو منصورست انصاری ابن ابو  
ایوب انصاری که صاحب رعل رسول صلعم بوده اند دست انصاری در زمان خلافت  
حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله عنه با حقت ابن قیس بخراسان آمده و بهرات ساکن  
شدند شیخ الاسلام از بزرگان و محدثان و صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند در زمانه  
خود گمانه بوده اند فرمودند که اول مراد و میرستان زنی کردند چون چهار ساله شدم مرا  
در دیرستان بالینی کردند چون نه ساله شدم الما نوشتم از قاضی بانصوردان

چهار روزی چهارده ساله بودم همراه مجلس بر نشاندند و من در دبیرستان ادب خرد بودم که شش عربی یکترم بنام دیگران سیدی بودند و انتشار ایشان از شش هزار بیت عربی یعنی است و گفته اند یک کت بیت اشعار عرب یاد دارم و گفته اند که من ست صد هزار حدیث یاد دارم با هزار هزار اسناد و گفته اند که یک مجلس پر از کار من آن نکرده که من اگر دست بر اندام خود نهادم می گفتند این چیست آن را حدیثی دانستم و گفته اند من از سده صد و پنجاه و شش ام بهم سنی بوده اند و صاحب حدیث فرموده اند که قاضی ابراهیم باغری می فرمود که گفتند تعالی را بخواب دیدم گفتم خداوند اینده کی بتو رسد گفت آنگاه که او را هیچ مانده که او را از من باز دارد ولادت ایشان روز جمعه وقت غروب آفتاب ماه شعبان در فصل بهار سال سده صد و پنجاه و ششش هجری و فات ایشان در نیم ربیع سال چهار صد و هشتاد و یک هجری بوده و مدت عمر شریف ایشان هشتاد و پنج سال و قبر در گاه در گاه همراه است

### حضرت شیخ ابوالحسن بنجار رحمه الله

از بزرگان مشایخ بوده اند و در و گری میکردند و در قندهاری بودند بردی که ایشان را کسی نمی شناخت و فات ایشان روز جمعه دوم ماه ذی حجه سال چهار صد و هشتاد و یک هجری بوده و مدت عمر هشتاد و چهار سال

### حضرت شیخ ابونصر الرومی النخجی بادی رحمه الله

نام ایشان محمد بن احمد بن ابی جعفر است و اصل از کرمانست گویند که سده صد و پیرا خدمت کرده و صحبت دارن خضر بودند علیه السلام و در حرین و بیت المقدس و غیره ریاضتها کشیده اند و فات ایشان در سال پانصد هجری بوده و قبر در نخجی آباد است و مدت عمر یکصد و بیست و چهار سال

### حجة الاسلام حضرت امام محمد بن محمد الغزالی الطوسی |

کنیت ایشان ابو حامد است و لقب زین الدین اصل ایشان از طوس بوده و انتساب ایشان در تصوف بشیخ ابو علی فارابی است جامع بودند در علوم ظاهری و باطنی و در وقت خود علم العلماء و مجتهد بودند و در مذهب امام شافعی رحمه الله و صاحب تصانیف بسیار

سل سیر یا موت النویل که جمیل مجلد است و احیاء العلوم و جواهر القرآن و کیمیای سعادت  
و غیر هم و برادر امام احمد غزالی انگلیسند چون کتاب نخول تصنیف کرده پیش حضرت امام حسین  
که استاد ایشان بودند برودند امام حسین گفتند قوزنده در گور کردی یعنی این کتاب تو  
مصنوعات مرا باطل کشید و ولادت ایشان در سال چهارصد و پنجاه و وفات در چهاردهم  
جمادی الاخری سال پانصد و پنجاه و پنج هجری و مدت عمر شصت و یک پنجاه و چهار سال و  
قبر در بغداد است

### حضرت شیخ ابوالباس خراسی

امام ایشان احمد بن جعفر است بسیار از مشایخ صحبت داشته اند و صاحب مقامات بلند  
و کرامات ارجمند بوده اند گویند در سالی که ایشان کج نمی رفتند نیز ایشان را مردم  
در عرفات می دیدند وفات ایشان در سال پانصد و هشت هجری روی داده است

### حضرت حکیم سنائی غزنوی رحمه الله

کلیت ایشان و نام ابوالمجد محمد و دین آدم است از کبرای شعرای صوفیه و مرید خواجریون  
هدائی اند و با پدر شیخ رضی الدین علی لالا ابنای حسم اند چون در حدیقه حکیم بعضی ابیات  
استغفر و الحاقی است و از استماع آن در دل این فقیر انجاری بهم رسیده بود روز یک  
بهارنیز داخل میشد بخواب و قرار داده بود که بزیر تاج حج اکابر آید تا مشرف گردد الا حکیم چنان  
شب پیش از آنکه داخل شود بخواب دید که در زیارت خدای عز و جل مشایخ غزنین است و گفته  
میگوید که این قبر حکیم سنائی است چون آبخوار رسید قبری از سنگ سفید دید که بر آن نوشته اند  
هذا قبر حکیم سنائی و درین شبهه دارد که سنی نیز نوشته بودیانه چون چنین مشاهده نمود فهمیده که  
اشارت آنست که حکیم سنی اند چون صباح آن زیارت کرد همان قبر به سنگ سفید برداشتی که در  
خواب دیده بوده مشاهده نمود و یقین شد که آن ابیات الحاقی بد هندیان متبع است  
وفات ایشان در سال سبست و پنجاه هجری است و همین تاریخ بر قبر ایشان نوشته اند

### حضرت شیخ ابو عبد الله جوینی قدس سره

نام ایشان محمد بن حمویه است از جمله مشایخ خراسانند و از اصحاب شیخ ابوالحسن بستی و بلبلوم



ظاهر و باطن اگر استه بودند و ذات ایشان در سال پانصد و سی هجری بوده و مدت عمر ایشان  
نود سال

### حضرت عین القضاة همدانی قدس سره

نام و کنیت ایشان ابو الفضائل عبدالله بن محمد المیاچی است و لقب عین القضاة و اصل  
ایشان از همدان است و با شیخ محمد بن حمویه و امام احمد غزالی محبت داشته و خوارق و  
کرامات عجیبه مثل احیاء و امات بسیار از ایشان بظهور رسیده و فضائل و کمالات از  
تصانیف عربی و فارسی ایشان ظاهر است و ذات ایشان در سال پانصد و سی  
و سله هجری بوده

### حضرت حجة الانام شیخ الاسلام حضرت شیخ احمد جام قدس الله سره

کنیت ایشان قدوه انام ابو نصر است و نام پدر ایشان ابو الحسن و اصل ایشان از شیخ  
نامق که از تالیف جام است قطب و غوث وقت مقتدا می اهل طریقت و راهبهای سالکان  
حقیقت و یگانه زمانه خود بودند و از فرزندان حریر بن عبدالله النجلی اند که ایشان را حضرت  
امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی الله عنه یوسف این است نام کرده بودند و حضرت شیخ احمد  
بودند و در است و دو سالگی توفیق یافته که در هفتاد و یک سال ریاضت و چهل سالگی  
ایشان را میان خلق فرستادند و ابو اب علم لدنی برایشان کشاده گشت زیاده از سته صد کاغذ  
در علم توحید و معرفت و علم سر و حکمت تصنیف کرده اند که هیچ عالم و حکیم بر آن اعتراض نکرده است  
و این تصانیف همه آیات و احادیث موید و موافق است و اشعار عالی در تصوف نیز  
دارند و چهل و دو فرزند حق سبحانه و تعالی بحضرت شیخ کرامت فرموده بود سی و نه پسر و سته  
دختر و اله اکبر بادشاه که جد و الا ماجد این فقیر اند از اولاد حضرت شیخ بودند و بعد از وفات  
چهارده پسر و سته دختر ماند و این چهارده پسر همه عالم و کامل و صاحب تصانیف و کرامات  
بوده اند و در شصت و دو سالگی می فرمودند که تا حال صد و هشتاد و هزار مرد بر دست من توبه  
کرده اند و شیخ طاهر الدین عیسی که از فرزندان ایشانند در کتاب رموز الحقائق آورده  
که تا آخر عمر بر دست پدرم ششصد هزار کس توبه کرده اند و شیخ ابو سعید ابو الخیر خرقه داشتند

که از حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه بایشان رسیده بود و در آن طاعت میکردند و امور گشتند که آن خرقه را بحضرت شیخ جام رسانند فرزند خود شیخ ابو طاهر را وصیت کردند که بعد از وفات بیچند سال جوانی بنوعی بلند بالای و از شوق چشم احمد نام بناتقاءه خود را بدو در میان باران نشسته باغی البته آن خرقه را با و بده بعد از وفات حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیر شیخ ابو طاهر بخواب دیدند که والد ایشان با منی از یاران به قبیل می روند و پرسیدند یا شیخ چه تمهیل است فرمودند تو نیز برو که قلب اولیا میرسد چون روز دیگر شیخ ابو طاهر در خانقاه خود نشسته بود جوانی به آن صفت که شیخ فرموده بودند در آمد شیخ ابو طاهر در حال دریافتن اعزاز و اکرام تمام نمودند اما چنانچه مقتضای بشریت است تفکر گشتند که خرقه پدر را چون از دست به هم حضرت شیخ جام گفتند ای خواهر در امانت نجات روانها شد شیخ ابو طاهر را وقت خوش شد برخاسته آن خرقه را بدست خویش بحضرت شیخ جام پوشانیدند گویند که آن خرقه را بسبب دوتن از مشایخ پوشیده بودند آخر بحضرت شیخ خواجه شده بعد از آن کس ندانست که آن خرقه چه شد ایشان با شیخ ابو طاهر گرو صحبت داشتند اند خواهر مودود چشمی را نسبت ارادت بخدایت حضرت شیخ بوده از حضرت شیخ پرسیدند که مقامات مشایخ شنیده ایم کتب ایشان دیده از بچگی مثل این حالات که از شما ظاهر میشود و نه شده فرمودند که مادر وقت ربیای هر ریاضتی که دانستم که اولیای خدای کرده اند بجا آوردم و بر آن مزید نیز کردیم حق سبحانه و تعالی بفضل و کرم خود هر چه بهم ایشانش داده بود یکبار به احمد داد و ولادت ایشان در سال چهار صد و پهل و یک هجری و وفات در سال پانصد و سی و شش هجری بود و مدت عمر شریف نود و پنج سال و شیخ ابو طاهر در مقام

حضرت شیخ ابو العباس بن عریف

نام ایشان احمد بن محمد الصناجی اندلسی است جلدی بودند میان علوم ظاهری و باطنی چون میدان و مقتضای ایشان بسیار شدند سلطان وقت را هر اسے در دل پدید آمد ایشان را بکنور طلب داشت در مرآتش رحلت نمودند سال پانصد و سی و شش هجری

شیخ عبد السلام بن عبد الرحمن بن ابی الزبال مخفی الاشیاء  
 کینت ایشان ابو الحکیم است کتب علوم صوری و معنوی نموده بودند و کتاب شیخ اسکندر  
 از مؤلفات ایشان است وفات ایشان در سال پانصد و سی و شش هجری بوده و قبر در  
 مراکش برابر قبر شیخ ابو العباس بن عریف است

حضرت شیخ ابوالبیان بن محفوظ القرشی

معروف اند باین انواری صاحب مقامات و حالات علیه در علم ظاهر و باطن کامل بودند  
 و مرید بسیار داشتند وفات ایشان در سال پانصد و پنجاه و یک هجری بوده

حضرت شیخ الشیوخ عبد الاول بن شیب السجری الهروی قدس سره  
 کینت ایشان ابو الوقت است مقبول خواص و غام و جامع ظاهر و باطن بوده اند و در حدیث  
 شاگرد جمال الاسلام دادند وی وصیت حضرت شیخ الاسلام خواجه عبداللہ انصاری  
 رسیده اند و از خراسان به بغداد رفتند و عمر بسیار یافتند ولادت ایشان در ماه ذیقعد سال  
 چهارصد و پنجاه و شست وفات در رباط فقیر روز بغداد و ذیقعد سال پانصد و پنجاه و سه هجری  
 بوده و قبر ایشان در شومیزه متصل بغداد متصل قبر شیخ ردیم است و حضرت قطب بانی  
 محبوب سبحانی غوث الثقلین سید عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه امامت نماز جنازه  
 ایشان کردند

حضرت تاج العارفین ابوالوفا قدس سره

امام ایشان کاکیش است از کبار مشائخ و بزرگان این قوم و قدوه اولیاء اکمل و مرید شیخ  
 شنبکه اند و در ارشاد طالبان آیتیه بودند شیخ علی بیته و شیخ بقای بن بطو و شیخ عبدالرحمن  
 طغوتنجی و شیخ مطربا البارزانی و شیخ ماهد کردی و شیخ جاکبر و شیخ احمد بن فکله از مریدان ایشان  
 اند نقل است از شیخ علی بیته و شیخ ماهد کردی رحمهما الله که روزی شیخ تاج العارفین بالای  
 منبر در وعظ بودند که حضرت شیخ عبدالقادر رضی الله عنه در مجلس ایشان حاضر شدند  
 و در همان ایام بغداد آمده بودند و آوردن جوانی ایشان بوده شیخ تاج العارفین قطع  
 کلام کردند و گفتند این جوان را از مجلس بیرون برید و پنهان کردند باز در وعظ شدند شیخ

عبد القادر برادر آمدند باز تاج العارفین بیرون کردند غوث اعظم امر نمودند باز آنحضرت و سایر  
 مشایخ موم تاج العارفین از خبر فرود آمده اند شیخ عبد القادر را در کنار گرفتند میان دو چشم  
 ایشان بوسه دادند و حاضران مجلس را گفتند بر خیزید و تعظیم کنید که این ولی خدای است  
 و گفتند ای اهل بغداد امر اخراج او را از بهرامت او کردم بلکه از برای آنکه شما در ایشان سید  
 حضرت بود که بر سر او نوری نمی بینم که شعاع از مشرق و مغرب گذشته است بعد از آن فرمود  
 ای شیخ عبد القادر امروز وقت ماست و درین نزدیکی وقت تو خواهد شد و من هر کی باک  
 کن و خاموشی کرد و دیگر نزد من تو که تاقیاست در بانگ خواهد بود و دوست آنحضرت را گرفته  
 گفتند ای شیخ عبد القادر مرا وقتی خواهد بود چون آن وقت بیاید مرا یا دکنی و سیاده و بیرون  
 و تسبیح و کاسه عصای خود و شیخ عبد القادر دادند شیخ عمر را از گفته تسبیح که شیخ تاج العارفین  
 بغوث الثقلین داده بودند چون آنرا بر زمین می نهادند یگان یگان و این خود می گشت و آن کاس  
 را چون کسی نخواست که بدست گیرد خود می بست و بدست آن شخص می آمد وفات ایشان  
 بعد از این فصد بجزی بوده و قبر در موضع قلینا که از مصافات بغداد است واقع شده  
 و مدت عمر هشتاد سال متجاوز است

### حضرت شیخ عدی ابن مسافر الشامی النکاری قدس سره

با حضرت غوث الثقلین سید عبد القادر جیلانی رضی الله عنه و شیخ جاد دیاس که پیر حضرت  
 غوث الثقلین و با شیخ عقیل مسخی صحبت داشته اند کرامات و خوارق عالیه از ایشان بطور  
 آمده و چون در شام خلق برای ایشان حج شدند از آنجا بخیل مکاره که از توابع موصل است  
 زادیه بنا کرده عزالت گزیدند و مردم آن دیار همه مرید و متقد گشتند و حضرت غوث الثقلین  
 شیخ عبد القادر رضی الله عنه فرمودند اهل بار که بقدم تجرید از بغداد عریضت حج کردم  
 جوان بودم تنها بیستم شیخ عدی بن مسافر پیش آمد و نیز جوان بود پرسید  
 کجا میردی گفتم بکه گشت بیل صحبت داری گفتم من بقدم تجریدم گفتم من  
 نیز بقدم تجریدم با هم روانه شدیم روزی دیدم که جاریه حبشیه رجها را انداخته  
 بر قمی بر سر پیش من بایستاده و تیز تیز در روی من نگرست پس گفت ای جوان از کجایی

گفتم از عجم گفت امروز مراد رنج انگندی گفتم چرا گفت باین لحظه در بلا و حبشه بودم  
مراسداده افتاد که خدای تعالی بر دل تو تجلی کرد و عطا فرمود ترا آنچه عطا نه فرمود شل آن غیر  
ترا از آنها که من دادم خواستم که ترا به نیم و بشناسم و گفت امروز صحبت شما ام و شب با شما انطا  
خواهم کرد و روان شد او در یک طرف دادنی میرفت و مالک طرف و چون شب شد طبقه انطا  
فرود آمد بر آن شش نان با سر که بونیری آن جاریه گفت شکر خدای را که اگر ام کرد مرا و بهمانا  
مرا هر شب دونان فرودی آمد مشب برای هر یک و نمان بعد از آن شب ایریق آب فرود آمد  
بیا شما میدیم در لذت و علاویت به آبهای زمین مانند نیو دپس بهان شب آن جاریه از اجدادش  
و برفت چون بکه رسیدیم شیخ خدیو در طواف تجلی واقع شد بنحو و دنیا چنانکه بعضی می گفتند  
که به مرد ناگاه دیدم که آن جاریه پیش سر او ایستاده است و میگوید زنده گردانا و ترا آنگس که  
میرایند به بعد از آن در طواف مرا تجلی واقع شد و از باطن خود خطاب می شنیدم و در آخر  
آن با من گفتند که ای عباد القادر تجریدنا هر را بگذارد و قهرید تو عین را لازم دارد و براس  
نفع مردم بنشین که بار بند اسے خدا هستند که میخواهم ایشان را بر تو بر دست تو بشرف  
قرب خود برسانیم ناگاه آن جاریه گفت ای جوان نمی دانم امروز چه نشان است ترا که  
بر سر تو زور خیمه زده اند و تا آسمانها گرد تو در آمده اند و چشم همه اولیا از مقامهای خود  
در تو خیره مانده است و همه مثل آنچه ترا داده اند میدارند و بعد از آن جاریه بر رفت دیگر او  
نه دیدم و فوات شیخ مدی در سال پانصد و پنجاه و هفت هجری بوده و قبر ایشان در جبل  
بنکاریه است

### حضرت شیخ اجد کردی رحمه الله

مرید شیخ تاج العارفین ابو الوفا اجد صاحب کشف و کرامات بود و تدریس کثرت از ایشان بهره  
مند شد و از متقدمان حضرت غوث الثقلین بود و در وزی شخصی بنزد مست شیخ اجد  
آمد گفت اراده که معظمه دارم بر قدم تجرید شیخ کوزه خود را با و عطا نموده فرمودند هر گاه  
تشنه شوی آب شیرین و هر گاه که سینه گردی تلقان باشکله آینه ازین کوزه پدید آید و فوات  
ایشان در سال پانصد و هشت و یک هجری بوده و قبر در جبل حمرین است

## حضرت شیخ سیدی احمد بن ابوالحسن الرفاعی قدس سرہ

از اولاد اجداد حضرت امام موسی کاظم اند و نسبت خرقہ ایشان پیچ واسطہ بحضرت شیخ شبلی  
 میرسد حضرت غوث الثقلین را دیده اند و در ایام عبیدہ بطالع سکونت داشتند صاحب  
 کشف و کرامات و مقامات علیہ و بسیار بزرگ و شایقی مذہب بود ابو الحسن علی کہ خواہر زادہ  
 ایشانند گفتند روزی بر در خلوت ایشان نشسته بودم کہ آواز کسی شنیدم چون نظر کردم  
 پیش خال من شمع تشبہ بود کہ آن را ہرگز نہ دیدہ بودم ساعتی با ہم سخن گفتند پس  
 آن شخص از روزی کہ در دیوار حضرت شیخ بود بیرون آمد و چون برق در ہوا بگذشت  
 پیش سیدی درآمد و پرسیدم کہ این مرد کہ بود فرمودند او را دیدی گفتیم دیدم  
 گفتند او کسی است کہ خدای تعالی بحر محیط را یوی محاطت میکند یکی از رجال اربعہ  
 است ستر روز است کہ مجبور شدہ است تا خبر نہ دارد گفتیم یا سیدی سبب مجبوری  
 چیست گفتند دریکے از جزائر محیط مقیم است آنجا ستہ شبان روز متصل باران باریدہ  
 بخاطر او گذشت کہ کاش این باران در آبادانی می بارید بعد از آن استغفار کرد و بسبب  
 این اعتراض مجبور شد من گفتم یا سیدی او را مجبوری خبر دار ساختی گفتند نہ شرم داشتیم  
 گفتیم اگر فرامی من او را خبر دار کنم گفتند میکنی گفتم آری گفتند سر برگیان خود فردکش چنان  
 کردم آوازی بگو شسم رسید کہ باطلی سر بر آرد سر بر آردم خود را در یکے از جزائر بحر محیط دیدم  
 حیران شدم بر خاستم و ہندو گہن بر ختم و آن مرد را دیدم و پر و سلام کردم و آن قصہ را  
 بگفتم سوگن زمین داد کہ ہر چہ ترا بگویم چنان کن قبول کردم و گفت خرقہ مرا در گردن من  
 و مرا برومی در زمین میکش و منادی میکن کہ این ست سزای کیسکہ برخداے تعالی  
 اعتراض کند خرقہ ہر گردن او کردم خواستم کہ بکشم باقی آواز داد کہ ای علی گذار کہ لا  
 آسمان براے او بزاری درآمدہ اند و گریان شدہ اند خداے تعالی از خوشنودشت  
 بعد از شنیدن آن آواز بخود شدم و چون بخود باز آمدم خود را پیش خال خود دیدم  
 داشتند انستم کہ چون آدم و چون رستم روزی در مجلس شیخ احمد رفاعی سنا حضرت  
 شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ مذکور می شد شخصے بطریق انکار گفت بس کن سیدی بجانب او

به غضب نگاه کردند فی الحال آن شخص بر رسیدی فرمودند که اگر اقدوس است که مناقب شیخ  
عبد القادر تواند بیان کرد که بر تبه او تواند رسید او شخصه است که در یک جانب او دریای  
شریعت و در یک جانب او دریای حقیقت است هر جا که میخواید غوطه میزنند و برادران و مردان  
خود را وصیت میکردند که چون به بغداد درویش از شیخ عبد القادر کسی را نبیند چه در ایام حیات  
و چه بعد از وفات که ادا از حق تعالی عهد گرفته است هر که به بغداد در آید و مر از زیارت نکند  
احوال او سلوب گردد و میفرمود که هر کس که حضرت شیخ عبد القادر را ندیده وفات ایشان  
رو به خشنه دوازدهم جمادی الاولی سال پانصد و هشتاد و هشت هجری بوده و بعضی گفته اند  
که در سماع از دینار فقه اند و مدت عمر هشتاد سال تجاوز بود و قبر در قریه ام عده بطالع

است

حضرت شیخ حیوة بن قیس الحارانی قدس سره
---------------------------------------

صاحب اوصاف جلیله و مقامات جلیله و از اجله اکابر و مرجع مشایخ کبار بودند و حضرت غوث  
را دریافته شیخ ابوالحسن قریشی فرموده اند چهار کس میدانم از کبار مشایخ که در قبور خود تصرف  
نمیکنند چنانچه احیا شیخ معروف کنی و سید محی الدین عبد القادر جیلانی و شیخ عقیل تنجی و شیخ  
حیوة حارانی قدس الله تعالی اسرارهم و وفات ایشان در سلخ جمادی الآخره سال  
پانصد و هشتاد و یک هجری بوده و قبر در موضع حران است

حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی المقتول رحمه الله
---

نام ایشان بجلی بن حبیش است در حکمت مشائیان و اشراقیان تاثیر بودند بعضی از مشایخ ایشان  
را منسوب بعلوم سیمیا و بعضی بخلل در عقیده و اعتقاد فلاسفه متهم میداشتند چون به حلب رسیدند  
علما به قتل ایشان فتوی دادند و بعضی گویند در حبس خفه کردند و بعضی گویند قتل و صلب کردند  
و بعضی گویند مخیر ساختند میان انواع قتل چون زیارت عادت داشتند اختیار کردند که  
بگرسنگی بکشند و این طلب و رشان ایشان مختلف بودند بعضی بالحد و زندقه نسبت  
میکردند و بعضی بکبریات و مقامات میستودند و مولانا عبد الرحمن جامی  
قدس سره فرمودند علم بر عقل غالب بود یا پر که عقل بر علم غالب باشد

وفات ایشان در سال پانصد و هفتاد و هفت هجری و مدت عمر شریف سی و هفت و یاسی و شش سال بود

### حضرت شیخ جاگیر قدس سره

اصل ایشان از کردستان است و متوطن فوآجی سامره بودند شیخ تاج العارفین ابو الوفا طایفه خود را بدست شیخ علی بیتی بهجت ایشان فرستاده بودند و تکلیف حضور نکردند و گفتند که من از خدای تعالی درخواستم که جاگیر را از جمله مریدان من گردانند قدامی عز و جل و در این بین عظیم حضرت غوث الثقلین را دریافته بودند و صاحب کرامات عالییه بودند و وفات ایشان در سال پانصد و نود و هجری و قبر در فوآجی سامره است

### شیخ عبدالرحیم مغربی قدس سره

کنیت ایشان ابو محمد و اصل از مغرب زمین است از سادات حسنی و اعیان مشایخ منزه و صاحب کرامات و مقامات علیه بودند و زمی شیخ طهارت میکردند شخصی بنجد مست ایشان آمده التماس نمود که شیخ به آبی که طهارت نموده بودند اشارت کردند و از آن آب بخور و حالیکه از دسهب شده بود باز یافت و ایشان میفرمودند که شیخ عبدالقادر از اعیان دنیا دار است و وجود است وفات ایشان در سال پانصد و نود و هجری بوده است و مدت عمر هفتاد سال و قبر در موضع قنی واقع شده که از توابع کشته است

### حضرت شیخ ابوعلی بن سلم قدس سره

از کبار مشایخ عراق اند و صاحب تماریح یافعی نوشته که ایشان از جمله ابدالان بودند و در تجرید بکمال داشتند و همیشه مراقب و گریان می بودند و وفات ایشان در سال پانصد و نود و هجری بود و مدت عمر نود و سه سال

### حضرت شیخ نظام کنجی قدس سره

مولد ایشان کنجه است و عالم بوده اند و علوم ظاهر و باطن و از مریدان سائخ ریحانی اند و عمر گرانمایه از اول تا آخر به تقاضای دولت و عزلت گذرانیده اند و صاحب کشف و کرامات بوده اند و از ملاتات سلاطین اجتناب داشته اند بلکه سلاطین را بنجد مست ایشان



رجوع بخود وحق بقصد شیخ را در سخن قدرت تمام داد و اشارت ایشان تمام حقیقت کشف  
بر بیان مبارک است و این از جمله اشارت شیخ است ابیات چون بعد جوانی از بر تو نبه  
در کس بندم از بر تو نبه بعد را بدرم فرستادی بمن نمی خواستم تو میدادی چون که بودر که  
تو گفتم بهر چه از آنچه ترسیده ام دستم گیر به وفات ایشان در سال پانصد و نود و شش  
هجری بوده و قمر در گنجه است

حضرت شیخ عبداللہ القرشی المہتمی قدس سرہ

تمام ایشان محمد بن ابراہیم است صاحب کرامات و مقامات بلند عالم معلوم غامضی و باطنی  
بودہ اند و در زمان خود تصرف تمام داشتند و صحبت شیخ صباغ رسیده بودند و وفات ایشان  
در سال پانصد و نود و نوبہ ہجری روی دادہ

حضرت شیخ

لغت ایشان ابو محمد بن ابی نصر است مرید سراج الدین محمود بن خلیفہ اندو با شیخ ابو حنیفہ  
سہروردی و سماع صحیح بخاری شریک بودند و تصانیف بسیار دارند از انجملہ تفسیر عرسل  
است کہ در آن بس نکات و دقیق و اشارتہاے لطیف مندرج است و در وجہ و ذوق  
و استغراق حالت تاملی داشتند و پنجاہ سال در جامع عتیق شیراز عطا گفتند و مجلس نهادند  
گویند و راہ آخر عمر از وجہ و سماع باز ایستادند شیخ ابو الحسن گردویہ گفتہ در دعوت بعضی صوفیہ  
با شیخ روز بہان یکجا شدم و بر حقیقت حال او مطلع بودم در خاطر مآد کہ در علم و حال از او  
زیادہ ام بر سر من مطلع شد گفت ای ابو الحسن این خطرہ را از خود دور کن کہ امروز  
ہیکس باروز بہان برابر نیست و ادیگاہ زمان خود است وفات ایشان در نصف  
محرم سال ششصد و شش ہجری روی دادہ

حضرت شیخ روز بہان بقلم

صحبت و اخضر علیہ السلام بودند و شصت سال از فائدہ کہ در شیراز داشتند جز بہ اداسے  
نماز جمیع و کفایت مراتب بیرون نیامدند و در علم و تقوی کامل بودند و وفات در آخر محرم سال  
ششصد و شش ہجری

## حضرت شیخ ابوالسحاق اغرب قدس سره

نام ایشان ابراهیم بن علی است و از ایمان مثل شیخ بطلح و صاحب کرامات و مقامات عالیه و جامع میلان علوم ظاهری و باطنی و شافعی مذہب بودند و بجهت غلبه استغراق اکثر مراقب می نشستند گویند سال رو بجانب آسمان نه کردند اگر شیر می آمد و سر بر پای شیخ می مالید و ایشان میفرمودند که شیخ عبد القادر رسید است امام صدیقان و محب عارفان و قدوه سالکان است و قاضی ایشان در سال ششش صد و نهم هجری بوده و قبر در بطنح است

## حضرت شیخ ابوالحسن کردویه قدس سره

کنیت ایشان ابوالحسن و نام علی بن حمید الصعیدی خوارق بسیار و کرامات بسیار از ایشان ظاهر شد و پدر ایشان رنگریز بوده و میخواست که پسر نیز رنگریزی کند و ایشان را اگر آن آمد و بخدمت صوفیه رفت و آمد داشتند روزی پدر ایشان آمده دید که جامه های مردم را رنگ نه کرده اند در غضب شد و در دوکان تقارای بسیار بود و در هر یکی رنگی چون غضب پدر را دید همه جامه ها را اگر در یک تقارن نهادند غضب پدر زیاد شد گفت جامه های مردم را ضائع کردی هر یک رنگی خواسته بودند تو همه را در یک رنگ کردی شیخ ابوالحسن دست در تقار کرده همه را به یکبار پیرون آوردند هر یکی را آن رنگ شده بود که صاحبش خواسته بود چو پدر آن بدید به سلوک راه صوفیه باز گذاشت و از رنگریزی معذور داشت و قاضی ایشان در پانزدهم شعبان سال ششش صد و دوازده هجری بوده و قبر در وهی است از و تاریخ مصر

## حضرت شیخ ابن صباغ رضی الله عنه

کنیت ایشان ابومحمد است صاحب اسرار و مهارت و کرامات و خوارق در زمان خود از مشاهیره بودند بصحبت حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رسیده اند و فائده گرفته اند مرید شیخ علی هسینی بودند و ایشان مرید تاج العارفین ابوالقادر ایشان مرید شیخ ابومحمد ششک و ایشان مرید شیخ ابوبکر بطاخی قدس الله اسرارهم و فرقه که حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه در واقع بشیخ ابوبکر بطاخی داده بودند و از شیخ علی بن هسینی بایشان رسیده از ایشان غائب شد

وفات ایشان در سلخ ذیقعد و سال شش صد و نوره هجری بود و قبر در باب القیومی است

حضرت شیخ یونس بن یوسف سیانی

طالع یوسفه ایشان مغرب است صاحب کرامات و مقامات عالیه بودند وفات ایشان  
در بیابان کشش صد و نوزده هجری بوده

حضرت شیخ علی بن اوریس یعقوبی رحمہ اللہ

کفایت ایشان ابو الحسن است و نام علی صاحب معارف و اسرار و احوال و مقامات عالی  
بودند و ایشان اند که گفته اند چهار کس را ششم از ادیبان خدای که در قبور خود تصرف میکنند  
چنانکه زند ما شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی و شیخ معروف کرخی و شیخ عقیل متینی و شیخ حیوایه بن قیس  
خراسانی این مقدمه در ذکر شیخ حیوایه نیز مذکور شده و فوات ایشان در سال ششصد  
و بیست و یک هجری ردی داده

حضرت شیخ فرید الدین عطار

اصل ایشان از قریه کدکن است از مضافات نیشاپور و هشتاد و پنج سال در نیشاپور بود  
میرد شیخ محمد الدین بغدادی اند و در ابتدا قریه بردست شیخ رکن الدین آکاف کرده اند و صحبت  
بسیاری از اکابر مثل شیخ را در یافته اند و بعضی گفته اند که او یسی بودند صاحب وجد و سماع و از  
بزرگان صوفیه اند مولانا جلال الدین رومی فرموده اند که نور منصور بعد از صد و پنجاه سال  
بر روح فرید الدین عطار تجلی کرده مربی او شد و حضرت مولانا عبد الرحمن جامی گفته اند آن قدر  
آسرا توحید و حقائق و ذوق که در ثنویات و غزلیات عطار است در سخنان هیچ یک  
از این طائفه یافته نمی شود کتاب تذکرة الاولیاء و آتئی نامه و میسر نامه و منطق الطیر از تصانیف  
ایشان است ولادت ایشان در شعبان سال پانصد و سیزده وفات در سال  
شش صد و هفت و هجری بوده در دست کفار در سن یک صد و بیست و یک  
سالگی بهر وجه شهادت رسیده اند

حضرت شیخ ابن خارص المصری

کینیت ایٹان ابو حفص است و لقب شرف الدین و نام عمر بن فارض الحموی ولادت

و سکونت ایشان در مصر بود از فیله بنی سعد اند و قصیده تاصیه فارضیه از ایشان است چون این  
قصیده را تمام کردند شبی پیغمبر علیه السلام را بنحو آب دیده ندید که از ایشان می پرسیدند قصیده خود را  
تمام کرده چه نام کردی گفتند لواطح الجنان در دواخ الجنان فرمود اند نظم السلوک نام کن بچنان  
کردند که حضرت رسالت پناه صلعم فرموده بودند وفات ایشان در دوم جادی الاولی سال شش صد

دوسی و دو بجزی روستا داده

حضرت شیخ اودالدین الکرماتی قدس سره

مرید شیخ رکن الدین بنجاسی آمد و ایشان مرید شیخ قطب الدین ایبری و ایشان مرید شیخ ابوالنجیب  
عبدالقادر سروردی اند قدس الله اسرارهم و به صحبت شیخ محی الدین عربی رسیده اند گویند  
ایشان از ابشاه که حال ظاهری سیل تمام بود شیخ شمس الدین تبریزی از ایشان پرسیدند که  
در چه کاری گفتند راه را در طشت آب می بینم فرمودند اگر بر قناییل نه داری چرا بر آسمان نمی بینی  
و پیش مولانا جلال الدین رومی گفتند شیخ اودالدین شایه باز بود اما پاکباز بود و مولوی فرمود  
کاش کردی و گذشته وفات ایشان در سال شش صد و سی و پنج بجزی بوده

حضرت مولانا شمس الدین تبریزی

نام ایشان محمد بن علی بن لک داده است گفته اند که هنوز در مکتب بودم پیش از بلوغ اگر چه در  
برمن بیگزشت از عشق سیرت محمدی مرا آرزوی طعام نمی شد و اگر سخن طعام می گفتند بدست  
سرمخ آن میکردم مرید شیخ ابوبکر سلیمان تبریزی آمد و بعضی گویند که مرید بابا کمال خجندی  
بودند و بعضی گویند مرید شیخ رکن الدین بنجاسی آمد و حضرت مولانا عبد الرحمن جامی فرموده اند  
احتمال دارد که به صحبت هم رسیده اند از همه تر بهیت یافته باشند مولانا جلال الدین رومی که  
یکانگی و یک جویی با ایشان بوده و پیشه با هم صحبت میداشته اند و در اشعار خود همه جمله ستایش  
ایشان کرده اند و اکثر در خلوت روز و شب بصوم وصال می نشسته اند وفات ایشان

در سال شش صد و چهل و پنج بجزی بوده است

شیخ ابوالنیش جمیل یعنی قدس سره

از کبار مشایخ و بزرگان این قوم صاحب کشف و کرامات اند و اوایل از طاع الطریق بودند

روزی در کعبین قافله شسته انتظار می کشیدند غنیمت که با قنقیری میگوید ای آنکه چشم بر قافله دارم  
و دیگری را چشم بر پشت درم ایشان این اثر عظیم کرده توبه نمودند از آن عل باز ایستادند و صحبت  
شیخ نهان الاطمینانی رسیده به مرتبه دلایست فاکر گردیدند بعد از آن شیخ کبیر علی ابدل رسیده التماس  
صحبت کردند و شیخ قبول فرمودند روزی برای بهیضم بصحرای رفتند و در آنز گوشه باغی بودند چون  
بجمع کردند بهیضم مشغول شدند شیری در آنز گوش را بیدید چون بهیضم آوردند که بار کنند دیدند که شیر  
در آنز گوش را کشته روی بشیر کرده گفتند که بهیضم خود را بر چه یار کنم سوگند بهزت  
میبود که پشت تو با خواهم کرد بهیضم را جمع کرده به پشت شیر نهادند او را رانده تا نزد یک شهر  
آوردند بعد از آن گفتند هر جا خواهی برو و وفات ایشان در سال ششصد و پنجاه و یک

هجری ردی داده

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی

نام ایشان علی بن عبد الله و اصل از مغرب از سادات حسینی اند و ساکن بودند در اسکندریه  
جمع کثیری از بنابه صحبت ایشان پیوسته اند از کبار اولیای و عظمای مشایخ بودند گفته اند یکبار  
هشتاد و روز گرسنه بودم در خاطرم گذشت که مرا ازین کار نصیبی نشد ناگاه زنی دیدم که از زلف  
بیردن آمد بنایت خوب روی گوئیاری و اولوز آفتاب بود و میگفت نحسی هشتاد و روز گرسنه بود  
ایستاده تا بر خدای تعالی میکند بمل خود و شش ماه بر من گذشت که طعمای نه چشیده ام  
گویند اول یکصد و هشتاد و یک روز و وفات ایشان بودند در سال ششصد و پنجاه و چهار  
یا شش هجری بوده در راه که منظمه در محرابی که آب شور داشت چون ایشان را آنجا نکرده

برکت ایشان آب آن سرزمین شیرین گشت

حضرت شیخ علی انصاری قدس سره

از مشایخ کبار عراق اند و صاحب مقامات جللیه شهادت ایشان در سال ششصد و پنجاه  
و شش هجری بوده

حضرت شیخ عبد الله بلخیانی قدس سره

لقب آفتوده اولیای اکمل احوال الدین و نام پسر ایشان ضیاء الدین مسعود بن محمد بن علی

ابن احمد بن عمر بن اسحاق بن شیخ ابوعلی دقاق است قدس الله ارواحهم و شیخ عبد الله رطیلانی  
 معروف را از پدر خود دارند و پدر ایشان به چهار واسطه از شیخ ابو نجیب سمرودی و به صحبت ملا  
 ابوبکر عدانی پیوسته از ایشان نیز بهره تمام حاصل نموده اند و به رایشان میگفته اند که من آنچه  
 الاخذ ای خود خواسته بودم بعد از الله و او ندو آنچه بر من مقدار و در کجاشا و در مقدار و در  
 کجاشا و در شیخ از بزرگان و مومنان این طائفه و صاحب کرامات بلند مقامات از جمله  
 فرموده اند که بیک آه که بر آرم صد هزار چون منصور حسین پیدا کنم و شیخ فرموده اند که در  
 نماز و روزه و ایامی شب است این جمله اسباب بندگی است درویشی نه ریختن است  
 اگر این حاصل کنی واصل گردی و این رباعی از اشعار ایشان است رباعی ناهق بد و چشم  
 سر زینم مردم به از پای طلب می نشینم مردم به گویند خدا چه چشم ستر توان دید به آن ایشانند  
 چنینم مردم به وفات ایشان روز عاشورا سال ششصد و هشتاد و شش هجری واقع شد

### حضرت شیخ لیس المغرانی السودی قدس سره

ایشان کسب جامی را استمرار خود ساخته بودند اما از اهل کربلاست و ولایت بوده اند امام  
 محی الدین نوادی از علمای آن و معتقدان ایشان بودند و به صحبت و خدمت ایشان تبرک  
 می جستند وفات ایشان در ربیع الاول سال ششصد و هشتاد و هفت هجری بوده  
 و مدت عمر هشتاد سال

### حضرت شیخ عقیف الدین تلمسانی

نام ایشان سلیمان بن علی است بعضی از فقهای ایشان را بزم فقه و الحاد منسوب داشتند اما صوفیه  
 بزرگ داشتند و حضرت مولانی عبد الرحمن جامی فرموده اند که هر که اندک چاشنی از مشرب  
 این طائفه چشیده باشد که سخن او در شرح منازل السائرین که تصنیف شیخ الاسلام است به  
 قدر نبی بر فوائد علم و عرفات است گویند که مجلس سماع حاضر می شدند و رغبت تمام بآن داشتند  
 و خود می نمودند وفات ایشان در سال ششصد و نود و هجری بوده است

### حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمه الله

لقب ایشان مشرف الدین و نام مصلح الدین بن عبد الله است و تخلص سعدی در علوم

خاھر و باطن و نظم و شریات و کمال و مجاورت شریفه شیخ ابو عبد الله خلیف بوده اند قدس الله سره  
 بار از یارتر حرمین شریفین پیاده رفته اند و اکثر اقالیم را گشته اند و بهندوستان رسید  
 بت سومات را شکسته اند و صحبت شیخ شهاب الدین سهروردی و بسیارے از اکابر ادیان  
 اند و در بیت المقدس و بلاد شام مدتی سقائی کرده اند و قتی بایکے از اکابر سادات فی الجمله  
 و گوی و قشدران شریف حضرت رسالت پناه صلعم را بنحو اب و دی که او را عتاب کردند  
 چون بیدار شد پیش شیخ آمد و عذر خواست و تصانیف ایشان همه مشهور و مقبول است  
 و این از جمله شمر ایشان است غزل من ندانستم از اول که تو بمیر و وفائی تو عهد نابستن از  
 به که بند می و نه پائی به گفته بودم چه بیانی غم دل با تو بگویم به چه بگویم که غم از دل برود و جنت  
 بیانی به دوستان عیب کنندم که چرا دل بتو دادم به باید اول بتو گفتن که چنین خوب چرائی  
 شیخ را باید ازین خانه برون بردن و کشتن به تا که هم سایه ندانند که تو در خانه مائی به وفات ایشان  
 شب جمعه ماه شوال سال شش صد و نود و یک هجری بوده و قبر در بیرون شهر  
 خیر از است

### حضرت شیخ حسن بلغاری قدس سره

اصل ایشان از نخوان است و صاحب جذب و مقامات عالیه بوده اند و نسبت ارادت  
 ایشان بر دو واسطه شیخ ابوالنجیب سهروردی میرسد در سن سی سالگی نائب شده در نیکام  
 در آمده اند و اکناف عالم را سیر نموده اند و وفات ایشان در سال شش صد و نود و هشت  
 هجری بوده و مدت عمر نود و سه سال و قبر در سرخاب تبریز است

### حضرت شیخ ابو محمد مرجانی

نام ایشان عبد الله بن محمد است و اصل از مرجان مغرب زمین ابواب علوم الهی و انوار بانی  
 برده می ایشان کشاده بود و از بزرگان این قوم اند و وفات ایشان قونس سال شش صد  
 و نود و نه هجری بوده

### حضرت ابن طرک اندلسی

بیت ایشان ابو عبد الله است و هجرت کرده اند و او داشته اند که شبان روزی پنجاه

اسبوع طواف میکردند وفات ایشان در رمضان سال هفتصد و هفت هجری بوده و مدت علم ایشان  
نود سال و چهار ماه و پادشاه عصر از سادت مندی و کمال اخلاص که بخندست ایشان داشت جنازه شیخ  
باز دروش خود گرفت

### حضرت شیخ شمس الدین قدس سره

نام ایشان محمد بن احمد و تازی صوفی است قبل از مذهب بوده و مدت وفات ایشان در سال هفتصد  
و یازده هجری روستا داده

### حضرت شیخ عماد الدین رحمه الله

نام ایشان احمد بن شیخ الحارثیه ابراهیم بن عبد الرحمن است و اصل از واسطه در علم تصوف تصانیف  
بسیار دارند وفات ایشان در هفتصد و یازده سال هجری بوده و مدت عمر پنجاه و چهار سال

### حضرت شیخ سلمان ترکمان قدس سره

در دمشق بوده اند کم میگفتند و کم از جای برینجا ستند و کم می گفتند و علمای ظاهر با جمالت و بزرگی نیازند  
سلوک بایشان میکردند با وجود آنکه در ماه رمضان چیزی نخوردند و نماز نیکند از نذر داشتند و اطلاق بر  
مغیبات بسیار داشتند و اینطایفه را ستر مال خود ساخته بودند وفات ایشان در سال هفتصد و چهارده هجری

### حضرت شیخ نجم الدین قدس سره

نام ایشان عبد الله بن احمد بن محمد الاصفهانی است صاحب مقامات و مناقب عالیله شاکر و  
ابو العباس المرسیی الشاذلی و مدتی مجاور که مصلحه بودند وفات ایشان بکه مقطره در جادی الابرار  
سال هفت صد و بیست و یک هجری بوده و مدت عمر بنفاد و شصت سال

### حضرت شیخ اوحی اصفهانی

گویند ایشان از جمله اصحاب شیخ اوحی الدین کرمانی اند و بر سر پستی جام داشتند با مذهب از ایشان است  
و اکثر اشعار ایشان در تصوف و حقیقت است و این میراث ایشانست بیت اوحی نخستین سال  
سخنی دینیه آتشی رو نیک بختی دیدند وفات ایشان در سال هفتصد و سی هفت هجری بوده و قبر در مراغه تبریز است

### حضرت مولانا محمود زاهد عارفی قدس سره

لقب ایشان جلال الدین است در علوم ظاهر و باطن و در ولایات نظام الدین همدانی و در بیست و شش



سنت و شریعت بر تئیه مالی رسیده بودند در تقوی و ورع جهد مبلغ مینمود و وفات ایشان در راه  
یکصد سال بنقص و هفتاد و هشت هجری بوده و قبر در مرغاب هرات است

### حضرت مولانا زاهد مرغابی رحمه الله

نام پدرا ایشان شیخ علی بن شیخ ابوبکر بن شیخ احمد بن شیخ عمر شاه بن شیخ محمود بن شیخ سبیل تابا دی  
است و تابا دی است از قول جامع در علوم ظاهر شاگرد مولانا نظام الدین هردی بوده اند  
اما بواسطه متابعت سنت و آداب شریعت ابواب علم باطن برایشان مفتوح گشت و کرامات  
و مقامات عالیه از ایشان بنظر آمد و او بسوی بودند از روحانیت شیخ احمد جام و پیوسته زیارت  
روفته حضرت می نمودند و در مدت هفت سال پیاده و پایی برهنه از تکیا دی به روفته متبر که ایشان  
قرآن خوانده میرفتند و از برکت روحانیت حضرت شیخ بطلب اقصی و مرثیه اعلی فائز گشته حضرت  
خواجه بهاؤ الدین نقشبند قدس الله سره چون به مجلس ایشان رسیدند مولانا حضرت خواجه پرنسبه  
که چنانچه نام دارید خواجه فرمودند که بهاؤ الدین نقشبند گفتند از براس ما نقشه به بندید خواجه  
فرموده اند که آدمیم که نقشه ببریم و در روز با هم صحبت داشتند و حضرت تبو صاحبان  
انار الله بانه کمال اخلاص و ارادت در خدمت مولانا داشتند بلکه مولانا مری صاحبان  
بودند و وفات ایشان نیمه روز پنجشنبه سلخ محرم الحرام سال هفت صد و نور و یک هجری  
بوده و قبر در موضع تابا دی است

### حضرت خواجه حافظ شیرازی

نام ایشان محمد است و لقب بهمس الدین حضرت مولانا عبدالرحمن جامی فرمودند پناه جو و آنکه معلوم  
نیست که بظاہر دست ارادت به پیری داده باشند اما ایشان را سان آیت به گفته اند  
و آثار حقائق و معارف در دیوان ایشان بسیار است و در تذکره عبدالقادر به پناه از  
خدمت شیخ نظام الدین انتی نقل کرده است که خواجه حافظ مرید حضرت خواجه بهاؤ الدین  
نقشبند اند و اکثر تفاضلی که از دیوان حقیقت بیان ایشان نموده میشود موافق مطلب می آید  
چنانچه بهانگیر باد شاه که در ایام شاهزاده کی بسبب آزر دگی والد خود جدا شده در آله آباد می بود  
و تردد داشتند و اینکه بلازمست به عالیقدر بودند و دیوان حافظ را طلب نموده فال کشاد و این قاضی آمدند

## غزل

چرا نه در پی عزم و یار خود باشم	چرا نه خاک ره کوی یار خود باشم
غم غریبی و غموت چو بر نمنی تا بم	به شهر خود روم و ضمیر یار خود باشم
ز محرابان سدا پد ده وصال شوم	ز نهنگان خداوندگار خود باشم
چو کار عمر نه پیدا است باری آن اولی	که روز واقعه پیش نگار خود باشم
بود که لطف ازل بهمنون خود حافظ	و گرنه تا به ابد شر سار خود باشم

و بموجب این فال بی تا بل و اجماع بر سرعت روانه شده بلازمست ایشان شرف گشتند و قضا را بعد از شش ماه اکبر بادشاه فوت کردند و ایشان بادشاه شدند و این فقیر به خط حضرت جهانگیر بادشاه دیده که در حاشیه دیوان حافظ این مقدمه را نوشته اند و فات ایشان در سال هفت صد و نود و دو هجری بوده و قبر در شیراز است

## حضرت مولانا ظهیر الدین خلوی قدس سره

جامع بودند میان علوم ظاهر و باطن مولانا زین الدین ابابکر تابیادی میفرمودند امر و زور زیر فلک مثل ظهیر الدین بنید انم و میباشیخ سیف الدین در سال هفت صد و هشتاد و سه هجری بوده و قبر شیخ در مزار خلوتیان بر سر مل گاه است و فات ایشان در سال هشت صد هجری و قبر در جوار قبر شیخ سیف الدین است

## حضرت شیخ کمال خجندی قدس سره

بسیار بزرگ و صاحب حال بودند و خود را در لباس شعر و شاعری پوشیده میداشتند و ترک و تجرید ایشان بکمال بوده چنانچه گویند در تبریز راویه داشتند که در آنجا بسری بردند چون بعد از فوت ایشان آنجا دیدند بغیر از یورلی می که بران می شستند و سنگی که زیر سری آنها دیده میگردیدند و فات ایشان در هشت صد و سه هجری بوده و قبر در تبریز است و بر قبر ایشان این بیت نقش کرده اند بهیت کمال از کعبه رفتی بر در یار و هزارت آفرین مردانه رفتی

## حضرت مولانا محمد شیرین

شخص ایشان مغربی است میر شیخ اسمیل سی اندو شیخ اسمیل از اصحاب شیخ فخر الدین عبدالرحمن

اسفرانی و از معا همران و معا جان شیخ کمال فحندی بوده اند و قات ایشان در سال هشت صد و نه هجری است و مدت عمر شصت سال و این غزل نیز از جمله اشعار ایشان است غزل

وز موج دریای ازل برست صحرا سیه  
صحرا یقین دریا شود چون یابد از دریایند  
در خط ملک صد احمد بود عین احد  
بر روی بحر بیکران باشد چو در دریا بر  
سر در هم آرد دائره از پیش بر خیزد عدد  
از صد کی گفتم بدان صدر از یک یک از صد  
باشد که موجی در رسد بازم بدریا در کشد  
از برج دل طالع شود از اندرون سر بزند  
گر مغربی را آینه پنهان نباشد در غمد

از جنبش بحر قدم بر خاست موج بیدد  
وز موج بحر بیکران صحرا دریا شد عیان  
اندر جهان بیدد و واحد احد نبود ولی  
لیکن جهان جسم و جان گرچه شد از دریا عیان  
اندر سرای لم یزل باشد ابروین ازل  
اندر یکی صدین نهان در صدیکی را بین عیان  
من بر مثال بایم افتاده از دریا بر دن  
وقت ست کان خورشید باوان ماه ماهید با  
آن آفتاب مشرقی پیدا شود در مغرب

### حضرت شاه قاسم الوار قدس سره

اصل آن بسادت آب از ازربایجانست مولد و نشاء تبریز در اواخر اهل حال نسبت ارادت  
شیخ صدرالدین اردبیلی داشتند بعد از آن بصحبت صدرالدین علی یمنی که از مریدان او و حلقه  
کرامانی بودند رسیدند و در او ایچ انپوره حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند را دیدند و با ایشان  
صحبت داشتند و یوان اشعار ایشان شکل بر حقائق و معارف و اسرار است و در باب  
مریدان ایشان ایشان حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره فرمودند که فقیر بعضی از  
ایشان را دیده و احوال بعضی را شنیده اکثری از رقبه دین اسلام خارج بودند و بد اثره آیت  
و تهاون بشرع و سنت داخل فرموده اند که می توان بود که چون قنوج و نذر و در بسیارے  
میرسید و ہمہ را صرف لنگر و مریدان و درویشان می شده و اصحاب نفس و ہوا را مقصود  
در انجام حاصل بوده بدین جهت جامعہ بباک نیز خود را در زمرہ مریدان ایشان داخل ساخته  
باشند و آن سیادت منزلت این ہمہ پاک بود و مریدان حضرت شاه مدد نیز در ہندوستان  
این حال دارند اکثری بیاک بدفات ایشان در سال شصت و سی و ہفت ہجری بوده و نیز در ہندوستان

## شیخ زین الدین خوانی رحمہ اللہ

کنیت ایشان ابو بکر است جامع بوده اند میان علوم ظاہری و باطنی و از اول تآخرون من متقیان  
برجاء شریعت و متابعت سنت یافته بودند و حضرت مولانا عبد الرحمن جامی فرموده اند کہ متابعت  
سنت بزرگترین کرامتی است پیش این طائفه و شیخ زین الدین خوانی مرید شیخ نور الدین عبد  
قریشی مصری اند و ایشان مرید شیخ سیف کورانی و ایشان مرید شیخ تاج الدین حسن شمشیری در  
ایشان مرید شیخ محمود صفهانی و ایشان مرید شیخ عبدالصمد نظیری و ایشان مرید شیخ علی برغش و  
ایشان مرید شیخ شہاب الدین سروردی گویند در آخر حیات ایشان را داروی رسیده  
کہ شبانہ روز بالکل از خود غائب بودند و چون از ان غیب ایشان را با ندآوردند قریب یکسال  
خاموشی بر ایشان غالب بود و سخن کم میگفتند و وفات ایشان در شب یکشنبہ دوم شوال سال  
ہشت صد و سی و ہشت ہجری بودہ و بعد از وفات ایشان سہ جافعل کردہ احوال قبر شیخ در  
ہرات است نزدیک عید گاہ و عمارت عالی بران خستہ اند

## حضرت سید برج الدین قدس سرہ

لقب ایشان شاہ مدار است و مرید شیخ مخدوم غفر شامی نسبت ارادت ایشان بسبب کبر سن  
یا بہت دیگر پیش یا شش واسطہ بجزرت رسالت پناہ مسلم میرسد غرائب احوال و عجائب الطوار  
و مقامات بلند و کرامات ارجبندہ داشتہ اند و بزرگی حضرت شاہ مدار زیادہ از آنست کہ در  
تحریر و تقریر آید گویند و از وہ سال طعام نخوردند و یا سیکہ یکبارہ پو شدند دیگر احتیاج  
شستن نمی شد و ہمیشہ سفید و پاکیزہ میماندند و شیخ عبدالحق دہلوی فرمشتہ اند کہ ایشان در مقام  
صمیمت بودند و آن مرتبہ ساکنان است و از جہت جمال بجمال کہ حق تعالی بایشان عطا  
فرمودہ بود ہر کہ نظر بر روی مبارک ایشان افتادی بس بی اختیار سجد کردی و از بخت  
ہمیشہ برق بروی خود می انداختند و وفات ایشان ہفتم جمادی الاولی سال ہشت صد  
و چہل ہجری بودہ و قبر ایشان در موضع کن پور کہ از توابع قنوج است واقع شدہ و ہر سال  
در ماہ جمادی الاولی کہ عرس ایشان است قریب ہر پنج شش لک آدم مرد و زن صغیر  
و کبیر از اطراف و جوانب ہندوستان در ان روز بہ زیارت روضہ شریفہ ایشان

با علمای بسیار جمع میشوند و همه نذر و پند می آورند و کرامات و خوارق عجیبه و غیره احوال نیز بعمل میکنند و از چهار حصه اهل هندوستان از وضع و شریف و دو حقه مرید حضرت پیر و تکلیف غوث اقلین شاه محی الدین سید عبدالقادر جیلانی انداما اشرف بیشتر و یک حصه مرید شاه داراما ابلات بیشتر و نیم حصه مرید حضرت خواجه حسین الدین چشتی و نیم حصه مرید حضرت محمد بابا و الدین گریا ثانی قدس الله اسرارهم

### حضرت مولانا جلال الدین یورانی

کنیت ایشان ابو زید است بعد از کسب علوم ظاهر برکت متابعت سنت در مایه شریعت بر تبه اعلی رسیدند و اکثر به کفایت مهات مسلمانان بقدر امکان کوشش می نمودند بهر که رجوع بالستی کردند و بآنها میرفتند اگر چه بظاهر دست ارادت به پیر نه داده اند اما او ایسی بودند چنانچه میفرمودند هرگاه مرا اشکالی می افتد روحانیت حضرت رسالت پناه صلعم بواسطه رفیع آن میکنند گویند روزی از اصحاب خود شاه طلبیده اند و گفتند حضرت رسالت پناه صلعم فرموده اند که بازید گاهی محاسن خود را نشان میکنید ایشان به صحبت مولانا حضرت ظمیر الدین خلوتی رسیده و مستقد طریق ایشان بودند حضرت مولانا عبد الرحمن جامی اکثر پیش ایشان میرفتند چنانچه گفته اند روزی با جماعتی بزیارت مولانا جلال الدین یورانی رفیق وقت باز گذشتن یکی از ایشان را در خاطر گذشته بود که اگر مولانا را کرامتی هست بیاید که پاره کشمش تبرک بمن بده چون روانه شدیم آن شخص را آواز دادند که یک ساعت باش بنمانه درون رفته یک طبق سویز بپزدن آوردند و باو دادند و گفتند معذور دار که در باغهای ما کشمش نمی باشد وفات ایشان در شب دوشنبه دهم ماه ذیقعد سال هشت صد و شصت و دو هجری بوده

### حضرت خواجه شمس الدین محمد الکو سوی اجماعی قدس سره

کو سو قصبه ایست از توابع هرات که ولادت ایشان در آنجا واقع شده و از اولاد بزرگوار حضرت شیخ الاسلام احمد اجماعی النامقی اند قدس الله سره جامع بودند بعلوم ظاهر و باطن و بنده است شیخ زین الدین خانی بسیار میرفتند و بصحبت شیخ بابا و الدین عمر نیز بسیار میرسیدند مولانا سعد الدین کاشغری و مولانا شمس الدین محمد سعد و مولانا جلال الدین یورانی و غیرهم

از عزیزان که در آنوقت بودیم مجلس ایشان حاضر میشدند معارف و لطائف خواجہ را استخوان  
میکردند در آشنای وعظ و مجلس سماع خواجہ را وجدی عظیم میرسید و میخامی بسیار میزدند و مجلس را  
اثر میکرد و اکثر صحبت ایشان چیزی که در خاطر کسی میگذشت آنرا برده می که غیر از کسی نیست  
اظهار مینمود و فوات ایشان در روز شنبه بیست و ششم جادوی الاولی سال شصت صد و شصت  
و ستہ هجری بود و در قبر ہرات نزدیک مسجد جامع قریب مزار نقیہ ابو یزید مرعی است

### مولانا شمس الدین محمد رومی

اصل ایشان از قریہ روج است و آن بر تہ فرستے ہرات واقع شدہ از کبار مریدان مولانا  
سعد الدین کاشغری اند و ہم بنیرہ حضرت مولانا می جای ایشان گفتند کہ مرا ہمیشہ آرزو ہے آن  
میسود کہ پیغمبر صلیم را بنحو اب منم روزی بہ خدمت والدہ خود رفتم ایشان کتابی در پیش داشتند  
و میخواندند کہ ہر کس این دعا را شب جمعہ چند بار بخواند پیغمبر صلیم را بنحو اب بیند اتفاقاً آن شب  
آیندہ شب جمعہ بود نہ خدمت خواندن دعا از والدہ خود گرفتہ بجلوئی آن خود رفتم و مشغول شدہ  
باشراط نیز دعا را خواندم و نیز شنیدہ بودم کہ ہر کس شب جمعہ ستہ ہزار مرتبہ درود بفرستد  
علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر ستہ آنسرور را بنحو اب بیند این عمل نیز کردم چون بنحو اب رفتم در واقعہ  
دیدم کہ در سراسے خود درآمد و والدہ من ایستادہ مرا گفت من انتظار تو ہے بر دم اینک  
رسول صلیم بخانہ ما آمدہ اند بیایا تا در خدمت آنحضرت برم پس دست مرا گرفتہ بجاسے کہ  
آنحضرت نشستہ بودند بر دم دیدم کہ آنحضرت نشستہ اند و جمعی کثیر در گرد و پیش آن سرور  
نشستہ و ایستادہ اند و مکاتبات نوشتہ بر اطراف عالم میفرستند و گوئی اما حضرت رسول  
میکند و مولانا شرف الدین عثمان زیارنگاہی کہ از علمائے ربانی بودند می نویسند و او را مرابرو  
عرض کرد کہ یا رسول اللہ پسری کہ دیدہ کردہ بودی کہ در از عمر و دولت مند خواہد شد این آن  
پسر است یا نہ آنسرور بجانب من دیدہ تبسم کردند و فرمودند کہ ہاں فرزند است چہ وقتی  
کہ مادر من پسرے داشت صاحب جمال فوت کرد و او بسیار متالم شد شب حضرت رسالت  
پناہ صلیم را بنحو اب دید کہ می فرایند علیین باش کہ خدا سے تعالی بتو پسرے صاحب دست  
و در از عمر خواہد عطا فرمود و مرا خدا سے عز و دل بایشان داد پس آنحضرت بمولانا عثمان

فرمودند که مکتوبی برای این پسر بنویس مولانا کاغذی نوشت مشکی برشته سطر و در زیر آن  
سطور مثل گوی که مردم در قبالا مینویسد جدا جدا چیزهای نوشت و پیچیده بدست من دادند  
معان خدم با خود گفتم که مضمون مکتوب را ندانم باز گشته بخدمت آنحضرت آمدم و  
عرض کردم ندانم یا رسول الله که درین کاغذ چه نوشته شده حضرت آن مکتوب را از دست  
من گرفته بخواند و من بیک خواندن مضمون آن سطور را یاد گرفتم و باز پیچیده بدست من دادند  
میخواستم که باز چیزی به پرسم نگاه آواز از در برآمد از خواب بیدار شدم دیدم که مادر من می آید  
و شش در دست دارد و به فرماستم گفت ای محمد چیزی در خواب دیدی گفتم آری گفت من  
خوابی دیده ام و آنچه من مشاهده نموده بودم بعینه آنرا نقل کرد و ولادت ایشان در شب پانزده  
سال هشتصد و سیست هجری بوده و وفات روز شنبه شانزدهم ماه رمضان سال یکصد و  
چهار هجری بوده و قبر در گاه نزویک مزار شیخ الاسلام خواجه عبدالله  
انصار است قدس الله سره

### حضرت شیخ صوفی علی قدس سره

اهل ایشان از ولایت جام است و مرید شیخ زین الدین خوانی اند و سبب در آمدن ایشان  
باین راه این بود که روزی جمعی از درویشان بزیارت مزار بزرگی میرفتند و ایشان در  
بزیارت مشغول بودند چون نظر ایشان بر درویشان افتاد اثری در دل شیخ بهم رسیده  
یا درویشان همراه شدند و بزیارت آن مزار رفتند و از برکت متابعت درویشان و زیارت  
نمودن مزار آن بزرگوار دل از دنیا اهل دنیا برکنند و درین راه دایم وفات  
ایشان در سال یکصد و هشت هجری

### حضرت امیر سید علی قوام رحمه الله

در احوال سوانه آنکه در نزدیکی سرهند است و از بزرگان ارباب کمال لشکر و جود و  
تعالی از کبار مثل هندوستان اند که لباس اینان سبک بود گاهی خرقه می پوشیدند و گاهی  
لباس اشراف را در میپوشیدند و در طلب الهی چون چرخ برافروخته بودند و شیخ با والدین  
چون بزرگواران میشدند و از دست ایشان کلاه گشت و عید پس سالها پیش

امید کردند و خدمت نه فرمودند میگفتند که پیغمبر مسلم را بخواب دیدم که میفرمودند علی دلی برد خود  
 میزنی و از احوال خلق خبر میدانی شوی گفتیم یا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم اگر دلی است  
 از آن تست داد اگر درست از آن تست علی بیچاره در میان چسپیت فرمودند بر اے خلق خدا  
 و ماکن که دعاے تو در حق ایشان مستجاب است وفات ایشان در سال مہمہ و پنجاه ہجری بود  
 و قبر در حوالی جوپور در موضع است کہ توطن داشتہ اند و آن بسر اے میران مشہور است  
 بزار و تبرک

### حضرت مخدومی شیخ حسین خوارزمی

ایشان مرید حضرت مخدومی اعظم حاجی محمد جوشتانی کہ از کبار ستارین و بزرگان دین و صاحب  
 کرامات ارتبند و مقامات بلند بوده اند مخدومی اعظم در سلسلہ کبرویہ مرید شاہ علی بیدادوری  
 و ایشان مرید شیخ رسید الدین محمد اسفرانی و ایشان مرید عبداللہ برامشاہادی و ایشان  
 مرید شیخ اسحاق خلانی و ایشان مرید سید علی ہدائی اند قدس سرہ و وفات مخدومی  
 اعظم در سال نہ صد و سی و ہفت ہجری روسہ دادہ وفات شیخ حسین بہ شام بودہ در نہ صد  
 و پنجاه و شش سال ہجری

### حضرت شیخ علی تقی قدس سرہ

نام پدر ایشان عبدالملک بن قاضی خان اتقی القادری الشاذلی المدنی الحسینی است از کبار اولیاء  
 وقت و مثل کچھ ہندوستان انڈیای کرام ایشان از جوپور بودند و مولد ایشان در برہان پور است  
 در سن ہفت سالگی والد ایشان در خدمت شاہ باجن چشتی کہ در برہان پور بودند مرید ساجد و  
 بعد از ان از شیخ عبدالحکیم بن شاہ اجن نرقہ شلہ چشتیہ پوششیدہ و پانچہ دیار ملتان سفر  
 کردہ بہ صحبت بسیارے از مشائخ آنجا رسیدند و تحصیل علم نمودند عزیمت سرین شرعیہ نمودند  
 و بانجا رسیدہ از شیخ محمد بن السنادوی خرقہ متبرکہ قادریہ و شاہ لہ کہ منسوب است بشیخ  
 نور الدین ابوالحسن علی الحسینی الشاذلی پوششیدہ و بمرتبہ کمال رسیدہ و تصانیف شریکہ بسیار  
 دارند وفات ایشان دوم خرمادہ الاولیاء سال نہ صد و سی و ہفت ہجری بودہ و در نہ صد و  
 نہ سال است ولادت شیخ در سال ہشت صد و نہ ہجری بودہ و در نہ صد و نہ سال است



حضرت شیخ ادهری جو پوری

نام پدرایشان شیخ بہاؤ الدین است در وقت خود از بزرگان مشائخ ہندوستان بودند  
 باوجود آنکہ چنان سن و عمر گشتہ بود کہ مادہ کس ایشانرا گرفتہ نمی توانستند ایستاد اما چون بہ سلی  
 می درآمدند ایشانرا دہ کس نمی توانستند نگہداشت و فات شیخ در سال ۶۰۰ صد و ہفتاد و ہشت ہجری  
 است و مملویشان از بعد تجاؤز بودہ و قبر در جو پور است

حضرت شیخ سلیم نجم پوری قدس سرہ

نام پدرایشان شیخ بہاؤ الدین است و اصل از دہلی و مرید خواجہ ابراہیم اند کہ از اولاد حضرت  
 خواجہ فیصل عیاض و در سلسلہ چشت بودند و شیخ از اولاد کبشکر اند در مدت عمر روزہ طی می داشتند  
 در ادائی حال بطریق سبایان می بودند چون درین کار درآمدہ اند زیارت حرمین شریفین بہ سفر  
 گشتہ و ملک عرب و عجم را سیر کردہ و مشائخ آنوقت را در یافتہ باز بندہ وستان آمدند  
 و در کوی سیکری کہ در آنوقت دیر اندہ بود وطن گزیدند و حضرت اکبر بادشاہ از اخلاص و  
 اعتقادے کہ بہ شیخ داشتند شہرے در انجا آباد کردند و قلمے متین بران کوی ساختند و فچو ر نام تہاؤد  
 چون بادشاہ را سہ زندگی نمی ماند ہر گاہ کہ از ارباب کمال و صاحب حال شخصے را می شنید  
 رجوع باو نمودہ التماس فرزند میکردند شخصے بعض رسانید کہ غریزی درین نزدیکی از خانہ مبارک  
 آمدہ در کوی سیکری میگذا راند بادشاہ خود بزاویہ شیخ رفتہ التماس سرزند نمودند  
 شیخ گفتند فرا جو اب خواہیسم داد چون روز دیگر بادشاہ رفتند شیخ فرمود بحق  
 تعالی بہ شمارستہ فرزند خواہد عطا فرمود فرزند کلان خود را با خواہید داد کہ تربیت نمایم  
 چون مدت حمل جاگیر بادشاہ نزدیک رسید اکبر بادشاہ بخانہ شیخ فرستادند جاگیر بادشاہ  
 بخانہ شیخ متولد شد و شیخ خود را بر ایشان گذاشتہ سلطان سلیم نام کردند و شیخ  
 خود را بشیر خواہ دادند مقرر نمودند و گفتند و متے کہ این پسرخن در آید مارحلت خواہیم نمود  
 و بچنین شد ولادت شیخ در سال ہشت صد و نو و ہشت ہجری بودہ و فات در سبت ۶۰۰  
 رمضان سال ۶۰۰ صد و ہفتاد و نو و قبر در مسجد کلان فچو ر است کہ اکبر بادشاہ بہجت حضرت  
 شیخ بنا کردہ اند پس عالی ساخته اند

## حضرت شیخ نظام امینی قدس سره

از بزرگان مشایخ هندوستان اند و اصل از قصبه امینی که از تولد لکنؤ است مرید شیخ معروف جوپوری  
 اند و شیخ معروف به پیشخ الهیاد شریح کافیه و هدایا اند که سلسله ایشان بخیند و اسطه شیخ نوقطب عالم  
 که در ریگال آسوده اند میر سردر یا نتمشای شاکه کشیده صاحب کشف و کرامات گشته بودند و از سماع پرستیز  
 میزدند و میگفتند چرا در اختلاف باید افتاد و فات ایشان در سال نه صد و هشتاد و نه هجری بوده  
 و قبر در قصبه امینی است

## حضرت شیخ داود جنم وال قدس سره

جنم قصبه السیت از مضافات لاهور آبای کرام ایشان از غرب هندوستان آمده اند و تولد ایشان  
 در بیت پور شده والد ایشان پیش از ولادت شیخ فوت کرده اند و او اکل حال پیش مولانا ابی  
 آجیه که از شاگردان حضرت مولانا عبدالرحمن جامی قدس سره الهی بود و کسب علوم می نمود  
 در ایام طفولیت اصفهانی را بقدرت تمام میخواند و منسوب اند بسلسله علیه قادریه و او اکل  
 سلوک ادیبی بودند از روحانیت حضرت قطب ربانی عوث صمدانی سید عبدالقادر جیلانی  
 رضی الله عنه و با اشاره حضرت عوث اعظم نظام دوست ارادت بشیخ حامد قادریه و لد  
 شیخ عبدالقادر ثانی دادند و از بزرگان مشایخ متاخرین صاحب مقامات بلند و خوارق از جنم  
 گشتند و فات ایشان در سال نه صد و هشتاد و دو هجری بوده و قبر در شهر گڑھ نواحی جنم است

## حضرت شیخ نظام نارنولی قدس سره

نارنول از شهرهای مشهور هندوستان است مرید شیخ خانو چشتی اند که در گوالیار گوطن مشغول  
 و از کبار مشایخ وقت خود بودند شیخ نظام تا چهل سال بارشاد طالبان مشغول بودند و جمیع کتب  
 ببرکت ایشان بمرتبه عالی رسیدند گویند همیشه پیاده از نارنول حضرت خواجه قطب الدین ادیبی  
 قدس روحه بوجد و ذوق و جذبه تمام میرفتند و ولادت شیخ خانو در سال نه صد و چهل هجری  
 بوده و فات ایشان در سال نه صد و نود و هفت هجری روی داد

## حضرت شیخ وحید الدین بجرانی عم

نسب ایشان غلو نیست اگر کبار مشایخ متاخرین اند و در علوم ظاهری قدرت ایشان بر مرتبه بود

که بر اکثر کتب درسی حاشیه یا تشریح نوشته اند خلقت انبوه بخدمت شیخ رسیده مستغنیض مستغنیض گشتند  
 حالت باطنی نیز بر کمال داشته اند و در احمد آبا و سکنوت در زبده بود و در هیچ جا سه رفت و آمد  
 نمی کردند اگر چه ارادت بجای دیگر داشتند اما ارشاد از شیخ محمد غوث اعظم یافته اند و در آداب طریقت  
 تابع ایشان بودند و کار را نزد شیخ محمد غوث با تمام رسانیده اند و چون شیخ محمد غوث بکرات  
 زفتن شیخ علی متقی که صاحب علوم ظاهر و باطن بودند با جمعی از علمای ظاهر بسبب بعضی سخنان بلند  
 فتوی بدقتل ایشان نوشتند و ما که آنجا فتوی را موقوف به نوشتن شیخ وجیه الدین داشت  
 چون ایشان بنحایت شیخ محمد غوث رفتند در دیدن اول فریفته شیخ گشتند و کائنات فتوی  
 پاره کردند و شیخ علی متقی گفتند که نعم شما بکمالات شیخ نرسیده و میگفتند که در ظاهر شریعت  
 چنان باید بود که شیخ علی متقی است و در حقیقت آنجا که مرشد ماست و آنچه از اکثر مروج  
 مبستر تحقیق نموده آنست که شیخ محمد غوث از اهل دعوت بودند اما آنرا بکمال رسانیده بودند و قاف  
 شیخ وجیه الدین در زمره صفر سال ۹۴۰ صد و نود و هشت هجری بوده و قبر در میان شهر احمد آبا و  
 است و ذات شیخ محمد غوث غلام یار و هجده رمضان سال ۹۴۰ صد و هفتاد و هجری در اکبر آباد  
 داغ شده و مدت عمر شصت و سه سال و قبر در گولیار است

### حضرت شیخ علار الدین او دبی قدس سره

صاحب کرامات و مقامات عالیه بودند و نگاه کاهی حقائق و معارف را بصورت نظم در می آوردند  
 چنانچه این مطلع از ایشانست بیت ندانم آن گل خود رو چه رنگ و بودارد نم که مرغ هر چمن  
 گفتگو دارد نم - و از مردان ایشان بسیاری بکمال رسیده اند و گویند همیشه دعای سکر دارند  
 که شهادت نصیب ایشان گردد و شبی دزدان بنحایت ایشان در آمدند و با وجود آنکه سن شیخ  
 به نود رسیده بود و شمیری بدست گرفتند و چندی را کشته خود بدرجه شهادت رسانیدند  
 و شهادت ایشان در سال ۹۴۰ صد و نود و هشت هجری بوده است

### حضرت شیخ محمد بن فضل الله قدس سره

از اولاد اجداد حضرت شیخ الاسلام احمد جام اند قدس سره و همه در موضع زندجان که از تولد هرات است  
 می بوده اند صاحب مقامات بلند و کرامات از جنس در ریاضت و مجاهدت یگانه زمانه

و اکثر صائم ہے بودہ اند و انظار بشور بامی کرده و بالای آن صباون آب بخورند تا روشد و از حضرت  
 اخوند خود شنیدہ ام کہ میفرمودند چون عبداللہ خان اوزبک در اورانصر میرے پتھر خراسان روانہ شد  
 و در زندجان بخدمت ایشان رسید خواجہ فرمودند ہنسے خدا را کہ شستن بدہ و صبر کن کہ قلعہ ہرست  
 بعد از تہ ماہ و تہ روز نہ ساعت فتح خواہد شد بعد از گذشتن مدت مذکور بچنان شد کہ خواجہ فرمودہ  
 بودند و نیز حضرت اخوند از زبان والدہ ماجدہ خود شیخ نصیح الدین نقل میکردند کہ ایشان سے فرمود  
 شبی بخدمت خواجہ عبدالحق رفتہ ایشان ارادہ زیارت حضرت خواجہ عبد اللہ انصاری  
 کردند و چون شب تاریک بود خواستند کہ چرلے روشن کنند و عن چراغ بہسم نہ رسید  
 چراغدان را باب تر پر کردند و فیصلہ تافقہ باب دہن خود تر نمودہ و ران گذاشتہ روشن ساختہ  
 و آنرا بدست مبارک خود گرفتہ مشوہ شدند و راہ قریب بیک فرسنگ بود و با و تندی میزدند  
 و چراغ روشن بود تا بہر قدر حضرت خواجہ رسیدند بچراغ روشن چرلے خاموش شد بعد از  
 زیارت باز چراغ را روشن کرد و تا منزل خود بجهان طریق آمدند و نیز اخوند سے فرمودند کہ قرینیت  
 خواجہ وصیت کرد کہ جنازہ مرا خواہید گذاراشت تا اہلن سواری رسد و امامت جنازہ  
 من کنند چون خواجہ بر حمت حق میوستند چنین کردند و انتظار میکردند کہ در بہان وقت  
 والدین شیخ نصیح الدین بر اسب اہلن سوار رسیدند و امامت جنازہ ایشان کردند و فات  
 خواجہ در سال ہزار و پینچ ہجری بودہ و قبر در زندجان است و فات شیخ نصیح الدین روز پنجشنبہ  
 بست و دوم رمضان سال ہزار و نوزدہ ہجری بودہ و قبر در لاهور است

### حضرت شاہ ابوالعالی قدس سرہ

از سادات صحیح نسب صاحب کرامات و خوارق بودہ و در سلسلہ علیہ قادریہ میرید شیخ داؤد جنی  
 اند و بعد از سی سال ریاضت و مجاہدت در شہر لاهور سکونت در زیند حضرت خواجہ  
 اخوند سے فرمودند کہ روزی ہمراہ اخوند خود ملائمت اللہ کہ عالم و عامل بودند و بدیدن  
 ایشان رفتہ و آنجا نشستہ بودیم کہ شخصے سیحی بہ شاہ آورد و در دل من گذشت  
 کہ اگر شاہ را اگر اتلی باشد باید کہ این سیح را بمن بدہند و وقت خصمت مر طلبیدہ و  
 ہمان سیح را بمن دادند و گفتند ہر وقت سیح تو بشما ہم رسد بعد مرتبہ صلوات بخوانید



و بعد از آن ترک تدبیر نمود و به هدایت خلق مشغول گشتند و جمیع کثیری بپرکت صحبت ایشان محفل  
کمالات ظاهری و باطنی شدند و شیخ و وزران خویش بگماند و مرجع مشایخ گبار و از بزرگان متاخرین  
سلسله چشت بودند و ضعیف و مشرب و دلایت خانند و آن حوالی را در بے ارادت  
بایشان بودند و قبولی اعظمی و معتقد و شیخ را محبت و اخلاص بخد مت حضرت سید انام  
صلی اللہ علیہ و علی آلہ الکرام و اصحابه العظام بر تبه بود که بگفت و شنید راست نیاید چنانچه هر چند  
گاه از ذوق و اشتیاق و از بے اختیاری متوجه مدینه متبرکه میگشتند و بعد از رفتن چند منزل  
بموجب اشاره آن سرور باز مراجعت می نمودند و طریقه ایشان تمام مطابق شریع و سنت بود  
و آنچه فتوح میر سید محمد میگردید یک حصه بحسب قوت عیال میدادند و حصه دیگر صرف خانات  
و فقرای نمودند و یک حصه دیگر نزد حضرت سرور کائنات معلوم نموده بچرخین میفرستادند  
خوارق کرامات ایشان بسیار و بشمار است و فوات ایشان در ربیع الثانی و شب دوشنبه دوم  
ماه رمضان سال یک هزار و بیست و نهمی بود و چنانچه خواجہ ہاشم رحمۃ اللہ تبارک و تعالیٰ فوت ایشان را  
ابن فضل اللہ یافته اند و مدت عمر شتاد و شش سال و قبر در پنج پور بر ہانپور است کہ خود آباد  
کرده بودند نیز او ترک

### حضرت احمد کابلی دالسر ہندی قدس سرہ

از اولاد حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ حنفی مذہب بود و اندو در ہر منہ سکونت  
ورزیدند و در سلسلہ نقشبندیہ مرید خواجہ باقی بودند و ایشان مرید مولانا خواجہ سلیمان کنگلی و  
ایشان مرید پدر خود مولانا درویش محمد و از مشایخ قادریہ و چشتیہ نیز اجازت ارشاد حاصل  
کرده بودند از متاخرین مشایخ و صاحب ریاضت و مجاہدت و خوارق و تصانیف اند و در  
اواخر حال بعضی بر شیخ تہمت کردند کہ شیخ میگوید مرتبہ من زیادہ است از خلفای راشدین  
رضی اللہ عنہم اما این محض بہتان و افتراء خاندان است بر شیخ چرا کہ این فقیر خود شنیدہ و  
از سیادت و تقابست پناہ فضائل و کمالات و شکاہ مخالف و ساریت آگاہ افضل فضلاء  
عصر علامی نہای استاذی حضرت میرک شیخ بن شیخ فصیح الدین کہ میفرمودند وقتی ما را  
بمورسہر ہند و قہ مشر و کیف ما اتفق ملاقات شیخ احمد رومی داد و در اثنا کے ملاقات

بنحاطر گزشت که اگر شیخ زاکر استی است باید که مردم آنچه از ایشان بیان میکنند خاطر نشان فرمایند  
 و دیگر آنکه شنیده بودم که خواجه باقی که پیر ایشان است بی اجازت مولانا خواجگی لکنلی مرید  
 میگرفتند و دیگر آنکه بخواجه خاوند محمود چه اعتقاد دارند چون ساعته پیش شیخ ششم جزو یک از مرید  
 سند خود بمن دادند که مطالعه نمایم چون آنرا تمام بدیدم بمن گفتند ازین چیز بی نظاهر میشود گفتیم  
 ازین خروجی ظاهر نمی شود و آنچه در اینجا است درست است گفتند پس بدانید که آنچه از ما واقع  
 شده همین است و باقی اقرار است و باز بعد از ساعته گفتند که روزی خواجه خاوند محمود با بنحاطر  
 آمدند بودند گفتند که خواجه باقی اجازت صریح از پیر خود ندارد و بجهت آنکه روزی مولانا خواجگی  
 لکنلی خمر زده خور و دزد و قاتل را خود بریده بدست حاضران در میدان میدادند  
 و بخواجه باقی ندادند اصحاب گفتند خواجه نیز حاضر اند مولانا خواجگی لکنلی فرمودند ما خمر زده  
 با و درست دادیم خواجه باقی ازین استنباط کردند که مرا اجازت ارشاد دادند من گفتم من  
 چنین نیست چرا که ما هرگز ازین چنین سختی از پیر خود و از دیگر مردم نه شنیده ایم بلکه خواجه باقی  
 ابامیکر دزد که این کار از دست من نمی آید و این بار را من نمی توانم برداشتم مولانا خواجگی  
 میفرمودند که ما اجازت دادیم و ترا این کار را باید کرد و درین اثنا بی چند س از ریش  
 سفیدان نیز گفته اند که مادران مجلس حاضر بودیم که مولانا خواجگی اجازت ارشاد بخواجه  
 باقی دادند خواجه خاوند محمود گفتند پس ما غلط شنیده بودیم و بعد از آن شیخ احمد سرمد بودند  
 که آنچه از مریدان خواجه خاوند محمود با ایشان اعتقاد دارد خواجه اینچنان نیستند و من آن اعتقاد  
 بخواجه ندارم هر سه سوالی که در خاطر حضرت اخوند گدشته بود شیخ جواب دادند و فات ایشان  
 در سال یک هزار و سی و چهار هجری بود و مدت عمر شصت و سه سال  
 و قبر در سرمد است

### حضرت شاه بلاول قدس سره

ولاوت ایشان در قبه شینو آهمن که از مضافات پنجاب است واقع شده و در راه سمرکونت  
 داشتند و علم ظاهری و باطنی کسب نموده بودند و در سلسله علییه قادریه مرید شیخ  
 شمس اندوایشان مرید شیخ ابوالسحاق و ایشان مرید شیخ داود جنبی وال که ذکر ایشان

بالا گذارشته و شیخ بلا دل صائم الدهر و قائم اللیل می بودند و در زهد و ورع امتیاز داشتند این فقیر  
 بکبرتیه بخدمت ایشان رسیده آثار ریاضت و مجاهدت بسیار از بشرف شیخ ظاهر میشد هر روز جمع و گترس  
 بخدمت ایشان آمد و وقت می نمودند هر کس هر وقت که بخدمت شیخ میرفت البته برائے او  
 ماحضری میکشیدند و مردم همیشه بحسب شفای بیمارانشان کوزه آبی بخدمت شیخ می بردند و ایشان دعا  
 خوانده بران آب میدیدند و اکثری شفای یافتند وفات ایشان در وقت عشاء شب  
 دوشنبه بیست و هشتم شعبان سال یک هزار و چهل و شش هجری بوده مدت عمر شریف هفتاد و سال  
 و قبر در لاهور است بموضعی که سکونت داشتند انجمن مدینه که با تمام رسید و کرامات شیخ متفرقه که تاریخ  
 وفات و ولادت و محل قبور اکثری در کتاب نفحات الانس و تاریخ یافعی و طبقات سلمی بنویس  
 و این خادم فقر بعد از تفحص و تحسین بسیار از کتابها معتبر متقدمین و متأخرین پیدا  
 نموده بقیه ضبط در آورده امید که ارواح طیبه ایشان قدس الشراسر بهم ازین فقیر خشنود و گردند

ذکر نسائ المعارفات الصالحات الکاملات الوصلات رضی اللہ عنہن

بدانکه افضل نسائ العالمین پیش از عہد حضرت رسول صلعم آسیه بنت مزاحم زن فرعون و مریم  
 نسبت عمران است و بعد از ان سدر و ازواج مطہرہ صدیقہ کبری و عائشہ صدیقہ و از بنات  
 فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہن اند

ذکر ازواج مطہرات حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرویت است کہ آنحضرت فرموده اند من زنی انخواستم و بی یک از دختران خود زنی نیکنه ندادم  
 مگر آنکه جبرئیل آمد از پروردگار و ما بان امر نمود ازواج مطہرات و دوازده بودند کہ آنحضرت بایشان  
 زفات فرموده اند از انجا یازده متفق علیہ اند و یک مختلف فیہ کہ زوجه بود یا سر یہ کہ

حضرت صدیقہ کبری رضی اللہ عنہا

کنیت ایشان ام مہد است و نام پدر ایشان خولید بن اسد بن عہد الغیری بن قیس بن کلاب  
 و نسب ایشان در قیسی بہ نسب آنحضرت صلعم متصل میشود و نام والدہ ایشان فاطمہ بنت زائدہ  
 بن الاصح کہ از بنی عامر بن لوی بوده اول زنی کہ پیغمبر صلعم خواستہ اند حضرت صدیقہ اندیش  
 از خواستگاری آن سرور خوانی دیده بودند کہ آفتاب از آسمان در خانه ایشان فرود آمد



و لور آن از خانه ایشان منتشر شد چنانکه در کله مغظمه هیچ خانه نمانده الا که بان نورینو گشتی در  
 آن زمان که در عقد آن سرور درآمدن مبارک ایشان چهل سال بود و سن آنحضرت بیست و  
 پنج سال و مهر ایشان بیست و شتر مایه بود و اولاد آنحضرت از دختر و پسر تمام از ایشان بود و صلعم  
 صلعم حبت رعایت خاطر ایشان تا ایشان در حیات بودند هیچ زن نخواهند و اول کسی که  
 از زنان با اتفاق بشرت اسلام مشرف گشت حضرت خدیجه کبری بود و در روز حیرت میل علیه السلام  
 پیسید عالم صلعم گفت یا رسول الله صلعم این خدیجه است که می آید برای تو ظرفی پر از ادام و طعام  
 می آرد چون تبور کرد او را از پروردگار او از من سلام رسان و بشارت ده او را بچانه در  
 از یک مرد و اید محبوب که در آن خانه هیچ خصوصیت در بنی نبود گویند چون حضرت متذکر  
 حضرت پروردگار خود و از حیرت میل علیه السلام سلام رسانید حضرت جواب سلام فرمود  
 وفات ایشان اصح آنست که در دهم ماه رمضان سال دهم از بعثت آن سرور  
 واقع شده مدت عمر شریف هشت و پنج سال و قبر ایشان در مقبره حجون است پیغمبر صلعم خود  
 بمقبره ایشان رفته و عاصی خیر کردند و بعد از رحلت آن سرور صلعم بسیار یاد میکرد

### حضرت عائشه صدیقہ رضی اللہ عنہا

کینست ایشان ام عبید الله است ایشان از منقیات و فقها و علمای و بلغای صحابه بودند و  
 حضرت رسالت پناه صلعم در شان ایشان فرموده اند که خد و تبارک من هذه الحیة بکسرید و  
 حصه از سه حصه دین خود با ازین ستر پوش و از حضرت عائشه صدیقہ مدیست که گفتند  
 ملاقیست و فریت داده اند بر سائر از اول پیغمبر صلعم به و چیز اول بکری غیر از من نخواهند  
 سید انام دوم آنکه هیچ نخواسته آنحضرت که پدر و مادر او هجرت کرده باشند در راه خدا  
 غیر از من نسوم آنکه در پاکی من آیات کریمه از آسمان نازل شد چهارم آنکه پیش از آنکه مرا  
 رسول صلعم بخوابد حیرت میل علیه السلام صورت مرا بر پارچه حریری بآسود و فرمود و گفت این را  
 زن کن خفتم آنکه من و پیغمبر صلعم از یکطرف غسل میکردیم و با پنج زنی این امر بجائی آوردند  
 آنکه آنحضرت نماز میگرد و من پیش نماز آنحضرت به پهلوی خوابیده بودم و این امر مخصوص من  
 بود هفتم آنکه در جائه خواب هیچ زن و حی بان حضرت نازل نمی شد مگر در جائه خواب من هفتم آنکه

در حالی که روح مطهر آن سرور را قبض کردند سر مبارک آنحضرت میان سینه و پیش من بود و تمام آنکه آن سرور  
صلعم روز نوبت من حلت نمودند و پنجم آنکه آنحضرت در خانه من بدفون گشتند و بصبحت پیوسته  
که آن رسول صلعم برپیدند که دوست ترین آدمیان نزد یک تو کیمت فرمودند و عایشه گفتند از  
حروان فرمودند پدر او از انس بن مالک رضی الله عنه مرویست که اول دوستی که در اسلام پیدا  
شد دوستی پیغمبر بود صلعم با عایشه صدیق و مردم هدایای خود را در روز نوبت عایشه صدیقت  
بخشید آنحضرت میفرستادند و مقصود ایشان ازین امر طلب رضا و آن سرور بود و آنحضرت  
به قاطع زهر میفرمودند که دختر من دوست نمداری تو آنچه من دوست میدارم حضرت  
فاطمه گفتند آری دوست میدارم فرمودند پس دوست دار عایشه را از حضرت عایشه منقول است  
که گفتند پیغمبر صلعم الله علیه و سلم من فرمودند که میدارم که تو از من کی خوشنودی و که  
در غضب گفتیم یا رسول الله از کجا میدانی فرمودند چون خوشنودی متهم بخوری که لا ورب  
محمد هرگاه دشمنانی میگوئی لا ورب ابراهیم گفتیم آری چنین است گویند عایشه صدیقہ رضی الله  
عنها شش ساله بودند که سیدانام به عقد خویش در آورند و مهر ایشان متاعی که بود پنجباه و هجتم  
می ارزید و بر دایته پانصد و هجتم بود آنحضرت آنرا قرض نمود و تسلیم ایشان کردند و فات  
حضرت عایشه صدیقہ رضی الله عنها شب سه شنبه هجتم ماه رمضان سال نجاه و هشت هجری  
بوده و مدت عمر شریف شصت و شش سال و قبر در بقیع است و اکثر اهالی مدینه مشرفه  
حاضر شدند و ابوهریره رضی الله عنه بر جنازه ایشان نماز گذاردند -

### حضرت زینب رضی الله عنها

نام پدر ایشان خزیمه بن حارث بن عبد الله بن عمر بن عبد منات بن هلال بن عامر بن صعصه  
است در رمضان سال سوم از هجرت پیغمبر صلعم ایشان را در عقد نکاح خویش در آورند و هشت ماه  
در خانه و مبارک آنحضرت بودند و بعضی بر آنند که سه ماه و ایشان را ام الماسکین میگفتند بحسب رحم و  
شفقت و کثرت طعام و احسانی که بر مساکین داشته اند و فقا ایشان زوجه بیع الاخر سال چهارم از هجرت بود و در بقیع

### حضرت زینب بنت جحش رضی الله عنها

کینت ایشان ام الحکم نام پدر ایشان امیه بنت عبد المطلب که عمه رسول صلعم بودند و تا ماول

ایشان برہ بود حضرت سیدنا ام ایثان را قیودادہ بنیب گذاشتند و در ماه ذیقعد رسال  
 بحکم از ہجرت ایغان را در تقدیر خود آوردند و در باب خواستگاری ایثان بر آنحضرت  
 آیات کریمہ نیز وارد شد مرویست کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اذن بخاند زینب رفتند  
 در حاکم ایثان سر بر نہ بودند گفتند یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لی خطبہ دینی گواہ  
 فرمود اللہ الفرج و جبریل الشاہد از زینب رضی اللہ عنہا مرویست کہ روزی بحضرت  
 سید الرسلین گفتیم کہ مرا چند فضیلت ہست کہ ہر یک کدام از اذواج ترا نیست یکے آئکہ نکاح من  
 در آسمان واقع شدہ و دیگر در ان تفسیہ جبریل علیہ السلام میبانی بود و گواہ اول زنی کہ  
 از اذواج مطہراتہ بعد از پیغمبر صلوات کردہ ایثان بودند و وفات ایثان در سال ہجرت  
 از ہجرت و بقولے است و یکم بود مدت عمر نچاہ و ستہ سال حضرت فاروق اعظم رضی اللہ  
 عنہ اہل مدینہ مشرفہ را حاضر ساختہ بر ایثان نماز گذاردند و قبر و ربنج است بم

### حضرت سووہ رضی اللہ عنہا

ایشان ام الاسود نام پدر ایثان زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر مالک بن ضیل  
 بن لوسہ بن غالب قریشیہ العامریہ است و نسب ایثان بالنسب سرور کائنات  
 در لوسہ متصل میشود نام مادر ایثان نبت قیس بن عمر بودہ در مکہ معظمہ او اہل  
 بہشت مسلمان شدند در سال دہم از نبوت بعد از وفات حضرت خدیجہ  
 کبریٰ رضی اللہ عنہا و پیش از تزوج حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت  
 سیدنا ام ایثان را در نکاح خود آوردند و مہر ایثان چہار صد درہم بود و چون بکر سن  
 ایثان را دریافتہ و آنحضرت ارادہ طلاق ایثان کردند شبی بر سر راہ آنسرور  
 نشستہ وقتی کہ بخانہ عائشہ صدیقہ میرفتند گفتند یا رسول اللہ مرا طلاق مدہ و من پیچ طعمے  
 نذایم لیکن بخواسم کہ فردا سے قیامت باز ازلج تو محشر رشوم دمن نوبت خود را بعبادت  
 بخشیدم حضرت رسالت پناہ صلوات از ان ارادہ در گذشتند و وفات ایثان در او اخر  
 خلافت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ بودہ و بقولے در زمان حکومت معاویہ  
 رحلت نمودہ اند و قول اولی شہرت و قبر بقیع است۔

## حضرت صفیه رضی اللہ عنہا

نام پدر ایشان حمی بن الخطب بن ثعلبه بن ثعینه است و نام مادر ایشان نبیث سہمائل و صفیہ رضی اللہ عنہا از سبایای خیبر بودند چون سیدنا امام مسلم ایشانرا مخیر ساختند کہ آزاد کنند و بقوم ایشان ملحق سازند با آنکہ اسلام آوردند و حضرت رسول خواست نگاری نمودند و گفتند یا رسول اللہ بتحقیق کہ آرزوی اسلام دارم و تصدیق تو کردہ ام پیش از آنکہ دعوت کنی و اکنون کہ بمنزل تو آمدم مراد بر تو دیسبیح حاجت نیست نہ پدری و نہ برادری در میان یہود دارم یا رسول اللہ مراد میان کفر اسلام بخیر میگرافی و اللہ کہ خدا و رسول وی حسب اند نزد من از آزادی و حقوق بقوم خود پس حضرت را خوشش آمد و ایشان را برابر اسے خود نگاه داشتند و آزاد کردند و آزادی ایشان را امر ایشان ساختند و فات ایشان در سال سی و شش و بقولی در سال پنجاہ و بقولی پنجاہ و دو از ہجرت و بقولی در ایام خلافت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ بودہ و ایشان نماز گذارہ اند و قبر در بقیع است -

## حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

نام پدر ایشان ابوسفیان است و نام مادر ایشان صفیہ نبیث ابی اعاص بن امیہ بن عبد مہس است کہ عمہ حضرت امیر المؤمنین عثمان بود ام حبیبہ فرمودند کہ در واقع دیدم کہ شخصی باین خطاب میکند کہ یا ام المؤمنین بیدار شدم و تعبیر واقعہ تخویش بآن نمودم کہ پیغمبر مسلم مرا خواہد ساخت حضرت عثمان ایشان را در مدینہ سال ہفتم از ہجرت بسرور عالم دادند و در الوقت ایشان سی و پنج سالہ بودند و ہر ایشان چہار صد و نیا ز زر سخی و بر وایتے چہار ہزار درم نقرہ بود و فات ایشان در سال چہل و دوم یا چہل و چہارم از ہجرت واقع شدہ و قبر در بقیع است

## حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

ایشان دختر حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب اند رضی اللہ عنہ و مادر ایشان زینب نبیث منطلون بن حبیب بن وہب است و در سال سوم یا دوم از ہجرت حضرت سیدنا امام مسلم ایشانرا در عقد خویش در آوردند و ولادت ایشان پنج سال پیش از نبیث بودہ و فات

ایشان در سال چهل و پنج یا چهل و شصت هجری واقع شده و قبر در بقیع است

### حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

نام پدر ایشان عارف بن ابی اسحاق حبیب بن عامر بن مالک است و آنسرور صلعم ایشان را در ماه شعبان سال بیستم یا بیست و یکم هجرت در مقبره الحوین در آورده و وفات ایشان در ماه شعبان سال پنجاه و پنج یا پنجاه و شش هجری واقع شده و مدت عمر شصت و پنج سال بوده و قبر در بقیع است

### حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

نام پدر ایشان عارف بن خزن بن یحیی بن المزم است و نام مادر هندی بنت عوف بن زبیر بن الحارث است در سال بیست و چهارم هجرت پیدا نام صلعم در جلین مراجعت ایشان را در مقبره خولش آورده و وفات ایشان در سبت که فرموده اند شبی که نوبت من بود رسول صلعم از پیش من بیرون رفتند به رخاستم و در راستم بعد از لحظه آمد و در بازو انداخته و گفت که در بکشتی گفت که بیا رسول صلعم و شب نوبت من در خانه زنان دیگر میرود میفرمودند که درم بکن بقضاے حاجت گرفته بودم و وفات ایشان در سال پنجاه و یک هجری و بقول شصت و یک یا شصت و دو و قبر در بقیع است +

### حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

نام ایشان هندی بنت ابی اسامه است در سال صلعم در ماه شوال سال چهارم هجرت ایشان را در مقبره خود آورده و در شهر ایشان متاعی بود که قیمت آن ده دوم بود و آخری که از آن در حواج طهرات حاجت حق پیوست ایشان بودند و وفات ایشان در سوم ربیع الآخر سال شصت و یک یا پنجاه و نه هجری بوده و ابو برره رضی اللہ عنہ بر ایشان نماز گذارده اند و مدت عمر شصت و چهار سال و قبر در بقیع است

ذکر نبات طاهرات زاکیات حضرت صلعم حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کینت ایشان ام محمد و القاب مبارک ایشان طاهره و زاکیه و راضیه و مرضیه و قبول است اگر چه فاطمہ زہرا برین سه در ترین نبات آن سه صلعم اندا در محبت و شفقتی که آن سه در را بایشان بود بزرگ ترین همه اند و جمیع اولاد اجماع سید انام صلعم از ایشان ست حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ در رمضان سال ۶۰م از هجرت بعد از مراجعت از غزوہ بدر ایشان خواستگارے نمودند

و در این وقت حضرت فاطمه بانزده یا بیزده ساله بودند و سه پسر که حضرت امیرالمومنین حسن و حسین و سید زینب و ام کلثوم در قبیله باستانند از ایشان متولد شده اند و حسن در قبیله در طفولیت یرحمته حق پیوستند و از زینب که بعید الله جعفر و ام کلثوم که بحضرت امیرالمومنین عمر فاروق تزویج کرده بودند زنده نماندند از حضرت عائشه رضی الله عنها پسر سیدند که از او میان که دوست تربی بود رسول مسلم نمودند فاطمه گفتند از مردان فرمودند شوهر و سه روزی پیغمبر مسلم با حضرت علی و فاطمه زهرا با سبط میفرمودند و بهر دو ملاحظه می نمودند حضرت علی گفتند یا رسول الله او دوست ترست یا از من یا من آنسور فرمودند که بی احب الی مشک و انت اغر علی منها یعنی فاطمه دوست تراست بیوی من از تو و تو عزیز تری بر من از و روزی حضرت سیدانام مسلم بحضرت فاطمه فرمودند این شخصی که در راه پیش آمد و بگو گفتند یا رسول الله آری فرمودند ملک بود که هرگز پیش ازین بر زمین نیامده امروز از پروردگار خود دستور می خواست که من سلام کند و بشارت دهد مرا که فاطمه سید زنان اهل بیست و حسن و حسین جوانان اهل بیست خواهند بود و ولادت با سعادت حضرت فاطمه زهرا در سال پنجم و بقول منی و یکم از واقعه فیل پنج سال پیشتر از نبوت حضرت سید انبیا صلعم واقع شده و فات در شب سه شنبه سوم ماه رمضان بعد از وفات آن سرور مسلم و بقول اصح پشش ماه روی نموده مدت عمر شریف بیست و هشت سال بوده و قبر در بقیع است و نماز برای ایشان حضرت علی علیه السلام گذرا ده اند و بقول عباس رضی الله عنهما

### حضرت زینب رضی الله عنهما

ایشان بزرگترین بنات آنسور اند مسلم بقول اصح ایشان را با پسر خاله ایشان ابوالعاص بن البرج عقد کرده بودند و بعد از ایمان آوردن ابوالعاص آنسور زینب را بخت بدینکاح کردند و بقول بهمان نکاح با و باز گردانیدند و از ایشان یک پسر علی نام و یک دختر امانه نام متولد شد پسر چون بسر حد بلوغ رسید از دنیا برفت و امانه را حضرت امیرالمومنین علی کرم الله وجهه بعد از وفات حضرت فاطمه زهرا بموجب وصیت ایشان بعقد خویش در آوردند

ولادت ایشان پیش از نبوت در سال سوم از واقعه فیل بعد دو قات در سال هشتم از هجرت واقع شده

حضرت رفیقہ رضی اللہ عنہا

ایشان بعد از حضرت زینب مشهور شده اند و بدان نام علیه الصلوٰۃ والسلام ایشان را امیر المومنین عثمان  
رضی اللہ عنہ عقد نموده اند و از ایشان پسری شد و آن پسر در سن دو سالگی در کربلا شہید شد  
بعد از آن دیگر فرزندی نشد و ولادت حضرت نقیر پیش از شهادت پسر سال بیستم از واقعه کربلا  
بوده و وفات در سال دوم از هجرت که آن سرور را نیز دیده بدر زلفه بودند و واقع شد و قبری در بقیع است

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا

بعد از رقیه و پیش از فاطمه زهرا رضی الله عنهما متولد شده اند نام ایشان آمنه بود آنسر و صلعم بعد از وفات حضرت رقیه در سال سوم از هجرت ایشان را به عقد کلح امیر المومنین عثمان داد و بعد مدتی با حضرت عثمان بود و وفات ایشان در سال نهم از هجرت بوده است

وذكر نساء العارفات الصالحات حممة اللد تعال في عليهن

حضرت زائرہ رحمہما اللہ تعالیٰ

ایشان کثیری حضرت امیرالمومنین عمر فاروق اندر رضی اللہ عنہما گویند روزی بھلا زمت حضرت رسالت پناه صلعم آمده سلام کردند آنسرور صلعم فرمودند ای زائده چرا پیش من دیر دیر آئی تو موقوفه و من ترا دوست میدارم زائده گفت یا رسول اللہ صلعم امر و ترجیحی آمده ام فرمودند آن چیست گفتند با داد و طلب بیزم میزنم چون پشماره بیزم بستیم و بستی نکند و تا بیزم سواری دیدیم که از مسماء بزرگین آمد و برین سلام گفت و گفت سیدانیا را از من سلام گوئی و بگوئی رضوان خازن بهشت گفت بشارت مر ترا که بهشت بر امتان تو به شکوه و چه قسمت کرده اند گروهی بحساب بهشت وند و گروهی بحساب آسان کنند و گروهی را بشفاعت تو بخشند این گفت مقصد آسمان گردد از میان آسمان زمین بین التفات کرد مرادید که آن پشماره را بر نمیتوانم برداشت گفت یا زائده این پشماره بر سنگ بگزار دو مر سنگ را گفت آن پشماره را باز آورده بخانه عمر بیا آن سنگ را بشود پشماره بیزم می آورد و با بر خای حضرت عمر رسول صلعم بر خاستند و باز آورده به رخاۃ حضرت عمر رفتند و اثر آمدند سنگ بریدند و سید کاین صلعم گفتند الحمد للہ کہ خدا می تواند مرا از دنیا بیرون ببرد و از رضوان

را بر زمین است من بشارت نه داد و خدا بے تعالی از نے را از امت من بدرجه مریم رسانید

حضرت شعوانه رحمه الله تعالى

از عجم بود و اندر آید می نشستند و مقامات خوش و غلط میفرمودند و از خوش داشتند و از غم و  
تأیدان و ناهادان در مجلس ایشان حاضر میشدند ایشان را گفتندی ترسم که از گریه بسیار چشم تو  
نابینا شود و گفتند در دنیا کوشیدن از گریه بسیار مراد دست تراست از گریه شدت غلاب  
دو رخ در آخرت برگفتند چیزی که از بقا بے محبوب بازماند و بدیدار اشتاق باشد و دل گریه نیک  
نماید گویند چون بشیرند شیخ فیصل عیاض نزد ایشان آمدند و طلب دعا کردند گفتند اے  
فیصل میان تو و خدا ای تمناست چه چیز است که اگر دعا کنم مستجاب شود فیصل عیاض نمره  
بزدند و بپوشش افتادند و فات ایشان رسالتی که در دست او بود

حضرت عقیقه العا بهرہ رحمه الله تعالى

از اهل بصره بودند معاوہ عدویہ صحبت داشتند اندر چندان بگریستند که چشم ایشان نابینا گشت  
کے گفت چه دشوار است نابینائی ایشان گفتند محروم بودن از خدای تعالی از ان سزاوار  
ترست و فات ایشان در سال یکصد و شصت و هجری بود

حضرت رابعه بصری رحمه الله تعالى

اصل ایشان از بصره است بزرگی و حالت فقر زیاده بران داشتند که در تحریر کتب سفیان  
ثوری رضی الله عنه صحبت پریدن مسائل بصفت ایشان میفرمودند و بوقت و دعای حضرت  
رابعه غیبت داشتند حضرت رابعه همه غیب نماز میکردند و تا سحر برپای می ایستادند و گفته اند در  
شبان روزی هزار رکعت نماز میکردند و وقتی ایشان از من حج پدید آمدند وی میادید نهادند و مخفی  
داشتند که خدمت بران بار کرده بودند چون بمیان بادیه رسیدند خبر بد اهل قافله گفتند  
که ما خدمت شما بر میداریم فرمودند شما بکار خود بروید که من توبل شما نیامده ام اهل قافله برستند و  
ایشان تنها ماندند مناجات نمودند که اکی باوشا مان چنین کنند با عورت غریب ما جز بے  
مرا بخانه خود خواندی و در راه خرم را میراندی و در میانان تنها گذاشتی هنوز مناجات تمام نکرده  
بودند که خبر برخواست و ایشان بابر و نهادند و بمکه معطمه رفتند را وی گفته که بعد از مدتی



همان خمر را دیدم که میفرمودند و شیخ زین الدین عطار در باب ایشان می نویسد که چون زن در  
 راه خود را بود و او را زن نتوان گفت و ادا ایشان را چهار دختر بوده و ایشان چهارم بودند  
 باین جهت را به می گفتند و در شبی که حضرت را به متولد شد و ادا ایشان رسول صلعم را بخواب دیدند  
 که میفرمایند که دختر سیده است که هفتاد کس از امت بشفاعت او آرزیده خواهند شد گویند  
 و نفعی در بادیه کعبه را دیدند که باستقبال ایشان آمده گفتند مبارک است می باید بت را چنگ  
 و چون سلطان ابراهیم گفتند که دیگران راه کعبه را بقدم رفتند و من پدیدم و هر قدر می دوست  
 نماز میگذرانم تا چهارده سال بکعبه رسیدم و خانه را ندیدم و گفتند سبحان الله مگر چشمم اخلطه رسیده  
 باقعی آواز داد که چشم ترا خلطه نرسیده اما کعبه باستقبال ضعیفه رفته است که روی این خلطه  
 درین اثنا سلطان دیدند که حضرت را به می آیند و کعبه بجای خویش باز آمد گفتند ای را به این چه  
 شورش است که در جهان افکنده را به گفتند که تو شور و در جهان افکنده که چهارده سال رنگ کردی  
 رسیده گفتند چنین است چهارده سال در نماز با و به را قطع کردم و را به گفتند تو در نماز قطع کردی و  
 من در نماز از حضرت را به پر خمیدم که حق سبحانه و تعالی را دوست داری گفتند و ارم گفتند شیطان را  
 دشمن داری فرمودند از دوستی رحمان بعد از دوست شیطان نمی پردازم گویند فصل بهاری و در خانه رفتند  
 و بیرون نمی آمدند خادمه گفت ای سیده بیرون آئی تا آثار منع مینی گفتند باری تو درون آئی  
 تا صاحب مینی بزرگی بخدمت ایشان رفت و لباس ایشان را بسیار کنه دید گفت کسان باشند  
 که اگر اشارت کنی جامه حاضر سازند گفتند شرم سید ارم که دنیا خواهم از کسیکه دنیا ملک است  
 پس چگونه خواهم از کسی که دنیا در دست او عاریتی است و میفرمودند که الهی ما را از دنیا هر چه قسمت کرده  
 بدشمنان خود داده که ما را تو بهیسه چون وفات ایشان نزدیک رسید اکابر بر بالین ایشان حاضر بودند  
 گفتند بر خیز و بجای خالی کنی بر رسولان خدای خاستند و بیرون رفتند آوازی شنیدند که یا ایها المومنین  
 المطننه اجمعی الی ربک راضیه مرضیه فاو علی فی عبادی و او علی جنتی یعنی ای نفس ارم گرفته بزرگ من  
 که شکا کردی در زحمت و صبر نمودی در محنت باز گرد از دنیا بسوی موعود پروردگار خود دران جا  
 که پسند کنده آنچه بتو داده اند پسندیده نمرود خدای پس در زمره بندگان شایسته من و در آئی در  
 همراه مقربان چون اکابر بیرون درآمدند دیدند که بر حمت حق پیوستند وفات ایشان سال کعبه

نویسند  
 سید ابراهیم که در شب  
 که میفرمودند و شیخ زین الدین عطار در باب ایشان می نویسد که چون زن در  
 راه خود را بود و او را زن نتوان گفت و ادا ایشان را چهار دختر بوده و ایشان چهارم بودند  
 باین جهت را به می گفتند و در شبی که حضرت را به متولد شد و ادا ایشان رسول صلعم را بخواب دیدند  
 که میفرمایند که دختر سیده است که هفتاد کس از امت بشفاعت او آرزیده خواهند شد گویند  
 و نفعی در بادیه کعبه را دیدند که باستقبال ایشان آمده گفتند مبارک است می باید بت را چنگ  
 و چون سلطان ابراهیم گفتند که دیگران راه کعبه را بقدم رفتند و من پدیدم و هر قدر می دوست  
 نماز میگذرانم تا چهارده سال بکعبه رسیدم و خانه را ندیدم و گفتند سبحان الله مگر چشمم اخلطه رسیده  
 باقعی آواز داد که چشم ترا خلطه نرسیده اما کعبه باستقبال ضعیفه رفته است که روی این خلطه  
 درین اثنا سلطان دیدند که حضرت را به می آیند و کعبه بجای خویش باز آمد گفتند ای را به این چه  
 شورش است که در جهان افکنده را به گفتند که تو شور و در جهان افکنده که چهارده سال رنگ کردی  
 رسیده گفتند چنین است چهارده سال در نماز با و به را قطع کردم و را به گفتند تو در نماز قطع کردی و  
 من در نماز از حضرت را به پر خمیدم که حق سبحانه و تعالی را دوست داری گفتند و ارم گفتند شیطان را  
 دشمن داری فرمودند از دوستی رحمان بعد از دوست شیطان نمی پردازم گویند فصل بهاری و در خانه رفتند  
 و بیرون نمی آمدند خادمه گفت ای سیده بیرون آئی تا آثار منع مینی گفتند باری تو درون آئی  
 تا صاحب مینی بزرگی بخدمت ایشان رفت و لباس ایشان را بسیار کنه دید گفت کسان باشند  
 که اگر اشارت کنی جامه حاضر سازند گفتند شرم سید ارم که دنیا خواهم از کسیکه دنیا ملک است  
 پس چگونه خواهم از کسی که دنیا در دست او عاریتی است و میفرمودند که الهی ما را از دنیا هر چه قسمت کرده  
 بدشمنان خود داده که ما را تو بهیسه چون وفات ایشان نزدیک رسید اکابر بر بالین ایشان حاضر بودند  
 گفتند بر خیز و بجای خالی کنی بر رسولان خدای خاستند و بیرون رفتند آوازی شنیدند که یا ایها المومنین  
 المطننه اجمعی الی ربک راضیه مرضیه فاو علی فی عبادی و او علی جنتی یعنی ای نفس ارم گرفته بزرگ من  
 که شکا کردی در زحمت و صبر نمودی در محنت باز گرد از دنیا بسوی موعود پروردگار خود دران جا  
 که پسند کنده آنچه بتو داده اند پسندیده نمرود خدای پس در زمره بندگان شایسته من و در آئی در  
 همراه مقربان چون اکابر بیرون درآمدند دیدند که بر حمت حق پیوستند وفات ایشان سال کعبه





میفرمود که بخت هزار درم باشد خریدارم و امید داشتم که مثل آن سود کنم از بخت مدتی  
 که در خودم از و گفتم صفت او چیست گفت مطرب است گفتیم چندگاه است که باین حال است  
 گفت یکسال گفتم جداست این آشوب چه بود گفت عمو در کناره داشت باین بیات میسرود  
 که صاحب این است سوگند بحق تو که نفکتم عمیدی که با تو دارم و مکدر نکردم دوستی را بعد از آنکه صفا  
 یافته پزیده اطراف دل من از و جد پس چگونه تسلی بهم و ساکن سازم آن دل را پس آن آگهی که مرا  
 نیست بغیر از تو تو گداشته مرا در مردم به بندگی بعد از آن برخواست و عمو و شکست و گریه و در آمد  
 تصور کردم که محبت کسی قبلا است و ظاهرا شد که چنین نیست از تحفه پرسیدم حال چنین است  
 یاد دل بریان و دیده گریان یعنی چند روز خواند که منی این است خطاب کرد مرا حق از دل من و غبط  
 من بزبان من بود نزدیک شدم با و بعد از دیری و مخصوص گردانید مرا الله تعالی و برگزید از بخت  
 کردم و تخته خوانده شدم لبیک گویان از روی خواش مرا آنکه را که مرا خوانده بعد از آن صاحب  
 تحفه را گفتم که بهای او بر من نیست و زیادت میدهم فریاد بر آورد و گفت تو مردوروشی و با او را  
 از کجا می گفتم اضطراب کن تو همین جا باش تا قیمت او را بیاورم بعد از آن گریان گریان بر شدم  
 بخدای سوگند مالک یک دنیا بودم و تمام شب تبحر بودم و تضرع میکردم و خواب نمی آمد و  
 میگفتم ای پروردگار بر نهان و آشکار من عالمی و اعتماد بر فضل تو دارم پر اسوا کن نگاه شخصی  
 بزرگ گفتم کیستی گفت یک از دوستان تو در کیشاوم و مردم با چار غلام و سخی با خود دارد گفت  
 ای استاد اذن در آمدن میدهمی گفتم در آنی چون در آمد گفتم کیستی و چرا آمدی گفت احمد بن رشتی  
 امشب بخواب دیدم که الهی آواز داد که پنج برده زر بردار و پیش سری برو و نفس او خوش گردان  
 که تحفه را بخردار با تحفه عنایتی است چون این شنیدم سجده شکر بجا آوردم و ششم تا صبح شد  
 نماز فجر او کردم و دست گرفته بر بیمارستان رنتم صاحب بیمارستان در انتظار بود چون مرا دید  
 گفت مرحبا دانی که تحفه را نزد حق تعالی قرب منزه است و دوش الهی بمن آواز داد  
 و گفت بدستی که او از ما است باد که خالی نیست از عطاس بلند شد و باز بلند شد و دم حال  
 چون تحفه را بدیدم بر آب کرد و با خدا سر در مناجات میگفت مرا میان خلق مشهور گردانیدی  
 و این وقت صاحب تحفه رسید گریان گفتم گریه چه پنجه تو گفستی آوردم به پنج هزار سوگفت نخواهم

و باین  
 نشان که در میان  
 چند روز جدا از بخت  
 که در میان  
 و باین  
 نشان که در میان  
 چند روز جدا از بخت  
 که در میان  
 و باین  
 نشان که در میان  
 چند روز جدا از بخت  
 که در میان

گفتم بمثل قیمت سود گفت اسری علیه الرحمه ویتا را بمن دهی قبول کنم تحفه آزاد است و زنده است  
 گفتم تحفه چیست گفت ای استاد و دوش مرا سرزنش کردند ترا گواه میگم که از مهمل خود بیرون  
 آمد و در خدای تعالی گفتم روی باین مثنی کردم از یزید گیسو گفتم چرا میگویی و گفت گویا قتل  
 با نچه مرا خواند بان از من راضی نیست ترا گواه میگم همه مال خود را در تحفه بختی تعالی صدقه  
 کردم گفتم سبحان الله چه بزرگ است برکت تحفه بر همه بعد از آن تحفه بخواست و جامه های  
 که در خزانه است بیرون کرد و بلاسی پوشیده بیرون رفت و میگویی گفتم خدای تعالی  
 هزارهائی داد گرید از هر چیست بیتی چند خواند که معنی آن اینست میگریم آنرو بسوی او گرید  
 میکنم از تر واد سوگند بیتی که اوست خواست من چشیده ام پیش او تا برساند مرا محفوظ گردانند  
 بخیزی که امیدوارم از و بعد از آن بیرون آمدم و چند آنکه تحفه را جستمیم نیاقتیم هر سه غزیت کفیه  
 کردیم الحمد لله در راه بیرون و صاحب تحفه بکه مظهر رسیدیم و در وقت آنکه او را بحر وحی شنیدیم  
 که این ابیات میخواهد که معنی آن این است دوست خدا و دنیا بیا را است و دراز است بیا  
 او پس واسه او دوا دوست نوشانیده دوست خود را جام محبت خود پس سیراب گردانید  
 خدای دخی که نوشانیده آن جام محبت را پس بهوش شده از محبت و خواش بسوی او و تحفه  
 دوستی نیز از چنین است کسی که دعوی شوق بسوی او کند بخودی باشد تا آنکه به بند او را پیش  
 رفتم چون مراد بد گفت ای سری گفتم بیک تو گیتی که خدا ترا رحمت کند گفت لا اله الا الله  
 از شنیدن نا شناختن چنان تحفه ام و او ضعیف شده بود گفتم ای تحفه چه فائده دیدی بعد از آنکه  
 تنهایی گوید گفت خدای تعالی مرا بقرب خود انس بخشید و از غیر خود وحشت داد گفتم این مثنی برود  
 گفت رحمه الله خدای تعالی او را از کرامتها چندان بخشید که هیچ چشم ندیده است و همسایه من است  
 و در پشت گفتم خواجه تو که ترا آزاد کرد با من آمده است دعای پنهانی کرد و در برابر کعبه بنقاد و  
 جان بهاد چون خواجه او باید و دیر امده دیده بر و افتاد رفتم که ویرا بر دارم مرده بود و بخیر و بخشن  
 ایشان کردم و بجا که پیغمبرم رحمه الله تعالی -

حضرت ام عیسیٰ رحمه الله تعالی

مام بر ایشان ابراهیم حربی است از سار عارفات کلمات بودند و در فقه فتوی می نوشتند

وفات ایشان در ماه رجب سال ستم صد و بیست و هشت هجری بوده و قبر نزدیک قبر والد ایشان

### حضرت ام محمد رحمة الله تعالی

چهارده ماهه شیخ ابی عبداللہ حنفیہ قدس اللہ سرہ از کبری غایبات قانات بوده اند و ایشان را  
عشایرات و مکاشفات بسیار است همراه پسر خود از راه بحر بسفر حجاز رفتند گویند که شیخ عبداللہ در  
عشره اخیر رمضان احیای شب یکروز تا شب قدر در ریابند پیام بر آمده نماز میکردند و الیه  
ایشان ام محمد و زویان متوجه نشسته بودند ناگاه انوار شب قدر بر ایشان ظاهر شدن کرد  
آواز دادند که ای محمد ای فرزندان چه تو آنجامی طیلی نیماست شیخ فرود آمدند و آن انوار را دیدند  
زود بر قدم والده خود افتادند شیخ می فرمودند از آن وقت قدر والده خود بدست می

### حضرت امه الواحد رحمة الله تعالی

نام ایشان سیتنه و نام پدر حسین بن اسمعیل حاکمی است هم علم قمرات و حدیث و فقه فرائض  
و هم حساب و نحو و خوب میدانستند و صدقه بسیار میدادند وفات ایشان در ماه رمضان  
سال ستم صد و هفتاد و بیست هجری است و مدت عمر از نو سال تجاوز نمود

### حضرت امه اسلام

نام پدر ایشان قاضی ابوبکر بن کامل بن خلف است شاگرد محمد بن اسمعیل بصلانی اند و تنوخی  
و زبیدی و ابوالعلی از شاگردان ایشانند و فضائل کمالات بسیار داشته اند و ولادت ایشان  
در رجب سال سه صد و هشتاد و هجری بوده و وفات در رجب سال سه صد و نود و واقع شده

### حضرت میمونہ واعظہ

نام پدر ایشان خنقاوله ست حافظ قرآن مجید و قرآن حمید بوده اند روزی در وعظ گفتند جاسه  
که در وجه طلال باشد و در این کسے گناه نه کند زود پاره نمی شود چنانچه پیرانی که در بردارم  
یافته مادرین است و پهل و هفت سال است که پونم دیاره نه شد نقل است از عبدالعزیز  
ایشان که در خانه مادویاری بود شرف بر افتادند بوالده گفتیم که این دیوار را از سر نو  
با پیر ساخت ایشان بر پاره کاغذ میری نوشتند و گفتند این کاغذ را بین دیوار محکم ساز چنان  
کردم بیست سال آن دیوار بحال ماند و نیفتاد و بعد از فوت ایشان بخاطر من رسید که بنیم

در آن کافیه نوشته اند به مجرد وجود اسحق بن ابراهیم و دوران فتنه که آن کافیه در آن  
والارض ان تزدلایا معک السموات والارض معک وفات ایشان در سال سیصد و هشتاد و هجری بوده

### حضرت خدیجه و اعظمه

از کبریا نسا، عارفات صالحات و عمه حضرت قطب ربانی محبوبیت جهانی حضرت شریف  
عبد القادر جیلانی اندر فی الشیخینا گویند یکبار در جیلان خشک سال مشد مردم بمبیت طلب  
باران بیرون رفتند باران نبارید همه بخدمت حضرت خدیجه آمدند و درخواست دعا نمودند  
باران نمودند ایشان صحن خانه خود را رفتند و گفتند خداوند منم جارب کردم و تراب بپاش در  
همان رووی باران در گرفت و چندان بارید که گویی شهر شکها کفاند

### حضرت ام محمد رحمة الله تعالی

نام پدر ایشان محمد بن علی بن عبد الله است باین سمون صحبت داشته اند و در صدق و صلاح  
وزهد و روح بی نظیر بوده اند و ولادت ایشان در سال سیصد و هشتاد و چهار هجری و وفات در سال  
چهار صد و شصت بود و مدت عمر هشتاد و شش سال و قبر ایشان نزدیک قبر این سمون است

### حضرت کریمه مروزیه

نام پدر ایشان احمد بن محمد بن ابی حاتم است علم ظاهری و باطنی را جمع کرده بودند در حدیث  
درس میگفتند وفات ایشان در سال چهار صد و شصت و سه هجری بوده

### حضرت فاطمه و اعظمه رحمة الله تعالی

نام پدر ایشان حسین بن حسن بن فضالویه است در مجلس وعظ ایشان همه نسا صالحات شهر حاضر  
میشدند و به فیض میرسیدند وفات ایشان در سال پانصد و بیست و هجری

### حضرت فاطمه

نام پدر ایشان نصر بن عطار است از سادات نسا و در ریاضت و مجاهدت و زهد و تقوی  
یکانه زمانه بودند و در مدت عمر از خانه خود جز سه مرتبه بیرون نیامده بودند و فاسات ایشان  
در سال پانصد و هشتاد و سه هجری واقع شده شصت و شصت از نسا صالحات عبادت را  
و مجاهدت را بر مرتبه رسانیده اند که بالاتر از آن تصور نیست چنانچه امام عبد الله با نعمی رحمه الله

و یاری خود بخاک از مثل نوح روایت میکنند کہ زنی مصریہ در نواحی مصر سی سال بر یکجا اقامت کرد  
کہ در سواگر از آن خان رفت و درین سی سال بیج نخورده و بیج نیاشامیده و ہم امام باغی در روضہ الیامین  
آورده اند کہ یکے ازین مخالفہ گفتہ کہ در نواحی مصر زنی دیدم والہ جیران سی سال برد و پاک استاؤہ  
مانند حضرتستان و تابستان نہ شب نشست و نہ در روز از آفتاب بکاران اورا پناہی نموده و ماہا  
و لعلاترا کرد و او بر مے آمدند ہستم امام عبداللہ یاغی گویند کہ یکے از علما نقل کرد کہ در خوارزم زنی  
دیدم کہ زیادہ از بیست سال بیج نخورده و بیج نیاشامیده و حضرت مولانا عبدالرحمن جامی قدس اللہ  
سیرہ در نقیشتہ الانس و نفوس شتہ اند کہ حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس اللہ تعالیٰ روحہ فرمودند کہ در مرد  
پیر و فاضل بود کہ او را بمیکب می گفتند نزد من آمد و گفت ای ابوسعید تبظلم آدہ ام گفتیم گوی گئی گفت مردم  
و عامی گفتند کہ ارا یک نفس بیا باز گذار سی سال است کہ میگویم کہ ملک طر العین بمن باز گذار  
تا برین کہ من کیم یا من خود ہستم هنوز اتفاق نیفتادہ است

### حضرت بی بی جمال خاتون

در بیان حالی نمائیدہ است خواہر حضرت عین خان میراند کہ ذکر ایشان در ذکر سلسلہ علیہ قادریہ  
در ذکر شہدائی بی جمال خاتون از کبار نسائے عارفات و قاضات اند و در ترک و تجرید راجعہ  
وقت طریقہ شغل از والدہ ماجدہ خود و از برادر بزرگوار و از دو خواہر و کرامات بسیار از  
ایشان بطوری رسیدہ و میرسد چنانچہ سقیۃ قریب ہند من گندم و در ظرفی بدست مبارک خود  
انداخته بودند و ہر روز از آن گندم بیرون مے آوردند صرف دانتگان و فقرا مے نمودند و  
گندم بحال خود بود و تا یک سال کفایت کرد گویند روز مے ہای بخانہ ایشان آوردند و وقت  
ایشان خوش بود چون نظر بران ہای انداختند فوری در ظاہر او پیدا آمدند و مدہ اندان ہای را  
نگاہدارید کہ من دار و تا حال آن ہای خشک شدہ خویشان ایشان دارند و برکات آن  
طاہر و زلیخا بتما یکہ نگاہ می دارند برکت عجیبی دران پیدا مے شود و گویند ہر کس  
خمس و حاجت مے روی میدہد بخدشت ایشان رسیدہ التماس فاتحہ مے نمایند و از برکت لہجہ  
ایشان آن ہم بکفایت میرسد و طحامی کہ بروج بزرگان مے پزند اول بدست مبارک خود  
طعام را از وی یک میکنند بعد از آن دیگر را مے میکنند ہر قدر مر و کہ حاضر شدہ باشد ہمہ میرسد



حضرت غفریت ایشان از شصت سال تجاوز است و در بوستان بوطن خود اقامت رزق  
 دیگر از آنجا بجای دیگر رفته اند و بدین حضرت میان میر نیز نیامد و تا امروز که سال  
 هزار و سیصد و نود و هجری است در قید حیات اند

### خاتمه الکتاب

الحمد لله و الله که این کتاب مسمی بسفینة الاولیاء ازین روح مطهر حضرت سید انبیا صلی الله علیه  
 و علی وآله و اصحابه وسلم و توجیه اولیای معظم قدس الله ارواحهم در شب بخت و هفتم ماه  
 رمضان المبارک سال یک هزار و چهل و هجری که سال بست و پنجم از سن این فقیر است با تمام رسد  
 اگر چه عبارت این کتاب راست بر است است و در عبارت آرائی مقید نه شده و ناک  
 ساده عام فهم نوشته لیکن بعضی جا اقتدا عبارت لغات الانس و طب الاولیاء قدوة الاقبا  
 نیز آسمان عرفان نور شیند ملک ایقان حضرت مولانا نور المله و الدین عبدالرحمن جامی قدس  
 سره السامی که کمال فصاحت و متانت دارد و ایشانرا استاد خود میداند کرده در بیان روزمره  
 خود را نیز ترک ساخته اگر میخواست که بعضی از سخنان خوش و احوال و حواری شناسی که الحال  
 در قید حیات اند و این فقیر خود را نیز از ملازمت نموده و کرامات از ایشان مشاهده کرده داخل  
 این کتاب سازد لیکن چون وقت تقاضا نمیکرد و نوشت و بهین سبب سخنان مالتی و  
 نکتهای دقیق اکابر سلف را که عام فهم خود نیز داخل نساخته شیخ ابوسعید خراسانی بمر رسیدند  
 ایشانرا گفتند ای سید قوم چرا بر بنبر سخن نگوئی فرمودند این مردم از حق عنایت غائب اند و کفر حق  
 با غائبان غیبت است و پناهی گفته اند اولی بمرت اولی همچنین سخنان ولی را هم جز ولی نفهم پس  
 بغیر ایشان نباید گفت امید که سفینه سکنه از برکت اسامی این بزرگان متبول تمام یا بد  
 و خواستگان را بهره تمام از آن حاصل آید اگر بمقتضای بشریت سهوی و خطای شده باشد  
 ارباب انش از انذیل اصلاح بوشند الحمد لله حمد اکثر ائمه ابد

### خاتمه الطبع

الحمد لله و الله که کتاب فیض انساب مسمی بسفینة الاولیاء در مطبع نشی نول کشور واقع کانپور بر سر  
 عاییناب علی القاب نشی پراگ از این صاحب بجا بگو یا ملک مطبع و ام اقبال ماه نو بهر سنه هزار و دوم طبع

نسخه از نسخ کمال فنی بجا بیاورد  
 این طبع در این شهر  
 در این شهر  
 در این شهر

